بھارت کا آئین

(یکم مارچ 2010 تک ترمیم شدہ)

The Constitution of India

(As amended upto First March, 2010)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، وزارت ترقی انسانی وسائل نے
وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت کے لیے شائع کیا۔

بھارت کا آئین

(یکم مارچ 2010 تک ترمیم شدہ)

The Constitution of India

(As amended upto First March, 2010)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، وزارت ترقی انسانی وسائل نے
وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت کے لیے شائع کیا۔

پہلی اشاعت	:	1982	شک	1904	تعداد	2000
دوسری اشاعت	:	1985	شک	1906	تعداد	2000
تیسری اشاعت	:	2001	شک	1922	تعداد	2000
چوتھی اشاعت	:	2010	شک	1931	تعداد	1000

قیمت : -/133 روپئے

The Constitution of India

ناشر : وزارتِ قانون اور انصاف، حکومت بھارت کے لئے ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ویسٹ بلاک۔ 1، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔110066 نے جے۔ کے۔ آفسیٹ پرنٹرس سے چھپوا کر شائع کیا۔

بھارت کے آئین کے اردو ترجمے کا یہ چوتھا اڈیشن ہے۔ بھارت کے آئین کے اس اڈیشن میں اب تک کی تمام ترمیمات، بشمول آئین (پچانویں ترمیم) ایکٹ، 2009 شامل کر لی گئیں ہیں۔

نئی دہلی

25 مارچ 2010ء

وی۔ کے۔ بھسین

سیکریٹری حکومت بھارت

This is the forth edition of Urdu version of the Constitution of India. In this edition, the next of the Constitution of India has been brought up-to-date by incorporating therein all the amendments up-to and including the Constitution (Ninety fifth Amendment) Act, 2009.

New Delhi
25th March, 2010

V.K. Bhasin
Secretary to the Government of India

پیش لفظ

آئین کی اہمیت بنیادی ہے کیوں کہ یہ تمام ملکی قوانین کا منبع و مخرج ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ آئین کی رو سے مذہب وملت، ذات پات، علاقہ اور رنگ ونسل سے قطعِ نظر ہندستان میں تمام لوگوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں اور سب کو پھلنے پھولنے کا حق ہے۔ جمہوریت کے قیام کے لیے جمہور میں خود اعتمادی اور قانون پسندی بنیادی اجزا ہیں۔ ہر ہندستانی کو آئین سے واقفیت ہونی چاہیے تا کہ وہ اپنے حقوق بھی جانے اور فرائض سے بھی آگاہ ہو۔ ''بھارت کا آئین'' کی اشاعت کا مقصد اردو خواں طبقوں میں خود اعتمادی کو بڑھانا بھی ہے۔ اسی سے امن، قومی یک جہتی اور خوشحالی کے سلسلے استوار ہوتے ہیں۔

ہماری اشاعتی ترجیح میں عام طور پر کام آنے والی قوانین کے منظور شدہ اردو متون اور قانون کی بعض بنیادی کتابوں کی اشاعت بھی شامل ہے۔ ان پر کام جاری ہے اور یہ مستقبل قریب میں منظرعام پر آئیں گی۔

بھارت کا آئین (چوتھی اشاعت) جس میں آئین کی تازہ ترین ترمیمات (پہلی مارچ 2010 تک) بھی اپنے انگریزی اور ہندی متون کے متوازی محکم حیثیت رکھتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پچھلی تین اشاعتوں کی طرح اس کی بھی پذیرائی ہوگی۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ بھٹ
ڈائرکٹر
قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت ترقی انسانی وسائل
حکومت ہند، نئی دہلی

بھارت کا آئین

فہرست مضامین

تمہید

دفعات (آرٹیکل)

حصہ 1

یونین اور اس کا علاقہ

حصہ -2

شہریت

حصہ-3
بنیادی حقوق
عام

حق مساوات

حق آزادی

استحصال کے خلاف حق

مذہب کی آزادی کا حق

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

بعض قوانین کا تحفظ

آئینی چارہ کار کا حق

حصہ-4

مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

حصہ -4الف

بنیادی فرائض

حصہ -5

یونین

باب-1-عاملہ

صدر اور نائب صدر

وزیروں کی کونسل

بھارت کا اٹارنی جنرل

حکومت کے کام کا طریقہ

باب-2-

پارلیمنٹ

عام

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کی نااہلیتیں

پارلیمنٹ اور اس کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

قانون سازی کا طریقہ کار

مالیاتی امور میں طریق کار

عام طریق کار

باب-3-

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

باب- 4-

یونین کی عدلیہ

باب-5

بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل

حصہ -6-

ریاستیں

باب-1-عام

باب-2-عاملہ

گورنر

وزیروں کی کونسل

ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل

حکومت کے کام کا طریقہ

باب -3-

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدیدار

کام کا طریقہ

ارکان کی نااہلیتیں

مجالس ریاستی قانون سازاوران کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

قانون سازی کا طریق کار

مالیاتی امور میں طریق کار

عام طریق کار

باب-4-

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

باب-5-

ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

باب-2-
ماتحت عدالتیں

حصہ -7-

پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرج ریاستیں۔

حصہ -8-

یونین علاقے

حصہ -9-

پنچایت

حصہ -9الف-

میونسپلٹیاں

حصہ -10-

درج فہرست اور قبائلی رقبے

حصہ -11-

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب-1- قانون سازی کے تعلقات

قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

باب-2-تعلقات نظم و نسق

عام

پانی کے متعلق تنازعات

ریاستوں کے مابین رابطہ

حصہ -12-

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب -1- مالیات

عام

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

متفرق مالیاتی توضیعات

باب-2-

قرضہ لینا

باب-3-

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

باب-4-

جائیداد کا حق

حصہ -13-

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

حصہ -14-

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب -1-

ملازمتیں

باب-2-

پبلک سروس کمیشن

حصہ-14الف

ٹریبونل

حصہ -15-

انتخاب

حصہ -16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیعات

حصہ-17-

سرکاری زبان

باب-1-یونین کی زبان

باب-2-

علاقائی زبانیں

باب-3-

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ وغیرہ کی زبان

باب-4-

خاص ہدایتیں

حصہ-18-

ہنگامی حالت سے متعلق توضیعات

حصہ-19-

متفرق

حصہ-20-

آئین کی ترمیم

حصہ-21-

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیعات

حصہ -22-

مختصر نام، تاریخ نفاذ، تسلیم شدہ ہندی متن اور تنسیخات

فہرست بند

....

بھارت کا آئین

تمہید

ھَمْ بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ
بھارَت کو ایک مقتدر سماج وادی غیر مذھبی عوامی جمھوریه بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛

آزادیِ خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،

اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

حصہ 1

یونین اور اس کا علاقہ

یونین کا نام اور علاقہ۔

1-(1) ہند، یعنی بھارت، ریاستوں کی ایک یونین ہو گا۔
(2) ریاستیں اور ان کے علاقے وہ ہوں گے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔
(3) بھارت کے علاقہ میں شامل ہوں گے ——
(الف) ریاستوں کے علاقے؛
(ب) یونین کے علاقے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے؛ اور
(ج) ایسے دوسرے علاقے جو حاصل کیے جائیں۔

جدید ریاستوں کا داخلہ یا قیام۔

2- پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، جدید ریاستوں کو ایسی قیود و شرائط پر، جو وہ مناسب خیال کرے، یونین میں داخل یا قائم کر سکے گی۔
2الف۔ حذف۔

جدید ریاستوں کا بنانا اور موجودہ ریاستوں کے رقبوں یا سرحدوں یا نام میں رد و بدل۔

3- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ——
(الف) کسی ریاست کے علاقہ کو علیحدہ کر کے یا دو یا دو سے زیادہ ریاستوں یا ریاستوں کے حصوں کو ملا کر یا کسی علاقہ کو کسی ریاست کے حصہ سے ملا کر ایک جدید ریاست بنا سکے گی؛
(ب) کسی ریاست کے رقبہ کو بڑھا سکے گی؛

(ج) کسی ریاست کے رقبہ کو گھٹا سکے گی؛
(د) کسی ریاست کی سرحدوں کو بدل سکے گی؛
(ھ) کسی ریاست کے نام کو بدل سکے گی:

بشرطیکہ اس غرض سے کوئی بل پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا اور جب اس بل میں مندرجہ کوئی تجویز ریاستوں میں سے کسی ریاست کے رقبہ، سرحدوں یا نام کو متاثر کرے تو بجز اس کے کہ صدر نے اس بل کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز سے اپنا خیال، اس مدت کے اندر جس کا استصواب میں تعین کیا جائے یا ایسی مزید مدت کے اندر جو صدر منظور کرے، ظاہر کرنے کے لیے رجوع کیا ہو اور ایسی مصرحہ یا منظور شدہ مدت منقضی ہو چکی ہو۔

تشریح 1-اس دفعہ کے فقرات (الف) تا (ہ) میں ''ریاست'' میں یونین علاقہ شامل ہے لیکن شرطیہ فقرہ میں ''ریاست'' میں یونین علاقہ شامل نہیں ہے۔

تشریح 2-اس اختیار میں جو پارلیمنٹ کو فقرہ (الف) سے عطا کیا گیا ہے کسی ریاست یا یونین علاقہ کے کسی حصہ کو کسی دوسری ریاست یا یونین علاقہ سے ملا کر ایک جدید ریاست یا جدید یونین علاقہ بنانے کا اختیار شامل ہے۔

دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لیے توضیع ہو گی۔

4-(1) دفعہ 2 یا دفعہ 3 میں محولہ کسی قانون میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہوں گی جو اس قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی ہو سکیں گی (جن میں پارلیمنٹ یا ایسے قانون سے متاثرہ ریاست یا ریاستوں کی مجلس قانون ساز یا مجالس قانون ساز میں نمائندگی کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(2) کسی ایسے قانون کا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا۔

حصہ 2

شہریت

شہریت، آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

5- اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہر وہ شخص بھارت کا شہری ہوگا جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو، اور—

(الف) جو بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛ یا

(ب) جس کے والدین میں سے کوئی ایک بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛ یا

(ج) جو ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل کم سے کم پانچ سال تک بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جو پاکستان سے ترک وطن کرکے بھارت آگئے ہوں۔

6- دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود کسی شخص کا، جس نے اس علاقہ سے جو اس وقت پاکستان میں شامل ہے بھارت کے علاقہ میں ترکِ وطن کیا ہے، اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارت کا شہری ہونا متصور ہوگا اگر—

(الف) وہ یا اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا اس کے والدین کے والدین میں سے کوئی بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 میں کی گئی ہے (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا)، پیدا ہوا تھا؛ اور

(ب)(i) اس صورت میں جب ایسے شخص نے 19 رجولائی 1948 سے پہلے اس طرح ترکِ وطن کیا ہو کہ وہ اس کے ترکِ وطن

کرنے کی تاریخ سے بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو، یا

(ii) ایسی صورت میں جب ایسے شخص نے 19 ر جولائی، 1948 کو یا اس کے بعد بھارت میں اس طرح ترک وطن کیا ہے کہ اس کا نام بھارت ڈومینین کی حکومت کے اس بارے میں تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار نے اس کی درخواست پر بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کیا ہو جو اس نے اس عہدہ دار کو اس حکومت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل اس غرض سے دے دی ہو:

بشر طیکہ کسی شخص کا نام اس طرح سے درج رجسٹر نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ بھارت کے علاقہ کا اس کی درخواست کی تاریخ سے عین قبل کم سے کم چھ ماہ تک باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جنھوں نے پاکستان کو ترک وطن کیا ہو۔

7- دفعات 5 اور 6 میں کسی امر کے باوجود کسی ایسے شخص کا بھارت کا شہری ہونا متصور نہ ہو گا جس نے یکم مارچ، 1947 کے بعد بھارت کے علاقہ سے اس علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، ترک وطن کیا ہو:

بشر طیکہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس شخص پر نہ ہو گا جو اس علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، اس طرح ترک وطن کرنے کے بعد بھارت کے علاقہ میں پھر سے بس جانے یا مستقل واپسی کے لیے کسی قانون کے اختیار سے یا اس کے تحت اجرا کیے ہوئے پرمٹ کے تحت واپس آ گیا ہو اور ہر ایسے شخص کا دفعہ 6 کے فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے 19 ر جولائی، 1948 کے بعد بھارت کے علاقہ میں ترک وطن کرنا متصور ہو گا۔

حقوق شہریت بھارتی نژاد اشخاص کے جو بیرون بھارت کے باشندے ہوں۔

8- دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود، کسی شخص کا جو یا جس کے والدین میں سے کوئی ایک یا جس کے والدین کے ماں باپ میں سے کوئی ایک بھارت میں پیدا ہوا تھا جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا) کی گئی ہے اور جو

بھارت سے باہر کسی ملک کا، جس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے، معمولاً باشندہ ہو بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس کا نام اس ملک میں جہاں کا وہ فی الوقت باشندہ ہو بھارت کے سفارتی یا قنصلی نمائندہ نے، اس کی درخواست پر جو اس نے خواہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے یا بعد ایسے سفارتی یا قنصلی نمائندہ کو بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا حکومت بھارت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس غرض سے دی ہو، بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کر لیا ہو۔

کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے والے اشخاص شہری نہ ہوں گے۔

9- کوئی شخص دفعہ 5 کی رو سے بھارت کا شہری نہ ہو گا اور نہ اس کا دفعہ 6 یا 8 کی رو سے بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کر لی ہو۔

حقوق شہریت کا برقرار رہنا۔

10- ہر وہ شخص، جو اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت بھارت کا شہری ہو یا جس کا شہری ہونا متصور ہو، کسی قانون کی توضیعات کے تابع، جو پارلیمنٹ بنائے، ایسا شہری برقرار رہے گا۔

پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ حق شہریت منضبط کرے گی۔

11- اس حصہ کی مندرجہ بالا جو توضیعات میں سے کسی امر سے شہریت حاصل کرنے اور اس کو ختم کرنے اور شہریت سے متعلق تمام دیگر امور کے بارے میں کوئی توضیع کرنے کی بابت پارلیمنٹ کا اختیار کم نہ ہو گا۔

حصّہ 3

بنیادی حقوق

عام

تعریف۔

12-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ''مملکت'' میں حکومت بھارت اور پارلیمنٹ اور ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی حکومت اور مجلس قانون ساز اور بھارت کے علاقہ کے اندر یا حکومت بھارت کے زیر اختیار جملہ مقامی یا دیگر حکام شامل ہیں۔

بنیادی حقوق کے متناقض یا ان کو کم کرنے والے قوانین۔

13-(1) وہ سب قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ ہوں، جہاں تک وہ اس حصہ کے متناقض ہوں، ایسے تناقض کی حد تک باطل ہوں گے۔

(2) مملکت کوئی ایسا قانون نہ بنائے گی جو اس حصہ سے عطا کیے ہوئے حقوق کو چھین لے یا ان میں کمی کرے اور کوئی قانون جو اس فقرہ کی خلاف ورزی میں بنایا جائے، خلاف ورزی کی حد تک باطل ہو گا۔

(3) اس دفعہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو—

(الف) ''قانون'' میں ہر آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ، دستور العمل، اطلاع نامہ، رواج یا رسم جس کا بھارت کے علاقہ میں قانون کا اثر ہو، شامل ہے؛

(ب) ''نافذ قوانین'' میں آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا کسی دیگر حاکم مجاز کے منظور کیے یا

بنائے ہوئے ایسے قوانین شامل ہیں جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوئے ہوں باوجود اس کے کہ کوئی ایسا قانون یا اس کا کوئی جز اس وقت بالکل یا خاص رقبوں میں نافذالعمل نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس آئین کی کسی ایسی ترمیم پر نہ ہوگا جو دفعہ 368 کے تحت کی گئی ہو۔

حق مساوات

قانون کی نظر میں مساوات۔

14- مملکت کسی شخص کو بھارت کے علاقہ میں قانون کی نظر میں مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے محروم نہیں کرے گی۔

مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز کی ممانعت۔

15-(1) مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی شہری کے خلاف امتیاز نہیں برتے گی۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر، —

(الف) دُکانوں، عام ریستوران، ہوٹلوں یا عام تفریح گاہوں میں داخلہ کے لیے؛ یا

(ب) کلی یا جزوی طور سے مملکتی فنڈ سے قائم یا خلایق عامہ کے استعمال کے لیے وقف کنوؤں، تالابوں، اشنان گھاٹوں، سڑکوں اور عام آمدورفت کے مقامات کے استعمال کے،

ناقابل نہ ہوگا یا اس پر کوئی ذمہ داری یا پابندی یا شرط نہ ہوگی۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر اس میں مانع نہ ہوگا کہ مملکت عورتوں اور بچوں کے لیے کوئی خاص توضیع کرے۔

(4) اس دفعہ یا دفعہ 29 کے فقرہ (2) کا کوئی امر شہریوں کے سماجی اور تعلیمی حیثیت سے پس ماندہ طبقات یا درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کی ترقی کے لیے خصوصی توضیع کرنے میں مملکت کا

مانع نہ ہو گا۔

(5) اس دفعہ یا دفعہ 19 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر مملکت کو سماجی اور تعلیمی طور سے پسماندہ شہریوں کے طبقات کی ترقی کے لیے یا درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے لئے قانون کے ذریعہ کوئی خصوصی توضیع کئے جانے میں مانع نہیں ہو گا، جہاں تک ایسی خصوصی توضیعات دفعہ 30 کے فقرہ (1) میں مصرحہ اقلیتی تعلیمی اداروں سے مختلف تعلیمی اداروں میں جن میں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی ہیں، چاہے انہیں مملکت سے امداد ملتی ہو یا نہیں، داخلہ سے متعلق ہیں۔

سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع۔

16-(1) تمام شہریوں کے لیے مملکت کے تحت کسی عہدہ پر ملازمت یا تقرر سے متعلق مساوی موقع حاصل رہے گا۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، نسب، مقام پیدائش، بود و باش یا ان میں سے کسی کی بنا پر مملکت کے تحت کسی ملازمت یا عہدے کے لیے نہ تو نا قابل ہو گا اور نہ اس کے خلاف امتیاز برتا جائے گا۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا جس میں ریاست یا یونین علاقہ کی حکومت یا ان کے اندر کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی قسم یا اقسام کی ملازمت یا کسی عہدے پر تقرر کی بابت ایسی ملازمت یا تقرر کے قبل اس ریاست میں یا یونین علاقہ کے اندر بود و باش کی ضروری شرط مقرر کی جائے۔

(4) اس دفعہ کا کوئی امر تقررات یا عہدوں کو شہریوں کے کسی ایسے پسماندہ طبقہ کے حق میں جس کی مملکت کے تحت ملازمتوں میں، مملکت کی رائے میں، کافی نمائندگی نہ ہو، محفوظ کرنے کے لیے کوئی توضیع کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(4الف) اس دفعہ کا کوئی امر ریاست کو ایسی درج فہرست ذاتوں

اور قبیلوں کے حق میں، جن کی نمائندگی مملکت کے خیال میں مملکت کے تحت ملازمتوں میں ناکافی ہے، مملکت کے تحت ملازمتوں میں کسی قسم یا قسموں کے عہدوں پر نتیجی سینیارٹی کے ساتھ ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لیے توضیع کرنے میں مانع نہیں ہو گا۔

(4ب) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کو کسی سال میں بھری نہ گئی کنھیں ایسی خالی جگہوں کو جو فقرہ (4) یا فقرہ (4الف) کے تحت کئے گئے تحفظ کے لئے کسی توضیع کے مطابق اس سال میں بھری جانے کے لئے محفوظ کی گئی ہیں، آنے والے کسی سال یا سالوں میں بھری جانے کے لئے علیحدہ قسم کی خالی جگہوں کی مانند غور کرنے میں مانع نہیں ہو گا اور ایسی قسم کی خالی جگہوں پر اس سال کی خالی جگہوں کے ساتھ، جس میں وہ بھری جا رہی ہیں، اس سال کی خالی جگہوں کی کل تعداد کی بابت پچاس فیصد کی حد کا تعین کرنے کے لیے غور نہیں کیا جائے گا۔

(5) اس دفعہ کے کسی امر کا کوئی اثر ایسے قانون کے نفاذ پر نہ ہو گا جس میں یہ توضیع درج ہو کہ کسی مذہبی یا فرقہ جاتی ادارے کے امور سے متعلق کوئی عہدہ دار یا ایسے ادارے کی مجلس انتظامی کا کوئی رکن کسی خاص مذہب کا پیرو یا کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

چھوت چھات کا خاتمہ۔

17- چھوت چھات کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور کسی بھی شکل میں اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ چھوت چھات کی بنا پر کوئی ناقابلیت عائد کرنا، بموجب قانون، قابل سزا جرم ہو گا۔

خطابات کا خاتمہ۔

18-(1) مملکت کوئی خطاب، جو فوجی یا علمی امتیاز نہ ہو، عطا نہیں کرے گی۔

(2) بھارت کا کوئی شہری کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(3) کوئی شخص جو بھارت کا شہری نہ ہو اس وقت، جب وہ مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز ہو، بغیر صدر کی

منظوری کے کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(4) مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز کوئی شخص کسی مملکت غیر سے یا اس کے تحت کوئی تحفہ، مشاہرہ یا کسی قسم کا عہدہ بغیر صدر کی منظوری کے قبول نہیں کرے گا۔

حق آزادی

آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ۔

19-(1) تمام شہریوں کو حق حاصل ہو گا——

(الف) تقریر اور اظہار کی آزادی کا؛

(ب) امن پسندانہ طریقہ سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کا؛

(ج) انجمنیں یا یونین قائم کرنے کا؛

(د) بھارت کے سارے علاقہ میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے کا؛

(ہ) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں بود و باش کرنے اور بس جانے کا؛

(و) × × × × ×

(ز) کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون کے بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک ایسا قانون مذکورہ ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت، مملکت کی سلامتی، غیر مملکتوں سے دوستانہ تعلقات، امن عامہ، شائستگی یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا توہین عدالت، ازالہ حیثیت عرفی یا کسی جرم کے لیے اکسانے کے تعلق سے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(3) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ب) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ ذیلی فقرہ مذکور کے عطا کیے ہوئے حق

کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(4) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا یا وہ مملکت کے لیے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(5) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرات (د) اور (ہ) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ ان ذیلی فقروں سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا کسی درج فہرست قبیلہ کے مفادات کی حفاظت کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(6) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے اور خاص طور پر اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک کہ وہ —

(i) ان پیشہ ورانہ یا تکنیکی قابلیتوں سے متعلق ہو جو کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کے لیے ضروری ہوں؛ یا

(ii) مملکت یا ایسی کارپوریشن کی جو مملکت کی ملکیت ہو یا اس کے زیر اختیار ہو کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا سروس کے، خواہ شہریوں کی

کلی یا جزوی شرکت کے بغیر یا دیگر طور پر چلانے سے متعلق ہو۔

اثبات جرائم کے بارے میں تحفظ۔

20-(1) کسی شخص کو بجز اس کے کہ اس قانون کی خلاف ورزی میں ہو، جو اس فعل کے ارتکاب کے وقت نافذ ہو، کسی جرم کا مجرم قرار نہیں دیا جائے گا جس کا اس پر بطور جرم الزام لگایا گیا ہو اور نہ اس کو اس سے زیادہ سزا دی جائے گی جو ارتکاب جرم کے وقت نافذ قانون کے تحت دی جا سکتی تھی۔

(2) کسی شخص کے خلاف ایک ہی جرم کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ اس کو سزا دی جائے گی۔

(3) کسی شخص کو، جس پر کسی جرم کا الزام ہو، خود اپنے ہی خلاف گواہ بننے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

جان اور شخصی آزادی کا تحفظ۔

21- کسی شخص کو اس کی جان یا شخصی آزادی سے قانون کے ذریعہ قائم کیے ہوئے ضابطہ کے سوا کسی اور طریقے سے محروم نہ کیا جائے گا۔

تعلیم کا حق۔

21الف[1] مملکت، چھ سال سے چودہ سال تک کی عمر والے سبھی بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم دینے کا ایسے طریقہ میں، جو مملکت قانون کے ذریعہ معین کرے، توضیع کرے گی۔

بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔

22-(1) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اس کو ایسی گرفتاری کی وجوہ سے، جس قدر جلد ہو سکے، آگاہ کیے بغیر حوالات میں نہ رکھا جائے گا اور نہ اس کو اپنی پسند کے قانونی پیشہ ور سے صلاح لینے اور پیروی کروانے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(2) ہر اس شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اور حوالات میں بند رکھا جائے ایسی گرفتاری سے چوبیس گھنٹے کی مدت کے اندر، اس مدت کو چھوڑ کر جو مقام گرفتاری سے مجسٹریٹ کی عدالت تک سفر کرنے کے لیے ضروری ہو، قریب ترین مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا

---

[1] آئین (چھیاسیویں ترمیم) ایکٹ 2002ء کے نافذ ہونے کی تاریخ سے جوڑی جائے گی۔

اور کسی ایسے شخص کو کسی مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ حوالات میں نہ رکھا جائے گا۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے کسی امر کا اطلاق نہ ہو گا۔

(الف) کسی ایسے شخص پر جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو، یا

(ب) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کا حکم ہو، گرفتار یا نظر بند کیا جائے۔

(4) کوئی قانون جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیع ہو کسی شخص کو تین ماہ سے زیادہ مدت تک نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا بجز اس کے کہ —

(الف) ان اشخاص پر مشتمل مشاورتی بورڈ نے، جو کسی عدالت العالیہ کے جج ہوں یا رہ چکے ہوں یا اس کے ججوں کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہوں، تین ماہ کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے رپورٹ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظر بندی کی کافی وجہ ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی شخص کو اس انتہائی مدت سے جو فقرہ (7) کے ذیلی فقرہ (ب) کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے مقرر کی گئی ہو زیادہ نظر بند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا؛ یا

(ب) ایسے شخص کو کسی ایسے قانون کی توضیعات کے مطابق نظر بند کیا جائے جس کو پارلیمنٹ نے فقرہ (7) کے ذیلی فقرات (الف) اور (ب) کے تحت بنایا ہو۔

(5) جب کسی شخص کو انسدادی نظر بندی کی توضیع کرنے والے کسی قانون کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم کی متابعت میں نظر بند کیا جائے تو وہ حاکم، جس نے وہ حکم صادر کیا ہو، جس قدر جلد ہو سکے ایسے شخص کو ان وجوہ کی اطلاع دے گا جن کی بنا پر وہ حکم صادر کیا گیا ہو اور اس کو اس حکم کے خلاف عذرات پیش کرنے کا جلد سے جلد موقع دے گا۔

(6) فقرہ (5) کے کسی امر سے ایسا حکم دینے والے حاکم کے لیے، جس کا اس فقرہ میں حوالہ ہے، ان واقعات کا ظاہر کرنا لازم نہ ہو گا جن کا ظاہر کرنا ایسا حاکم مفاد عامہ کے خلاف سمجھے۔

(7) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کر سکے گی —

(الف) وہ حالات جن کے تحت اور وہ صورت یا اقسام صورت جن میں کوئی شخص تین ماہ سے زیادہ مدت تک کسی ایسے قانون کے تحت نظر بند رکھا جا سکے گا جس میں فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے مطابق مشاورتی بورڈ کی رائے حاصل کیے بغیر انسداد نظر بندی کا حکم ہو؛

(ب) وہ انتہائی مدت جس کے لیے کوئی شخص کسی قسم کی صورت یا اقسام کی صورتوں میں ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیع ہو، نظر بند رکھا جا سکے گا؛ اور

(ج) وہ ضابطہ جس پر مشاورتی بورڈ فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت کسی تحقیقات میں عمل کرے گا۔

استحصال کے خلاف حق

انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت۔

23-(1) انسانوں کی تجارت اور بیگار اور دوسرے ایسے ہی اقسام کی جبری خدمت کی ممانعت کی جاتی ہے اور اس حکم کی کوئی خلاف ورزی جرم ہو گی جس کی قانون کے مطابق سزا دی جا سکتی ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کے اغراض عامہ کے لیے جبری خدمت لینے میں مانع نہ ہو گا اور ایسی خدمت لینے میں مملکت محض مذہب، نسل، ذات یا طبقہ یا ان میں سے کسی کی بنا پر امتیاز نہ برتے گی۔

بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت۔

24-چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ کسی کارخانہ یا کان میں کام کرنے کے لیے مامور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی دوسرے خطرناک کام پر لگایا جائے گا۔

مذہب کی آزادی کا حق

آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔

25-(1) تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنے، اس کی پیروی اور اس کی تبلیغ کرنے کا مساوی حق ہے بشرطیکہ امن عامہ، اخلاق عامہ، صحت عامہ اس حصہ کی دیگر توضیعات متاثر نہ ہوں۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر کسی ایسے موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا اور نہ وہ ایسے قانون کے بنانے میں مملکت کا مانع ہو گا جو—

(الف) کسی معاشی، مالیاتی، سیاسی یا دیگر غیر مذہبی سرگرمی کو، جس کا تعلق مذہبی عمل سے ہو سکتا ہو، منضبط کرے یا اس پر پابندی لگائے؛

(ب) سماجی بہبودی اور سدھار کے لیے یا ہندوؤں کے عوامی نوعیت کے مذہبی اداروں کو ہندوؤں کے تمام طبقوں اور فرقوں کے لیے کھول دینے کے بارے میں توضیع کرے۔

تشریح 1- کرپان باندھنا اور اس کو ساتھ رکھنا سکھ مذہب کے عقیدہ میں شامل ہونا متصور ہو گا۔

تشریح 2- فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) میں ہندوؤں کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں سکھ، جین یا بدھ مذہب کے پیروؤں کا حوالہ شامل ہے اور ہندو مذہبی اداروں کے حوالے کی حسبہ تعبیر کی جائے گی۔

مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔

26- اس شرط کے ساتھ کہ امن عامہ، اخلاق عامہ اور صحت عامہ متاثر نہ ہوں ہر ایک مذہبی فرقے یا اس کے کسی طبقے کو حق ہو گا —

(الف) مذہبی اور خیراتی اغراض کے لیے ادارے قائم کرنے اور چلانے کا؛

(ب) اپنے مذہبی امور کا انتظام خود کرنے کا؛

(ج) منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کے مالک ہونے اور اس کو حاصل کرنے کا؛ اور

(د) ایسی جائداد کا قانون کے بموجب انتظام کرنے کا۔

کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی۔

27- کسی شخص کو ایسے ٹیکسوں کے ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کی آمدنی کسی خاص مذہب یا مذہبی فرقہ کی ترقی یا اس کو قائم رکھنے کے مصارف ادا کرنے کے لیے صراحتاً تصرف کی جائے۔

بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔

28-(1) کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں جو بالکلیہ مملکتی فنڈ سے چلایا جاتا ہو کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) کے کسی امر کا اطلاق ایسے تعلیمی ادارہ پر نہیں ہوگا جس کا انتظام مملکت کرتی ہو لیکن جو کسی ایسے وقف یا ٹرسٹ کے تحت قائم کیا گیا ہو جو ایسے ادارہ میں مذہبی تعلیم دینا لازم قرار دے۔

(3) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں شریک ہو، جو مملکت کا مسلمہ ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، لازم نہ ہوگا کہ کسی ایسی مذہبی تعلیم میں حصہ لے جو ایسے ادارے میں دی جائے یا ایسی مذہبی عبادت میں شریک ہو جو ایسے ادارہ میں اس سے ملحقہ عمارت واراضی میں کی جائے بجز اس کے کہ ایسے شخص نے یا اگر وہ نابالغ ہو تو اس کے ولی نے اس کے لیے اپنی رضامندی دی ہو۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ۔

29-(1) بھارت کے علاقہ میں یا اس کے کسی حصہ میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی اپنی الگ جداگانہ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اس کو محفوظ رکھنے کا حق ہوگا۔

(2) کسی شہری کو ایسے تعلیمی ادارہ میں جس کو مملکت چلاتی ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، داخلہ دینے سے محض مذہب، نسل، ذات، زبان یا ان میں سے کسی کی بنا پر انکار نہیں کیا جائے گا۔

اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق۔

30-(1) تمام اقلیتوں کو، خواہ وہ مذہب کی بنا پر ہوں یا زبان کی، اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔

(1الف) فقرہ (1) میں محولہ کسی اقلیت کے قائم کردہ اور زیرانتظام کسی تعلیمی ادارے کی کسی جائداد کے لازمی حصول کی نسبت کوئی قانون بناتے وقت مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ایسی جائداد کے حصول کے لیے ایسے قانون کی رو سے مقررہ یا اس کے تحت تعین شدہ رقم ایسی ہو جس سے اس ضمن کے تحت ایسا حق، جس کی ضمانت دی گئی ہے، محدود یا ساقط نہ ہو جائے۔

(2) مملکت تعلیمی اداروں کو امداد عطا کرنے میں کسی تعلیمی ادارے کے خلاف اس بنا پر امتیاز نہ برتے گی کہ وہ کسی اقلیت کے زیر انتظام ہے خواہ وہ اقلیت مذہب کی بنا پر ہو یا زبان کی۔

31-(حذف) آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (20.6.1979) سے۔

بعض قوانین کا تحفظ

ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیع ہو۔

31الف۔ (1) دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود کسی قانون کا جس میں—

(الف) مملکت کی املاک یا اس میں کوئی حقوق حاصل کرنے یا ایسے حقوق کو زائل یا ان میں ردوبدل کرنے، یا

(ب) مفاد عامہ میں یا جائداد کا معقول انتظام کرنے کے لیے ایک محدود مدت کے لیے کسی جائداد کے انتظام کو مملکت کے اپنے ہاتھ میں لینے، یا

(ج) دو یا زیادہ کارپوریشنوں کا مفاد عامہ میں یا ان کارپوریشنوں میں سے کسی کا معقول انتظام کرنے کی غرض سے انضمام کرنے، یا

(د) کارپوریشنوں کے انتظامی کارندوں، معتمدین اور خزانچیوں، انتظامی نظم یا منتظمین کے حقوق کو یا ان کے حصہ داروں کے حقوق

رائے دہی زائل کرنے یاان میں ردوبدل کرنے،یا

(ہ) کسی ایسے اقرار نامہ، پٹہ یالائسنس کی رو سے ان حقوق کو زائل یاان میں ردوبدل کرنے،جو کوئی معدنی شے یامعدنی تیل تلاش کرنے یاحاصل کرنے کی غرض سے کسی اقرار نامہ،پٹہ یالائسنس کی رو سے پیدا ہوئے ہوں،یا کسی اقرار نامہ یالائسنس کو قبل ازوقت ختم کرنے یارد کرنے کی توضیع ہو،

اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یااس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون ہو تواس دفعہ کی توضیعات کااس پر اطلاق نہ ہو گا بجزاس کے کہ اس قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری مل گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کسی قانون میں کسی مملکت کی جانب سے املاک کے جبریہ حاصل کرنے کی بابت توضیع ہو اور جہاں اس میں شامل کوئی اراضی کسی شخص کی ذاتی کاشت میں زیر قبضہ ہو تو مملکت کے لیے یہ جائز نہ ہو گا کہ اس شخص سے کسی نافذالوقت قانون کے تحت اطلاق شدنی انتہائی حد کے اندر ایسی اراضی کے کسی جزیااس پر استادہ یااس سے ملحقہ کسی عمارت یاتعمیر کو حاصل کرے بجزاس کے کہ ایسی اراضی، عمارت یاتعمیر کے حاصل کرنے کے متعلق قانون میں اس شرح سے معاوضہ دینے کی توضیع ہو جواس کی بازاری مالیت سے کم نہ ہو۔

(2)اس دفعہ میں —

(الف) اصطلاح ''املاک'' سے کسی مقامی رقبہ کے تعلق سے وہی معنی ہیں جو اس اصطلاح کے یااس کے مساوی مقامی اصطلاح کے اس رقبہ میں نافذ شرائط لگانداری اراضی سے متعلق موجودہ قانون میں

ہیں اور اس میں حسب ذیل بھی شامل ہوں گے ـــــ

(i) کوئی جاگیر انعام یا معافی یا اس قسم کا دیگر عطیہ اور تامل ناڈو اور کیرالا کی ریاستوں میں کوئی حق جنم،

(ii) رعیت داری بندوبست کے تحت زیر قبضہ کوئی اراضی؛

(iii) زراعت یا اس کی، ضمنی اغراض کے لیے زیر قبضہ یا لگان پر دی ہوئی کوئی اراضی جس میں اراضی کے کاشتکاروں، زرعی مزدوروں اور دیہی اہل حرفہ کے زیر دخل افتادہ اراضی، صحرا، چراہ گاہ یا عمارتوں کی تعمیر کے لیے کھلی زمین اور دیگر تعمیرات داخل ہیں؛

(ب) املاک کے تعلق سے اصطلاح ''حقوق'' سے وہ حقوق مراد ہیں جو مالک، شکمی دار مالک، ذیلی مالک، لگاندار، رعیت یا ذیلی رعیت یا دیگر درمیانی اشخاص میں مرکوز ہوں اور مال گزاری اراضی سے متعلق حقوق یا مراعات ان میں شامل ہوں گی۔

بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔

31ب - دفعہ 31الف میں مندرجہ توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، نویں فہرست بند میں مندرجہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے کسی ایکٹ اور دستور العمل کا اور ان کی توضیعات میں سے کسی توضیع کا اس بنا پر کہ ایسا ایکٹ، دستور العمل یا توضیع اس حصہ کی توضیعات سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یا اس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے، باطل ہونا یا کبھی بھی باطل ہونا متصور نہ ہوگا اور اس کے مغائر کسی عدالت یا ٹیریبونل کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے باوجود مذکورہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے ہر ایک ایکٹ اور دستور العمل کسی بااختیار مجلس قانون ساز کے ان کو منسوخ کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کے اختیار کے تابع نافذ رہے گا۔

بعض ہدایتی اصولوں کو زد بہ عمل لانے والے قوانین کا تحفظ۔

31ج۔ دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، کسی قانون کا جو حصہ 4 میں قلم بند جملہ یا کسی اصول کو حاصل کرنے سے متعلق ریاست کی حکمت عملی کو روبہ عمل لائے، اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ

ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے متناقض ہے یا ان کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے اور کسی ایسے قانون پر جس میں یہ قرار دیا جائے کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل لانے کے لیے ہے، اس بنا پر، کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل نہیں لاتا:

بشرطیکہ جب ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز بنائے تو اس دفعہ کی توضیعات کا اس پر اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ ایسے قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل ہوئی ہو۔

31د-(حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

آئینی چارہ کار کا حق

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لیے چارہ کار۔

32-(1) اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کو نافذ کرنے کے لیے مناسب کارروائی کے ذریعہ سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کے حق کی ضمانت دی جاتی ہے۔

(2) سپریم کورٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے ہدایات یا احکام یا رٹ، جن میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور رٹ مسل طلبی کی نوعیت کے رٹ داخل ہیں، ان میں جو بھی مناسب ہو، اجرا کرے۔

(3) سپریم کورٹ کے فقرات (1) و (2) کے ذریعہ عطا کیے ہوئے اختیارات کو مضرت پہنچائے بغیر، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی دوسری عدالت کو اپنے اختیار سماعت کے مقامی حدود کے اندر ان جملہ

اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو، جو سپریم کورٹ فقرہ (2) کے تحت استعمال کر سکتی ہے، استعمال کرنے کا اختیار دے سکے گی۔

(4) بجز اس کے کہ آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، اس حق کو، جس کی اس دفعہ میں ضمانت دی گئی ہے، معطل نہیں کیا جائے گا۔

32الف۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں افواج پر ان کے اطلاق کی نسبت رد و بدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

33-پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کر سکے گی کہ اس حصہ کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کس حق کی بابت——

(الف) مسلح افواج کے ارا کین؛ یا

(ب) ان افواج کے ارا کین جن پر امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے؛ یا

(ج) سراغ رسانی یا جوابی سراغ رسانی کے مقاصد کے لیے مملکت کے قائم کردہ کسی بیورو یا دیگر تنظیم میں ملازم اشخاص؛ یا

(د) فقرہ جات (الف) تا (ج) میں محولہ کسی فوج، بیورو یا تنظیم کے مقاصد کے لیے قائم کیے ہوئے مواصلاتی نظام میں یا اس سے متعلق ملازم اشخاص،

پر اطلاق کرنے میں کس حد تک پابندی لگائی جائے یا اس کو ساقط کیا جائے تا کہ ان کے فرائض کی مناسب انجام دہی اور ان میں نظم وضبط کے قائم رہنے کا یقین ہو جائے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لا نافذ ہو۔

34-اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی شخص کو جو یونین یا کسی ریاست کی ملازمت میں ہو یا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسے فعل کے متعلق جو اس نے بھارت کے علاقہ کے کسی رقبہ میں، جہاں مارشل لا نافذ تھا، امن قائم رکھنے یا بحال کرنے کے سلسلہ میں کیا ہو، ذمہ داری سے بری کر سکے گی یا ایسے رقبہ میں مارشل لا کے تحت صادر کیے ہوئے کسی

حکم، سزا، عائد کی ہوئی سزا، ضبطی کے لیے دیے ہوئے حکم یا کیے ہوئے دیگر فعل کو جائز قرار دے سکے گی۔

اس حصہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی۔

35-اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) پارلیمنٹ کو —

(i) ان امور میں سے کسی کے متعلق جن کی دفعہ 16 کے فقرہ (3)، دفعہ 32 کے فقرہ (3)، دفعہ 33 اور دفعہ 34 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ توضیع کرنے کے لیے؛

(ii) ان افعال کی سزا مقرر کرنے کے لیے جو اس حصہ کے تحت جرائم قرار دیے جائیں،

قانون بنانے کا اختیار ہو گا اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار نہ ہو گا اور پارلیمنٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد جس قدر جلد ہو سکے، ذیلی فقرہ (2) میں متذکرہ افعال کی بابت سزا مقرر کرنے کے لیے قوانین بنائے گی۔

(ب) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ کوئی قانون جو فقرہ (الف) کے ذیلی فقرہ (i) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ہو یا جس میں اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ii) کے متذکرہ کسی فعل کی بابت سزا کی توضیع ہو ایسی قیود اور ایسی تطبیق اور ردوبدل کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کیے جائیں، پارلیمنٹ کے اس کو تبدیل یا منسوخ یا اس میں ترمیم کرنے تک نافذ رہے گا۔

تشریح۔ اس فعہ میں اصطلاح "نافذ قانون" کے وہی معنی ہیں جو اس کے دفعہ 372 میں ہیں۔

حصہ 4

مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

تعریف۔

36-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، "مملکت" کے وہی معنی ہیں جو حصہ 3 میں ہیں۔

اس حصہ میں مندرجہ اصولوں کا اطلاق۔

37-اس حصہ میں مندرجہ توضیعات کو کوئی عدالت نافذ نہ کر سکے گی لیکن اس کے باوجود وہ اصول جو اس میں قلمبند کیے گئے ہیں، ملک کی حکمرانی کے لیے بنیادی ہیں اور مملکت کا فرض ہو گا کہ قوانین بنانے میں ان اصولوں کا اطلاق کرے۔

مملکت لوگوں کی بہبودی کے فروغ کے لیے سماجی نظام قائم کرے گی۔

38-(1) مملکت، ایسے سماجی نظام کو، جس میں قومی زندگی کے سب ادارے سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف سے بہرہ ور ہوں، جہاں تک اس سے ہو سکے، مکمل طور پر قائم اور محفوظ کر کے لوگوں کی بہبودی کو فروغ دینے میں کوشاں رہے گی۔

(2) مملکت، خصوصی طور پر نہ صرف افراد کے مابین بلکہ مختلف علاقوں کے رہنے والے یا مختلف پیشوں میں کام کرنے والے اشخاص کے مابین آمدنی میں عدم توازن کم کرنے کی کوشش کرے گی نیز حیثیت، سہولتوں اور مواقع میں عدم توازن ختم کرنے کا اقدام کرے گی۔

حکمت عملی کے بعض اصول جن پر مملکت عمل کرے گی۔

39-مملکت، اپنی حکمت عملی کو خاص طور سے اس امر کے اطمینان کے لیے عمل میں لائے گی کہ ـــــ

(الف) مرد اور عورت سب شہریوں کو مساوی طور پر معقول

ذرائع معاش کا حق حاصل ہو؛

(ب) قوم کے مادّی وسائل کی ملکیت اور ان پر نگرانی کی اس طرح تقسیم ہو جس سے حتی المقدور عام بھلائی مقصود ہو؛

(ج) معاشی نظام اس طرح نہ چلایا جائے جس سے دولت اور پیداوار کے ذرائع ایک جگہ جمع ہو کر عوام کے لیے مضرت رساں ہوں؛

(د) عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے مساوی کام کے لیے مساوی یافت ہو؛

(ہ) کام گر مردوں اور عورتوں کی صحت، طاقت اور بچوں کی کم سنی سے بے جا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور شہری، معاشی ضرورت سے ایسے حرفے میں جانے پر مجبور نہ ہوں جو ان کی عمر یا طاقت کے لیے نامناسب ہوں؛

(و) بچوں کو صحت مند طریقے سے اور آزاد وپر وقار ماحول میں پڑھنے کے مواقع اور سہولتیں فراہم کی جائیں اور بچپن اور جوانی میں استحصال اور اخلاقی و مادّی بے اعتنائی سے انہیں محفوظ رکھا جائے۔

مساویانہ انصاف اور مفت قانونی امداد۔

39الف۔ مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ قانونی نظام پر ایسا عملدر آمد ہو جس سے مساوی مواقع فراہم کرتے ہوئے انصاف کو فروغ ہو اور بالخصوص مناسب قانون سازی سے یا اسکیمیں مرتب کر کے یا کسی دیگر طریقے سے مفت قانونی امداد اس طرح فراہم کی جائے جس سے اس امر کا تیقن ہو کہ معاشی یا دیگر نااہلیتوں کی بنا پر کسی شہری کو انصاف حاصل کرنے کے حق سے محروم نہیں رکھا گیا ہے۔

گرام پنچایتوں کی تنظیم۔

40۔ مملکت، گرام پنچایتوں کو منظم کرنے کے لیے تدابیر اختیار کرے گی اور ان کو ایسے اختیارات واقتدار دے گی جو حکومت خود اختیاری کی اکائیوں کی حیثیت سے کار منصبی انجام دینے کے لیے ضروری ہوں۔

بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔

41۔ مملکت اپنی معاشی گنجائش و ترقی کی حدود میں، کام پانے، تعلیم حاصل کرنے نیز بے روزگاری، پیرانہ سالی، بیماری اور معذوری اور ناروا حاجت کی دوسری صورتوں میں سرکاری امداد پانے کا حق حاصل کرنے کی ضمانت دینے کے لیے موثر توضیع کرے گی۔

کام کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توضیعات۔

42۔ مملکت، کام کرنے کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات نیز امداد زچہ کی نسبت ضمانت دینے کے لیے توضیع کرے گی۔

کام گروں کے لیے قابل گزارہ اجرت وغیرہ۔

43۔ مملکت مناسب قانون سازی یا معاشی تنظیم کے ذریعے یا کسی دوسرے طریقہ سے، زرعی، صنعتی یا کوئی دوسرا کام کرنے والے سب کام گروں کے لیے کام اور قابل گزارہ اجرت دلانے اور کام کے ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرے گی جن سے بہتر معیار زندگی اور فرصت اور سماجی اور ثقافتی ترقی کے لیے ساز گار حالات سے پورا پورا استفادہ کرنے کی ضمانت ہو اور خاص طور سے مملکت گھریلو صنعتوں کو دیہی رقبوں میں انفرادی یا امداد باہمی کی بنا پر ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔

صنعتوں کے انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔

43الف۔ مملکت مناسب قانون سازی کے ذریعے یا کسی دیگر طریقے سے، ایسے اقدامات کرے گی جن سے کسی صنعت سے وابستہ کاروباری اداروں، کارخانوں، یا دیگر تنظیموں کے انتظامیہ میں کام کرنے والے اشخاص کے اشتراک کی ضمانت ہو۔

شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ۔

44۔ مملکت یہ کوشش کرے گی کی بھارت کے پورے علاقہ میں شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ کی ضمانت ہو۔

بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کی توضیع۔

45-[1]مملکت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کی مدت کے اندر سب بچوں کو چودہ سال کی عمر پوری کرنے تک مفت اور لازمی تعلیم دینے کی توضیع کرنے کی کوشش کرے گی۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔

46- مملکت خاص توجہ کے ساتھ عوام کے زیادہ کمزور طبقوں اور خاص طور سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دے گی اور ان کو سماجی ناانصافی اور ہر قسم کے استحصال سے بچائے گی۔

غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔

47- مملکت، اپنے لوگوں کی غذائیت کی سطح اور معیار زندگی کو بلند کرنا اور صحت عامہ کو ترقی دینا اپنے اولین فرائض میں شمار کرے گی اور خاص طور سے مملکت اس امر کی کوشش کرے گی کہ طبی اغراض کے سوانشہ آور مشروبات اور مضر صحت مفرد ادویہ کے استعمال کی ممانعت کرے۔

زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔

48- مملکت، زراعت اور افزائش حیوانات کی جدید اور سائنسی طریقوں پر تنظیم کرنیکی کوشش کرے گی اور خاص طور سے گائیوں اور بچھڑوں اور دیگر دودھ دینے والے اور بار بردار مویشیوں کی نسل کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے اور ان کو ذبح کرنے کی ممانعت کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔

ماحول کو ساز گار بنانا اور سنوارنا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔

48 الف۔ مملکت کی یہ کوشش ہوگی کی ماحول کو ساز گار بنائے رکھے اور اس میں سدھار لائے نیز ملک کے جنگلات اور اس کے جنگلی جانوروں کا تحفظ کرے۔

---

[1] آئین (چھیاسیویں ترمیم) ایکٹ، 2002 کے نافذ ہونے پر دفعہ 45 کی جگہ مندرجہ ذیل دفعہ رکھی جائے گی:-

"چھ سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم کی توضیع۔

45- مملکت، سبھی بچوں کے لیے چھ سال کی عمر پوری کرنے تک شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم دینے کے لئے توضیع کرنے کی کوشش کرے گی۔"

قومی اہمیت کی یادگاروں اور مقامات اور اشیاء کی حفاظت۔

49- مملکت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ فن کارانہ تاریخی دلچسپی کی ہر ایسی یادگار یا مقام یا شے کو جسے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت قومی اہمیت کی ہونا قرار دے، خراب ہونے، شکل بگڑنے، تلف ہونے، ہٹائے جانے، منتقل کیے جانے یا برآمد ہونے سے، جیسی کہ صورت ہو، بچائے۔

عدلیہ کی عاملہ سے علاحدگی۔

50- مملکت اپنی سرکاری ملازمتوں میں عدلیہ کو عاملہ سے علاحدہ کرنے لیے اقدامات کرے گی۔

بین الاقوامی امن وسلامتی کا فروغ۔

51- مملکت کی کوشش ہوگی کہ وہ —

(الف) بین الاقوامی امن اور سلامتی کو فروغ دے؛

(ب) قوموں کے درمیان منصفانہ اور باعزت تعلقات قائم رکھے؛

(ج) منظم اقوام کے باہمی معاملات میں بین الاقوامی قانون اور عہد نامہ کے وجوب کے احترام کو بڑھائے اور قائم رکھے؛ اور

(د) بین الاقوامی تنازعات کو ثالثی کے ذریعے طے کرنے کی حوصلہ افزائی کرے۔

حصہ4الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض۔

51الف۔بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب)ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج)بھارت کے اقتدار اعلی، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و)ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز)قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح)دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیق واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) سرکاری جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛
(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛
(ک)[1] اگر والدین یا ولی ہے، چھ سے چودہ سال تک کی عمر والے اپنے بچوں یا وارڈ، جیسی کہ صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

---

[1] آئین (چھیاسیویں ترمیم) ایکٹ، 2002 کے نافذ ہونے کی تاریخ سے جوڑا جائے گا۔

حصّہ 5

یونین

باب 1-عاملہ

صدر اور نائب صدر

بھارت کا صدر۔

52-بھارت کا ایک صدر ہو گا۔

یونین کا عاملانہ اختیار۔

53-(1) یونین کا عاملانہ اختیار صدر میں مرکوز ہو گا اور وہ اس کو اس آئین کے مطابق بلاواسطہ یا اپنے ماتحت عہدہ داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2) متذکرہ بالا توضیع کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، یونین کی دفاعی افواج کی اعلیٰ کمان صدر میں مرکوز ہو گی اور اس کا استعمال قانون کے ذریعہ منضبط ہو گا۔

(3) اس دفعہ میں—

(الف) کسی امر کا ایسے کارہائے منصبی کو، جو کسی موجودہ قانون سے کسی ریاست کی حکومت یا دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہیں، صدر کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) کوئی امر مانع نہ ہو گا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے صدر کے سوا دوسرے حکام کو کار منصبی عطا کرے۔

صدر کا انتخاب۔

54-صدر کا انتخاب ایسی انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے جو مشتمل ہو گی—

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان پر؛

(ب) ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے منتخب ارکان پر۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 55 میں ''مملکت'' میں دہلی قومی راجدھانی علاقہ اور پڈوچیری یونین علاقہ شامل ہے۔

صدر کے انتخاب کا طریقہ۔

55-(1) جہاں تک عملاً ممکن ہو، صدر کے انتخاب میں مختلف ریاستوں کی نمائندگی کی شرح کے تناسب سے یکسانیت ہو گی۔

(2) ریاستوں کے مابین ایسی یکسانیت نیز بہ حیثیت مجموعی ریاستوں اور یونین میں برابری قائم رکھنے کے لیے اتنے ووٹوں کی تعداد کا تعین، جو پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا ہر منتخب رکن ایسے انتخاب میں ووٹ دینے کا مستحق ہے، حسب ذیل طریقہ سے کیا جائے گا —

(الف) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جتنے ایک ہزار کے حاصل ضرب اس خارج قسمت میں ہوں جو اس ریاست کی آبادی کو قانون ساز اسمبلی کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں؛

(ب) اگر ایک ہزار کے مذکورہ حاصلات ضرب منہا کرنے کے بعد بقایا پانچ سو سے کم نہ ہو تو ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ ہر شخص کے ووٹ میں ایک ووٹ کا مزید اضافہ کیا جائے گا؛

(ج) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جو ذیلی فقرات (الف) و (ب) کے تحت ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو دیے ہوئے کل ووٹوں کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں جن سے ایسے کسرات جو نصف سے زائد ہوں ایک شمار ہوں گے اور باقی کسرات نظر انداز کیے جائیں گے۔

(3) صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق ہو گا اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہو گی۔

تشریح۔ اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے ایسی آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری کے وقت کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں، 1971 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

صدر کے عہدے کی مدت۔

56-(1) صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر برقرار رہے گا—

بشرطیکہ —

(الف) صدر، نائب صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر دفعہ 61 میں وضع کیے گئے طریقہ سے اتہام بدنظمی کے ذریعے عہدے سے علیحدہ کیا جا سکے گا؛

(ج) صدر، اپنی مدت منقضی ہو جانے کے باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر برقرار رہے گا۔

(2) فقرہ(1) کے شرطیہ فقرہ کے فقرہ(الف) کے تحت نائب صدر کو موسومہ کوئی استعفیٰ نائب صدر، فوراً لوک سبھا کے اسپیکر کو بھیجے گا۔

دوبارہ منتخب ہونے کی اہلیت۔

57- کوئی شخص جو بحیثیت صدر عہدے پر ہو یا رہا ہو، اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع اس عہدے پر دوبارہ منتخب ہونے کا اہل ہو گا۔

بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کی اہلیتیں۔

58-(1) کوئی شخص بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز اس کے کہ—

(الف) بھارت کا شہری ہو،

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو، اور

(ج) لوک سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت

رکھتا ہو۔

(2) کوئی شخص بحیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہو۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے، کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہونا محض اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین کا صدر، نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

صدر کے عہدے کی شرائط۔

59-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن صدر منتخب ہو جائے تو اس کا بہ حیثیت صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(2) صدر کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہو گا۔

(3) صدر، بغیر کرایہ دیے ہوئے اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہو گا اور ایسے مشاہرہ، الاونسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ان کی بابت اس طور سے توضیع ہونے تک وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(4) صدر کے مشاہرہ اور الاؤنس اس کے عہدے کی مدت کے دوران کم نہ کیے جائیں گے۔

صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

60- ہر صدر اور ہر وہ شخص جو صدر کی حیثیت سے کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے بھارت کے اعلیٰ جج یا اس کی غیر حاضری میں سپریم کورٹ کے ایسے سب سے سینئر جج کے روبرو، جو حاضر ہو، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا

یا اقرار صالح کرے گا اور دستخط کرے گا، یعنی۔

"میں الف......ب...... خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے صدر کے عہدے کے فرائض (یا صدر کے کارہائے منصبی) کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور بھارت کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا"۔

صدر پر اتہام بد نظمی کا طریقہ۔

61-(1) جب آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر صدر پر اتہام بد نظمی لگانا ہو تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کوئی ایوان اتہام لگائے گا۔

(2) کوئی ایسا اتہام نہیں لگایا جائے گا بجز اس کے کہ —

(الف) ایسا اتہام لگانے کی تجویز ایک ایسی قرارداد میں درج ہو جس کو اس ایوان کے کل ارکان کی تعداد کے کم سے کم ایک چوتھائی ارکان کے دستخط سے اس قرارداد کو پیش کرنے کے اپنے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دینے کے بعد پیش کیا گیا ہو؛ اور

(ب) ایسی قرارداد اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہوئی ہو۔

(3) جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان نے ایسا اتہام لگایا ہو تو دوسرا ایوان اس اتہام کی تفتیش کرے گا یا کروائے گا اور صدر کو ایسی تفتیش میں حاضر رہنے اور اپنی نمائندگی کرانے کا حق ہو گا۔

(4) اگر اس تفتیش کے نتیجہ میں اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے، جس نے اتہام کی تفتیش کی تھی یا کروائی تھی، قرارداد منظور ہو جس میں یہ قرار دیا جائے کہ صدر

کے خلاف لگایا ہوا اتہام ثابت ہو چکا ہے تو ایسی قرار داد، اس کے اس طرح منظور ہونے کی تاریخ سے صدر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرانے کا اثر رکھے گی۔

صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

62-(1) صدر کے عہدہ کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے جو انتخاب اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے ہو گا اس کی تکمیل اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کر لی جائے گی۔

(2) جب صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جائے تو اس کو پُر کرنے کے لیے انتخاب جگہ خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو، اور ہر حالت میں جگہ خالی ہونے سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے سے پہلے ہو گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو گا وہ دفعہ 56 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔

بھارت کا نائب صدر۔

63-بھارت کا ایک نائب صدر ہو گا۔

نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔

64-نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا اور کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس عرصہ کے دوران جب نائب صدر دفعہ 65 کے تحت بہ حیثیت صدر کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، وہ راجیہ سبھا کے میر مجلس کے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے گا اور نہ دفعہ 97 کے تحت راجیہ سبھا کے میر مجلس کو واجب الادا کسی یافت یا الاؤنس کا مستحق ہو گا۔

صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا

65-(1) صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ، علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جانے کی صورت میں نائب صدر، اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے اس باب کی توضیعات کے بموجب منتخب کیے ہوئے نئے صدر کے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ تک، بہ حیثیت

صدر کام کرے گا۔

یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

(2) جب صدر غیر حاضری، بیماری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس کے عہدہ پر رجوع ہونے کی تاریخ تک اس کے کارہائے منصبی نائب صدر انجام دے گا۔

(3) نائب صدر کو اس دوران میں اور اس مدت کی بابت جب تک وہ اس طرح صدر کی حیثیت سے کام کرے یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے، صدر کے تمام اختیارات اور تحفظات حاصل رہیں گے اور وہ ان مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں ایسی توضیع ہونے تک ایسے مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

نائب صدر کا انتخاب۔

66-(1) نائب صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بہ ذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان پر مشتمل ایک انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہو گی۔

(2) نائب صدر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا رکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا کوئی رکن نائب صدر منتخب ہو تو اس کا اس ایوان میں اپنی نشست، نائب صدر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(3) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ —

(الف) بھارت کا شہری ہو؛

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو؛ اور

(ج) راجیہ سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(4) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہو۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر محض اس وجہ سے فائز ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین کا صدر یا نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

نائب صدر کے عہدے کی مدت۔

67-نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ —

(الف) نائب صدر صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) نائب صدر اس کے عہدے سے راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ علاحدہ کیا جاسکے گا جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل اراکین کی اکثریت سے منظور ہو اور جس سے لوک سبھا نے اتفاق کیا ہو لیکن اس فقرہ کی اغراض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ ہوگی بجز اس کے کہ اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دی گئی ہو؛

(ج) نائب صدر اپنی مدت منقضی ہوجانے کی باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

نائب صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے

68-(1) اس انتخاب کو، جو نائب صدر کے عہدے کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے خالی جگہ پُر کرنے کے لیے ہو، اس مدت

کے منقضی ہو جانے سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔

انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

(2) نائب صدر کے ایسے عہدے کو جو اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جائے، پُر کرنے کے لیے انتخاب، جگہ کے خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو منعقد کیا جائے گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو وہ دفعہ 67 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔

نائب صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

69- ہر نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا یعنی —

''میں الف۔ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر، جو قانون کے بموجب طے پایا ہے، اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں اور وفاداری سے وہ فرائض انجام دوں گا جن سے میں عہدہ برا ہونے جا رہا ہوں''۔

دیگر اتفاقی حالات میں، صدر کے کارہائے منصبی انجام دینا۔

70- کسی ایسی اتفاقی حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع نہیں ہے، پارلیمنٹ صدر کے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکتی ہے جو وہ مناسب خیال کرے۔

صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی بابت یا اس سے منسلک امور۔

71-(1) صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام شکوک اور نزاعات کی چھان بین سپریم کورٹ کرے گی اور ان پر فیصلہ صادر کرے گی جو کہ حتمی ہو گا۔

(2) اگر سپریم کورٹ بحیثیت صدر یا نائب صدر کسی شخص کے انتخاب کو باطل قرار دے تو صدر یا نائب صدر کے، جیسی بھی صورت ہو، عہدے کے اختیارات یا فرائض کے استعمال یا انجام دہی میں، سپریم

کورٹ کے فیصلہ کی تاریخ پر یا اس سے پہلے، اس کے کیے گئے افعال اس فیصلہ کی رو سے کالعدم نہیں ہو جائیں گے۔

(3) اس آئین کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ بذریعہ قانون صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس سے منسلک کسی امر کو منضبط کر سکے گی۔

(4) کسی شخص کی بحیثیت صدر یا نائب صدر انتخاب پر اس وجہ سے اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اسے منتخب کرنے والی انتخابی جماعت کے ارکان کے مابین کوئی جگہ خالی ہے، چاہے وہ کسی بھی وجہ سے ہو۔

صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

72-(1) صدر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کی سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو۔

(الف) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا فوجی عدالت دے؛

(ب) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا ایسے جرم کے لیے ہو جو کسی ایسے امر کی بابت قانون کے خلاف ہو جو یونین کے عاملانہ دائرہ اختیار سے متعلق ہو؛

(ج) ان سب مقدمات میں جہاں حکم سزا حکم سزائے موت ہو۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر یونین کی مسلح افواج کے کسی عہدہ دار کے اس اختیار کو متاثر نہ کرے گا جو اسے قانون نے فوجی عدالت کے دیے ہوئے حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے عطا کیا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی ریاست کے گورنر کے ایسے اختیار کو متاثر نہ کرے گا جسے وہ نافذ الوقت قانون کے تحت حکم سزائے موت کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

73-(1)اس آئین کی توضیعات کے تابع، یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت مندرجہ ذیل تک ہو گی —

(الف) ان امور پر جن کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار ہے؛اور

(ب) ایسے حقوق، اختیار اور اختیار سماعت کے استعمال پر جن کو بھارت کی حکومت کسی عہد نامہ یا اقرار نامہ کی رو سے استعمال کر سکتی ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ عاملانہ اختیار، سوائے اس کے جس کی اس آئین میں یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون میں صراحت سے توضیع ہو، کسی ریاست میں ان امور سے متعلق نہ ہو گا جن کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی قوانین بنانے کا اختیار ہے۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کوئی ریاست اور کسی ریاست کا کوئی عہدہ دار یا حاکم اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، ان امور میں جن کے متعلق پارلیمنٹ کو اس ریاست کے لیے قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایسے عاملانہ اختیار یا کارہائے منصبی کا استعمال کرتا رہے گا جو ایسی ریاست یا اس کا عہدہ دار یا حاکم اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال کر سکتا تھا۔

وزیروں کی کونسل

صدر کی معاونت اور مشورے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

74-(1) وزراء کی ایک کونسل، جس کا سربراہ وزیراعظم ہو گا، صدر جمہوریہ کی معاون و مشیر ہو گی جب کہ صدر جمہوریہ اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے وقت اس کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے:

بشرطیکہ صدر وزیروں کی کونسل کو اپنے مشورے پر، خواہ عام طور پر یا دیگر طور پر، دوبارہ غور کرنے کو کہہ سکے گا اور صدر اس

طرح دوبارہ غور کے بعد پیش کیے گئے مشورے کے مطابق کاروائی کرے گا۔

(2) اس سوال کی کہ آیا کوئی مشورہ وزیروں نے صدر کو دیا اگر دیاتو کیامشورہ دیا، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہو گی۔

وزیروں سے متعلق دیگر توضیعات۔

75-(1) وزیر اعظم کا تقرر صدر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر صدر وزیر اعظم کے مشورہ سے کرے گا۔

(1الف) وزیروں کی کونسل میں وزیر اعظم سمیت وزیروں کی کل تعداد لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کے 15 فیصد سے زائد نہیں ہو گی۔

(اب) کسی سیاسی جماعت کا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا 2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی میعاد عہدہ ختم ہو گی یا جہاں وہ ایسی میعاد کے ختم ہونے کے قبل پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے لیے انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہو گا۔

(2) وزرا صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(3) وزیروں کی کونسل لوک سبھا کے روبرو اجتماعی طور پر جوابدہ ہو گی۔

(4) کسی وزیر کو اس کا کام شروع کرنے سے قبل، صدر عہدے اور راز داری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس مقصد سے تیسرے فہرست بند میں دیے گئے ہیں۔

(5) کوئی وزیر جو متواتر چھ ماہ کی کسی مدت تک پارلیمنٹ کے

دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا رکن نہ ہو، اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(6) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعے تعین کرے اور پارلیمنٹ کے ایسا تعین کرنے تک ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

بھارت کا اٹارنی جنرل

بھارت کا اٹارنی جنرل۔

76-(1) صدر کسی ایسے شخص کا، جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہو، بھارت کے اٹارنی جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2) اٹانی جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ حکومت بھارت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جنہیں وقتاً فوقتاً صدر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گئے ہوں۔

(3) اپنے فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں اٹارنی جنرل کو بھارت کے علاقہ کی سب عدالتوں میں پیروی کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

(4) اٹارنی جنرل اپنے عہدہ پر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا محنتانہ پائے گا جتنا صدر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

بھارت کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

77-(1) حکومت بھارت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا صدر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2) ایسے احکام اور دیگر نوشتے جو صدر کے اختیار سے صادر اور

تکمیل کیے جائیں ایسے طریقے سے مستند کیے جائیں گے جن کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو صدر بنائے گا اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ ہو گا کہ وہ صدر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) صدر حکومت بھارت کے کاروبار کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور مذکورہ کاروبار وزیروں کے سپرد کرنے کے لیے قواعد بنائے گا۔

× × ×

صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعظم کے فرائض۔

78- وزیر اعظم کا فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) صدر کو یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات مہیا کرے جو صدر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر صدر ایسا ضروری خیال کرے تو وزرا کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر جس پر کونسل نے غور نہ کیا ہو۔

باب 2- پارلیمنٹ

عام

پارلیمنٹ کی تشکیل۔

79-یونین کے لیے ایک پارلیمنٹ ہو گی جو صدر اور دو ایوانوں پر مشتمل ہو گی جن کو علی الترتیب راجیہ سبھا اور لوک سبھا کہا جائے گا۔

راجیہ سبھا کی بناوٹ۔

80-راجیہ سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی —

(الف) بارہ ارکان جن کو صدر فقرہ (3) کی توضیعات کے مطابق

نامزد کرے گا؛اور

(ب) ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندے جو دو سواڑتیں سے زیادہ نہ ہوں گے۔

(2) راجیہ سبھا میں ان نشستوں کی تخصیص، جو ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندوں سے پُر کی جائیں گی، ان توضیعات کے مطابق ہو گی جو اس بارے میں چوتھے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3) وہ ارکان جن کو صدر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت نامزد کرے گا ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علم یا عملی تجربہ حاصل ہو، یعنی:-

ادب، سائنس، فن اور سماجی خدمت۔

(4) راجیہ سبھا میں ہر ریاست کے نمائندوں کا انتخاب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخب کیے ہوئے ارکان تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق کریں گے۔

(5) راجیہ سبھا میں یونین علاقوں کے نمائندے اس طریقہ سے چنے جائیں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کرے۔

لوک سبھا کی بناوٹ۔

81-(1) دفعہ 331 کی توضیعات کے تابع لوک سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی —

(الف) ریاستوں میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلاواسطہ منتخب کیے ہوئے ارکان جو پانچ سو تیں سے زیادہ نہ ہوں گے، اور

(ب) یونین علاقوں کی نمائندگی کے لیے زیادہ سے زیادہ بیس ارکان جو ایسے طریقہ سے منتخب کیے جائیں گے جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے، —

(الف) لوک سبھا میں ہر ریاست کو نشستیں اس طریقہ سے دی جائیں گی کہ اس تعداد اور ریاست کی آبادی میں تناسب، جہاں تک ہو سکے، سب ریاستوں میں یکساں ہو؛ اور

(ب) ہر ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم ہو گی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو دی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، پوری ریاست میں یکساں ہو:

بشرطیکہ اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق لوک سبھا کی نشستوں کی تقسیم کی غرض سے کسی ریاست پر نہ ہو گا جب تک اس ریاست کی آبادی ساٹھ لاکھ سے متجاوز نہ ہو جائے۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں یہ متصور ہو گا کہ،—

(i) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) اور اس فقرہ کے شرطیہ فقرہ کی اغراض کے لئے 1971 کی مردم شماری کا حوالہ ہے؛ اور

(ii) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) کی اغراض کے لئے 2001 کی مردم شماری کا حوالہ ہے۔

ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔

82- ہر مردم شماری کی تکمیل پر لوک سبھا میں ریاستوں کو دی جانے والی نشستوں کی اور ہر ریاست کی علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعۂ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے لوک سبھا میں نمائندگی اس وقت کے موجودہ ایوان کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہوگی:

نیز شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب ایسی تاریخ سے موثر ہوگی جس کی صدر جمہوریہ بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسے مکرر ترتیب کے موثر ہونے تک ایوان کا کوئی انتخاب ایسی ترتیب نو سے پہلے موجود علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس فعہ کے تحت، —

(i) ریاستوں کو لوک سبھا میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ نشتوں کو مختص کرنے کی؛ اور

(ii) ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے،

مکرر ترتیب ضروری نہ ہوگی۔

پارلیمنٹ کے ایوانوں کی مدت۔

83-(1) راجیہ سبھا توڑی نہ جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو اس کے ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے ان توضیعات کے مطابق سبکدوش ہو جائیں گے جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے۔

(2) لوک سبھا بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑی جا دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کی معینہ تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور اس پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اس ایوان کے ٹوٹ جانے کا اثر ہوگا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ نافذ نہ رہنے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔

پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اہلیت۔

84- کوئی شخص پارلیمنٹ میں نشست کو پُر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ —

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) راجیہ سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا اور لوک سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔

85-(1) صدر وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا اجلاس، ایسے وقت اور ایسی جگہ پر جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کرے گا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔

(2) صدر وقتاً فوقتاً —

(الف) دونوں ایوانوں کو یا ان میں سے کسی ایک ایوان کو برخاست کر سکے گا،

(ب) لوک سبھا کو توڑ سکے گا۔

صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

86-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترک اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایوان کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق ہو، جو پارلیمنٹ میں اس وقت زیر غور ہو، خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو ایسا پیغام بھیجا جائے وہ پوری

مناسب عجلت سے اس امر پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

صدر کا خاص خطاب۔

87-(1) لوک سبھا کے ہر عام انتخاب کے بعد کے پہلے اجلاس پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر صدر، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور پارلیمنٹ کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے ہر دو ایوان کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

88- بھارت کے ہر وزیر اور اٹارنی جنرل کو ہر دو ایوان میں، ان ایوانوں کی مشترکہ نشست میں اور پارلیمنٹ کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کاروائی میں حصہ لینے کا حق ہو گا، مگر اس دفعہ کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہ ہو گا۔

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

راجیہ سبھا کا میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

89-(1) بھارت کا نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔

(2) راجیہ سبھا، جس قدر جلد ہو سکے، راجیہ سبھا کے کسی رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، راجیہ سبھا کسی دوسرے رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی۔

نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

90- کوئی رکن جو راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو—

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ راجیہ سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت میر مجلس کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) راجیہ سبھا کی ایسی قرار داد سے، جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرار داد پیش نہ ہو گی اگر اس قرار داد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔

91-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو یا اس مدت کے دوران جب نائب صدر، صدر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو، اس عہدہ کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو راجیہ سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا صدر، اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) راجیہ سبھا کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا راجیہ سبھا کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص جس کا تعین راجیہ سبھا کرے، بہ حیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

92-(1) راجیہ سبھا کی کسی نشست کی اس وقت جب نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرار داد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرار داد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 91 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر

مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب راجیہ سبھا میں نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس کو راجیہ سبھا میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا لیکن دفعہ 100 میں کی امر کے باوجود اسے ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر ووٹ دینے کا بالکل حق نہ ہو گا۔

لوک سبھا کا اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

93- لوک سبھا جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے دوارکان کو ترتیب وار اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے، کسی دیگر رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدہ کا خالی ہونا، اس سے استعفیٰ اور علاحدگی۔

94- کوئی رکن جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو—

(الف) اپنا عہدہ خالی کردے گا اگر وہ لوک سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن اسپیکر ہے تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہے تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) لوک سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ، جو اس ایوان کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جا سکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہیں کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب بھی لوک سبھا توڑ دی جائے تو اسپیکر اپنا عہدہ لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کے پہلے اجلاس کے عین قبل تک خالی نہ کرے گا۔

نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بہ حیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔

95-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو اس عہدہ کے فرائض نائب اسپیکر، یا اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو لوک سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) لوک سبھا کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری میں نائب اسپیکر، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اس ایوان کے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ تعین ہو، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص، جس کا تعین وہ ایوان کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرار داد زیر غور ہو۔

96-لوک سبھا کی کسی نشست کی، اس وقت جب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرار داد زیر غور ہو، اسپیکر یا جب نائب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرار داد زیر غور ہو، نائب اسپیکر، اگر چہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 95 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب لوک سبھا میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرار داد زیر غور ہو تو اسپیکر کو اس ایوان میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرار داد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہیں ہو گا۔

میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔

97- راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا پارلیمنٹ، علی الترتیب قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

پارلیمنٹ کی معتمدی۔

98-(1) پارلیمنٹ کے ہر ایوان کا ایک علیحدہ عملہ معتمدی ہو گا:
بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ہر دو ایوان کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے صدر، لوک سبھا کے اسپیکر یا راجیہ سبھا کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد لوک سبھا یا راجیہ سبھا کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔

99-پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

100-(1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ہر دو ایوانوں کی کسی نشست میں یا ایوانوں کی مشترکہ نشست میں تمام تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا اس شخص کے، جو میر مجلس یا اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان دیگر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

میر مجلس یا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کو ان کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہو گا، اور پارلیمنٹ میں کوئی کاروائی جائز ہو گی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کاروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، پالیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے کسی اجلاس کی تشکیل پانے کا کورم اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہو گا۔

(4) اگر کسی ایوان کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو میر مجلس یا اسپیکر یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہو گا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کردے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

101-(1) کوئی شخص پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہو گا اور پالیمنٹ، قانون کے ذریعے یہ توضیع کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے،

پارلیمنٹ میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ریاست کی مجلس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے کسی رکن کی نشست فوراً خالی ہو جائے گی اگر وہ —

(الف) دفعہ 102 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) میر مجلس یا اسپیکر کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور میر مجلس یا اسپیکر نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کرے گا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ہر دو ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخاست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔

102-(1) کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا —

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدہ کے سوا فائز ہو، جس کی بابت

پارلیمنٹ، نے قانون کے ذریعے قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہو گا؛

(ب) اگر وہ فاترالعقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، یا اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ حاصل کر لی ہو، یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح۔ اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

ارکان کی نااہلیوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

103-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 102 کے فقرہ (1) میں مندرج نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے، تو یہ معاملہ فیصلہ کے لیے صدر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے صدر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور ایسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 99 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے نشست

104- اگر کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے، قبل اس کے کہ وہ دفعہ 99 کے احکام کے مطابق عمل کرے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے، یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے

سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

کسی قانون کی توضیعات کی رو سے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے، نشست سنبھالے یا ووٹ دے تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپیہ تاوان کا مستوجب ہو گا جو یونین کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

پارلیمنٹ اور اس کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

پارلیمنٹ کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

105-(1) اس آئین کی توضیعات اور پارلیمنٹ کا طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، پارلیمنٹ میں تقریر کی آزادی ہو گی۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی رکن پارلیمنٹ یا اس کی کسی کمیٹی میں کہی ہوئی کسی بات یا دیے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہو گا، اور کوئی شخص پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے اختیار سے اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہو گا۔

(3) دیگر اعتبار سے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے، اور ہر ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 15 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رُو سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان یا اس

کی کسی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق پارلیمنٹ کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

106-پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کو پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

107-(1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 109 اور 117 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتدأ پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 108 اور 109 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو پارلیمنٹ میں زیر غور ہو ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہو گا۔

(4) کوئی بل جو راجیہ سبھا میں زیر غور ہو اور لوک سبھا سے منظور نہ ہوا ہو، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہو گا۔

(5) کوئی بل جو لوک سبھا میں زیر غور ہو یا لوک سبھا سے منظور ہو کر راجیہ سبھا میں زیر غور ہو، دفعہ 108 کی توضیعات کے تابع، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

بعض حالات میں دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست۔

108-(1) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے اور دوسرے ایوان میں منتقل ہو جانے کے بعد —

(الف) دوسرے ایوان سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) دونوں ایوانوں میں اس بل میں کی جانے والی ترمیمات کے بارے میں بالآخر اختلاف رائے ہو؛ یا

(ج) دوسرے ایوان میں اس بل کے وصول ہونے کی تاریخ سے اس بل کو بلا منظوری کے چھ ماہ سے زیادہ گزر جائیں،

توبجز اس کے کہ وہ بل لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہو، صدر ایوانوں کو، اگر وہ نشست میں ہوں، پیام کے ذریعہ، اور اگر وہ نشست میں نہ ہوں تو عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، اس بل پر غور وخوض کرنے اور ووٹ دینے کی غرض سے مشترکہ نشست کرنے کے لیے انہیں طلب کرنے کے اپنے ارادہ سے مطلع کر سکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) میں مذکورہ چھ ماہ کی کسی مدت کا شمار کرنے میں، کسی ایسی مدت کا لحاظ کیا جائے گا جس میں وہ ایوان، جس کا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) میں ذکر ہے، برخاست کیا جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

(3) جب صدر نے فقرہ (1) کے تحت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کے ارادے کی اطلاع دی ہو تو ان میں سے کوئی ایوان اس بل پر مزید کارروائی نہ کرے گا، لیکن صدر اپنے اطلاع نامے کی تاریخ کے بعد کسی وقت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس اطلاع نامہ میں صراحت کی ہوئی غرض کے لیے طلب کر سکے گا اور اگر وہ ایسا کرے توحسبہ دونوں ایوان اجلاس کریں گے۔

(4) اگر دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست میں وہ بل ایسی ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جن پر مشترکہ نشست میں اتفاق

رائے ہو، دونوں ایوانوں کے ان کل ارکان کی اکثریت سے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں منظور ہو جائے تو اس آئین کی اغراض کے لیے اس کا دونوں ایوانوں سے منظور ہو جانا متصور ہو گا:

بشرطیکہ کسی مشترکہ نشست میں —

(الف) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے کے بعد دوسرے ایوان سے ترمیمات کے ساتھ منظور نہ ہو اور اس ایوان کو، جہاں سے اس کی ابتدا ہوئی تھی، واپس کر دیا گیا ہو تو اس بل میں سوائے ایسی ترمیمات کے (اگر کوئی ہوں) جو اس بل کے منظور ہونے میں تاخیر کی وجہ سے ضروری ہو جائیں، کسی دوسری ترمیم کی تجویز نہ کی جائے گی؛

(ب) اگر وہ بل اس طرح سے منظور ہوا ہو اور واپس کر دیا گیا ہو، تو اس بل میں صرف ان ترمیمات کی، جن کا اوپر ذکر ہے اور ایسی دیگر ترمیمات کی تجویز کی جائے گی جو ان امور سے متعلق ہوں، جن کی نسبت ایوانوں میں اتفاق رائے نہ ہو،

اور ان ترمیمات کی بابت جو اس فقرہ کے تحت پیش ہونے کے قابل ہوں، صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(5) باوجود اس کے کہ صدر کے ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کی اطلاع دینے اور اس کے انعقاد کے درمیانی عرصہ میں لوک سبھا توڑ دی گئی ہو، اس دفعہ کے تحت ایک مشترکہ نشست منعقد ہو سکے گی اور اس میں کوئی بل منظور کیا جا سکے گا۔

رقمی بل کے متعلق خصوصی طریق کار۔

109-(1) رقمی بل راجیہ سبھا میں پیش نہیں ہو گا۔

(2) رقمی بل لوک سبھا سے منظور ہونے کے بعد راجیہ سبھا میں اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا اور راجیہ سبھا اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ لوک سبھا کو واپس کر دے گی اور لوک سبھا اس کے بعد

راجیہ سبھا کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نامنظور کر سکے گی۔

(3) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ، جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی ہو اور جن کو لوک سبھا نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(4) اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے، ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر جن کی سفارش راجیہ سبھا نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی بل کو جو لوک سبھا سے منظور ہوا ہو اور راجیہ سبھا کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر لوک سبھا کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے، اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے منظور ہوا تھا۔

رقمی بل کی تعریف۔

110-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی —

(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) بھارت کی حکومت کے رقم ادھار لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو بھارت کی حکومت نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، کسی ایسے

فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا بھارت کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کا اجراء یا یونین یا کسی ریاست کے حسابات کی جانچ؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے اس وجہ سے رقمی بل ہونا متصور نہ ہوگا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس میں ردوبدل کرنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر لوک سبھا کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 109 کے تحت راجیہ سبھا کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 111 کے تحت صدر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو لوک سبھا کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی پشت پر تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

111- جب کوئی بل پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ صدر کو پیش کیا جائے گا اور صدر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی منظوری دی ہے یا یہ کہ اس کی منظوری روک لی ہے:

بشرطیکہ صدر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ مالی بل نہ ہو تو ایوانوں کو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہو گی کہ وہ اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو دونوں ایوان حسبہ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ، یا بلا ترمیم، مکرر منظور ہو جائے اور صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو، تو صدر اس کی منظوری نہیں روکے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

112-(1) صدر، ہر مالیاتی سال کی بابت، بھارت کی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ''سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کرائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی —

(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جو بھارت کے مجمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو بھارت کے مجمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے—

(الف) صدر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے بھارت کی حکومت ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د)(i) یافت، الاؤنس اور پینشن جو سپریم کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،

(ii) پینشن جو فیڈرل کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،

(iii) پینشن جو کسی ایسی عدالت العالیہ کے ججوں کو یا ان سے متعلق واجب الادا ہوں جو بھارت کے علاقہ میں شامل کسی رقبہ کی بابت اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا جو کسی وقت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینین کے گورنر کے کسی صوبہ میں شامل کسی رقبہ پر اختیار سماعت استعمال کرتی تھی؛

(ہ) یافت، الاؤنس اور پینشن جو بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو یا اس سے متعلق واجب الادا ہوں؛

(و) کوئی رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(ز) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت آئین ہذا یا پارلیمنٹ قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عائد کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں پارلیمنٹ کا طریق کار۔

113-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، پارلیمنٹ کی منظوری کے لیے پیش نہ ہو گا، لیکن اس فقرہ کے کی امر کی یہ تعبیر نہ ہو گی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں لوک سبھا میں پیش کیا جائے گا اور لوک سبھا کو اختیار حاصل ہو گا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا۔

تصرف رقوم بل۔

114-(1) لوک سبھا کی جانب سے دفعہ 113 کے تحت رقمی بل منظوریاں دیے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم کے تصرف کے لیے توضیع ہو گی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لیے درکار ہوں—

(الف) وہ رقمی منظوریاں جو لوک سبھا کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛ اور

(ب) وہ خرچ جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو پارلیمنٹ میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس سے اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ، کہ

آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت ناقابل قبول ہے، حتمی ہو گا۔

(3) دفعات 115 اور 116 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

115-(1) صدر—

(الف) اگر کوئی رقم جسے کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی اغراض کے لیے ناکافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا زائد خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مدنظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو؛ یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو،

تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا لوک سبھا میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارے اور خرچ یا مطالبے نیز ایسے قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو، دفعات 113،112 اور 114 کی توضیعات کا وہی اثر ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ یا اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مطالبہ یا رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

116-(1) اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود لوک سبھا کو اختیار ہو گا کہ —

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقم منظوری دینے کے لیے دفعہ 113 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) بھارت کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جاسکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال کی جاریہ سروس کا کوئی جز نہ ہو،

اور پارلیمنٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 113 اور 114 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جاتا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

117-(1) صدر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 110 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی کوئی توضیع ہو، راجیہ سبھا

میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو، کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کی بابت توضیع محض اس وجہ سے ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے مقامی اغراض کے لیے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس میں رد و بدل کرنے یا اس کو منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ صدر نے اس ایوان سے اس بل پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

118-(1) پارلیمنٹ کا ہر ایک ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور اپنے کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد کے بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو، اس آئین کے نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور ایسی تطبیق کے تابع جو ان میں راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، کرے، پارلیمنٹ سے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) صدر، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر سے

صلاح کرنے کے بعد دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشستوں اور ان کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

(4) دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست کی صدارت لوک سبھا کا اسپیکر یا اس کی غیر حاضری میں ایسا شخص کرے گا جس کا تعین فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ کیا جائے۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق پارلیمنٹ میں طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

119-پارلیمنٹ، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا بھارت کے مجمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے دفعہ 118 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قاعدہ یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو پارلیمنٹ کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو پارلیمنٹ میں استعمال ہو گی۔

120-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ میں کاروبار ہندی یا انگریزی میں ہو گا:

بشرطیکہ راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسی رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر ہندی یا انگریزی میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اور طور پر توضیع کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد یہ دفعہ اس طرح نافذ ہو گی گویا کہ الفاظ ''یا انگریزی میں'' اس سے حذف کیے گئے ہوں۔

پارلیمنٹ میں بحث پر پابندی۔

121-پارلیمنٹ میں کوئی بحث، سپریم کورٹ یا عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویہ کے بارے میں نہ ہو گی سوائے اس کے کہ وہ صدر کو ایسی عرض داشت پیش کرنے کے بارے میں کسی تحریک پر ہو جس میں کسی جج کو یہاں بعد میں مندرجہ توضیع کے بموجب علیحدہ کرنے کی استدعا ہو۔

پارلیمنٹ کی کاروائی کی عدالتیں تحقیق نہیں کریں گی۔

122-(1) پارلیمنٹ میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جا سکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس میں آئین کی رو سے یا اس کے تحت پارلیمنٹ میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم و ضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہو گا۔

باب 3

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا صدر کو اختیار۔

123-(1) اگر صدر اس وقت کے سوا، جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں، جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے آرڈی نینس کو وہی نفوذ اور اثر حاصل ہو گا جو پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے لیکن ہر ایسا آرڈی نینس—

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش ہو گا اور پارلیمنٹ

کے مکرر اجلاس کرنے سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل دونوں ایوان اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرار دادیں منظور کریں تو ان قرار دادوں میں سے دوسری قرارداد کے منظور ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛اور

(ب)صدر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح۔جب پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہو گا۔

(3)جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈی نینس میں ایسی توضیع ہو جس کے وضع کرنے کی پارلیمنٹ اس آئین کے تحت مجاز نہ ہو تو وہ اس حد تک باطل ہو گا۔

(4)حذف۔

باب4

یونین کی عدلیہ

سپریم کورٹ کا قیام اور اس کی تشکیل۔

124-(1)بھارت کی ایک سپریم کورٹ ہو گی جو بھارت کے اعلیٰ جج اور جب تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس سے زیادہ تعداد مقرر نہ کرے سات[1] دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی۔

(2)سپریم کورٹ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ سپریم کورٹ یا ریاستوں کی عدالت ہائے عالیہ کے ایسے ججوں سے صلاح کے بعد کرے گا جنہیں صدر اس غرض سے ضروری تصور کرے،اور وہ پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

---

[1] اب تیس ہیں۔دیکھئے ایکٹ 11 بابت 2009 دفعہ 2:5 فروری 2009ء سے۔

بشر طیکہ اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرر کی صورت میں بھارت کے اعلیٰ جج سے ہمیشہ صلاح کی جائے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ۔

(الف) کوئی جج، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) کوئی جج اس طریقہ سے جس کی فقرہ (4) میں توضیع ہے، اس کے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا۔

(2الف) سپریم کورٹ کے کسی جج کی عمر کا تعین ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(3) کوئی شخص سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور—

(الف) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر پانچ سال تک جج نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں ایک ممتاز قانون داں نہ ہو۔

تشریح 1-اس فقرہ میں ''عدالت العالیہ'' سے ایسی عدالت العالیہ مراد ہے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت استعمال کرتی تھی۔

تشریح 2-اس فقرہ کی اغراض کے لیے اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص ایڈوکیٹ رہا ہو، ہر ایسی مدت شامل کرلی جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی ایسے عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو جو ضلع جج کے عہدہ سے کم نہ ہو۔

(4) سپریم کورٹ کے جج کو اپنے عہدے سے اس وقت تک

علاحدہ نہ کیا جائے گا جب تک کہ ثابت شدہ بد اطواری یا ناقابلیت کی بنا پر ایسی علاحدگی کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کی تائید سے، جو موجود ہوں اور رائے دیں، صدر کو ایسے اجلاس میں عرض داشت پیش ہونے پر صدر حکم صادر نہ کرے۔

(5) پارلیمنٹ فقرہ (4) کے تحت عرض داشت پیش کرنے اور کسی جج کی بد اطواری یا ناقابلیت کی تفتیش اور ثبوت کا طریق کار قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی۔

(6) ہر شخص جس کا تقرر سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(7) کوئی شخص جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

ججوں کی یافت وغیرہ۔

125-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو اتنی یافتیں دی جائیں گی جن کا تعین پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تئیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسی مراعات اور الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور وظیفہ پینشن کی بابت ایسے حقوق کا جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی مراعات، الاؤنسوں اور حقوق کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشر طیکہ کسی جج کی نہ تو مراعات میں اور نہ الاؤنسوں اور رخصت غیر حاضری یا پینشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسا ردوبدل کیا جائے گا جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

قائم مقام اعلیٰ جج کا تقرر۔

126-جب بھارت کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب اعلیٰ جج، غیر حاضری کے سبب سے دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے ناقابل ہو تو اس عہدے کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

ایڈہاک ججوں کا تقرر۔

127-(1) اگر کسی وقت سپریم کورٹ کے ججوں کا کورم عدالت کے کسی اجلاس کو منعقد کرنے یا جاری رکھنے کے لیے پورا نہ ہو تو بھارت کا اعلیٰ جج صدر کی ماقبل منظوری سے اور متعلقہ عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کسی عدالت العالیہ کے کسی ایسے جج کی جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو اور جسے اعلیٰ جج نامزد کرے، ایڈہاک جج کی حیثیت سے اتنی مدت کے لیے، جو ضروری ہو، عدالت کے اجلاسوں میں شرکت کی تحریری استدعا کر سکے گا۔

(2) اس طرح نامزد کیے ہوئے جج کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے عہدہ کے دیگر فرائض پر ترجیح دے کر سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں اس وقت اور اس مدت کے لیے، جس میں اس کی شرکت درکار ہو، شریک ہو اور جب وہ اس طرح شریک رہے تو اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی اور وہ اس کے فرائض انجام دے گا۔

سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں پینشن پانے والے ججوں کی شرکت۔

128-اس باب میں کسی امر کے باوجود، بھارت کا اعلیٰ جج کسی وقت، صدر کی ماقبل منظوری سے، کسی شخص سے جو سپریم کورٹ یا فیڈرل کورٹ کے جج کے عہدہ پر مامور رہا ہو یا جو کسی عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو اور جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت

سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو، سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص، جس سے ایسی استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہو گا، جن کا صدر حکم کے ذریعے تعین کرے اور اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیارات سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی لیکن اس کا دیگر طور سے اس عدالت کا جج ہونا متصور نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے اس عدالت میں جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے کی رضامندی دے۔

سپریم کورٹ کا ایک نظیری عدالت ہونا۔

129- سپریم کورٹ ایک نظیری عدالت ہو گی جس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

سپریم کورٹ کا صدر مقام۔

130- سپریم کورٹ دہلی میں یا کسی ایسے دوسرے مقام یا مقامات پر اجلاس کرے گی جن کا تعین بھارت کا اعلیٰ جج، صدر کی منظوری سے وقتاً فوقتاً کرے۔

سپریم کورٹ کا بہ صیغہ ابتدائی اختیارات سماعت۔

131- اس آئین کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بہ اخراج کسی دیگر عدالت کے کسی ایسے تنازعہ میں اختیار سماعت بہ صیغہ ابتدائی حاصل ہو گا —

(الف) جو بھارت کی حکومت اور ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

(ب) جو ایک طرف بھارت کی حکومت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زیادہ دیگر ریاستوں کے درمیان ہو، یا

(ج) جو دو یا زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

اگر اور جس حد تک کہ تنازعہ میں کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو (خواہ وہ

قانونی ہو یا واقعاتی) جس پر کسی حق قانونی کا وجود یا اس کی وسعت منحصر ہو:

بشرطیکہ مذکورہ اختیار سماعت کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول واقرار، قول، سند یا اس قسم کے دیگر نوشتے سے پیدا ہونے والے تنازعہ سے متعلق نہ ہوگا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کیا گیا ہو یا جس کی تکمیل کی گئی ہو اور جس کا نفاذ ایسی تاریخ نفاذ کے بعد جاری رہا ہو یا جس میں توضیع ہو کہ مذکورہ اختیار سماعت کسی تنازعہ سے متلق نہ ہوگا۔

131 الف۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیارِ سماعت۔

132-(1) بھارت کے علاقہ میں عدالت العالیہ کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم سے، چاہے وہ دیوانی یا فوجداری کارروائی میں ہو یا دوسری کارروائی میں، سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہوگی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق کرے کہ اس مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

× × × × ×

(3) جب ایسا صداقت نامہ دیا جائے تو مقدمہ کا کوئی فریق اس بنا پر کہ کوئی ایسا مسئلہ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے، غلط طور پر فیصل پایا ہے، سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکے گا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے اصطلاح ''حتمی حکم'' میں وہ حکم شامل ہے جس سے ایک ایسے امر تنقیح طلب کا فیصلہ ہو جائے جس کا فیصلہ اگر اپیل کنندہ کے حق میں ہو تو وہ اس مقدمہ کے حتمی تصفیہ کے لیے کافی ہوگا۔

دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

133-(1) بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت العالیہ کی کسی دیوانی کارروائی میں کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہوگی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق

کرے کہ —

(الف) مقدمہ میں عام اہمیت کا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے؛ اور

(ب) عدالت العالیہ کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ اس مسئلہ کا سپریم کورٹ فیصلہ کرے۔

(2) دفعہ 132 میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ میں فقرہ (1) کے تحت اپیل کرنے والا کوئی فریق ایسے موجبات اپیل میں سے ایک عذر کے طور پر یہ اصرار کر سکے گا کہ آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کا غلط فیصلہ ہوا ہے۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود کوئی اپیل، بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، عدالت العالیہ کے منفرد جج کے فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر نہیں ہو گی۔

فوجداری امور میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

134-(1) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہو گی اگر عدالت العالیہ نے —

(الف) کسی ملزم کے حکم برأت کو اپیل میں منسوخ کر کے اس کو سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ب) اپنے زیر اختیار کسی عدالت سے کسی مقدمہ کو خود اپنے روبرو تجویز کرنے کے لیے واپس لے لیا ہو اور ایسی تجویز میں ملزم کو مجرم قرار دے کر سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ج) دفعہ 134 الف کے تحت تصدیق کی ہو کہ مقدمہ سپریم کورٹ میں قابل اپیل ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کوئی اپیل ایسی توضیعات کے، جو دفعہ 145 کے فقرہ (1) کے تحت اس بارے میں کی جائیں اور ایسی شرائط کے تابع جن کو عدالت العالیہ قائم یا لازم کرے، پیش ہو گی۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو بھارت کی عدالت

العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف اپیل کو قبول اور سماعت کرنے کے مزید اختیارات ایسی شرائط اور پابندیوں کے کے تابع عطا کر سکے گی، جن کی صراحت ایسے قانون میں کی جائے۔

سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔

134 الف۔ ہر عدالت العالیہ، جو دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) میں محولہ فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کرتے یا دیتے وقت، —

(الف) اگر وہ ایسا کرنا ٹھیک سمجھے، اپنی ایماپر کر سکتی ہے؛ اور

(ب) اگر اسے ایسے فریق ناراض کی یا اس کی جانب سے ایسا فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کیے جانے یا دیے جانے کے بعد زبانی درخواست کی جائے،

تو عدات العالیہ اس طرح صادر کرنے یا دینے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، اس امر کا تعین کرے گی کہ آیا اس مقدمہ میں دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) میں، جیسی کہ صورت ہو، محولہ نوعیت کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں۔

موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔

135- تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، سپریم کورٹ کو بھی کسی ایسے امر کے متعلق جس پر دفعہ 133 یا دفعہ 134 کی توضیعات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے اگر اس امر کے متعلق اختیار سماعت اور اختیارات فیڈرل کورٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی موجودہ قانون کے تحت استعمال کر سکتی تھی۔

سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔

136-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں بھارت کے کسی علاقہ میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ، ڈگری، تصفیہ، حکم سزا یا حکم کے خلاف اپیل کرنے کی اپنے اختیار تمیزی سے خاص اجازت دے سکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، تصفیہ، حکم سزا یا حکم پر نہ ہو گا جسے مسلح افواج کے متعلق کسی قانون سے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کوئی عدالت یا ٹریبونل صادر کرے یا دے۔

سپریم کورٹ کے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔

137-پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات یا دفعہ 145 کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے تابع سپریم کورٹ کو اپنے صادر کیے ہوئے کسی فیصلہ یا دیے ہوئے حکم کی تجویز ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہو گا۔

سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔

138-(1) سپریم کورٹ کو یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ عطا کرے۔

(2) سپریم کورٹ کو کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو بھارت کی حکومت اور کوئی ریاست کی حکومت خاص اقرار نامہ کے ذریعہ عطا کرے، اگر پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کے ایسے اختیار سماعت اور اختیارات استعمال کرنے کے بارے میں توضیع کرے۔

سپریم کورٹ کو بعض رٹ اجرا کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔

139-پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے، سپریم کورٹ کو دفعہ 32 کے فقرہ (2) کی متذکرہ اغراض کے سوا دوسری اغراض کے لیے ہدایات، احکام یا رٹ جس میں حاضری ملزم، تاکیدی، امتناعی، اظہار اختیار اور مسل طلبی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کسی کے اجرا کرنے کا اختیار عطا کر سکے گی۔

بعض مقدمات کی منتقلی۔

139 الف۔ (1) جب سپریم کورٹ اور ایک یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ یا دو عدالت ہائے عالیہ یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ میں ایسے مقدمات زیر غور ہوں جن کے قانونی سوالات ٹھوس طور پر ایک ہی نوعیت کے ہوں اور سپریم کورٹ خواہ اپنی ایما پر یا بھارت کے اٹارنی جنرل یا ایسے کسی مقدمہ کے کسی فریق کی درخواست پر

مطمئن ہو جائے کہ ایسے سوالات عام اہمیت کے ٹھوس سوالات ہیں تو سپریم کورٹ عدالت العالیہ یا عدالت ہائے عالیہ سے ایسا مقدمہ یا ایسے مقدمات واپس لے کر خود اس پر یا ان پر فیصلہ دے گی:

بشرطیکہ سپریم کورٹ مذکورہ قانونی سوالات کے فیصلے کے بعد اس طرح واپس لیے گئے کسی مقدمہ کو، جس کے ساتھ اس کے فیصلے کی ایک نقل ہو گی، اس عدالت العالیہ کو واپس بھیجے گی جس سے یہ لیا گیا تھا اور عدالت العالیہ اس کی وصولی کے بعد ایسے فیصلے کے مطابق مقدمہ کو نپٹانے کی کارروائی کرے گی۔

(2) اگر سپریم کورٹ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنا قرین مصلحت سمجھے تو وہ کسی ایسے مقدمے، اپیل یا دیگر کارروائی کو جو کسی عدالت العالیہ کے زیر غور ہو، کسی دوسری عدالت العالیہ کو منتقل کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات۔

140-پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو ایسے زائد اختیارات، جو اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے متناقض نہ ہوں اور جو اس آئین سے یا اس کے تحت عطا کیے ہوئے اختیار سماعت کو زیادہ موثر طریقہ سے استعمال کرنے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، عطا کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کا تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونا۔

141-بھارت کے علاقہ میں تمام عدالتیں سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کی پابند ہوں گی۔

سپریم کورٹ کی ڈگریوں اور احکام کا نفاذ اور انکشاف وغیرہ کے بارے میں احکام۔

142-(1) سپریم کورٹ، اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں ایسی ڈگری صادر کر سکے گی یا ایسا حکم دے سکے گی جو اس کے روبرو زیر غور کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں پورا انصاف کرنے کے لیے ضروری ہو اور ایسی صادر کی ہوئی کوئی ڈگری یا ایسا دیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ

میں ایسے طریقہ سے، جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیا جائے اور اس بارے میں اس طرح حکم وضع ہونے تک ایسے طریقہ سے جو صدر حکم کے ذریعہ مقرر کرے، قابل نفاذ ہو گا۔

(2) اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بھارت کے پورے علاقہ سے متعلق کسی شخص کو حاضر کرانے یا دستاویزات کے انکشاف کرنے یا پیش کرنے یا خود اس کی اپنی کسی توہین کی تفتیش یا سزا دینے کی غرض سے کسی حکم کی توضیع کرنے کے تمام اور ہر قسم کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔

143-(1) اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایسی نوعیت اور ایسی عام اہمیت کا کوئی قانونی یا واقعاتی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے یا اس کے پیدا ہونے کا امکان ہے جس پر سپریم کورٹ کی رائے حاصل کرنا قرین مصلحت ہے تو وہ اس مسئلہ کو اس عدالت سے غور کرنے کے لیے رجوع کر سکے گا اور عدالت ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی صلاح صدر کو بھیج سکے گی۔

(2) صدر دفعہ 131 کے شرطیہ فقرہ میں کسی امر کے باوجود، اس شرطیہ فقرہ میں متذکرہ قسم کے تنازعہ کو سپریم کورٹ کو صلاح کے لیے رجوع کر سکے گا اور سپریم کورٹ ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی رائے صدر کو بھیجے گی۔

سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کرنا۔

144- بھارت کے علاقہ میں سارے سول اور عدالتی حکام سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کریں گے۔

144 الف۔ آئین تینتالیسویں ترمیم ایکٹ، 1977 کی دفعہ 5 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت کے قواعد وغیرہ۔

145-(1) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ وقتاً فوقتاً صدر کی منظوری سے، عدالت کا طریق کار اور ضابطہ عام طور سے منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے

گی جن میں شامل ہوں گے —

(الف) قواعد ان اشخاص کے بارے میں جو عدالت کے رو برو وکالت کرتے ہوں؛

(ب) قواعد اپیلوں کی سماعت کے ضابطہ اور اپیلوں سے متعلق دوسرے امور کے بارے میں، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں اپیلیں داخل کی جاتی ہیں؛

(ج) قواعد حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے عدالت میں کارروائی سے متلق؛

(ج ج) قواعد دفعہ 139 الف کے تحت عدالتی کارروائی سے متعلق؛

(د) قواعد دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت اپیلیں قبول کرنے سے متعلق؛

(ہ) قواعد ان شرائط سے متعلق، جن کے تابع عدالت کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ یا حکم کی تجویز ثانی ہو سکے گی اور ایسی تجویز ثانی کے ضابطہ سے متعلق، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں ایسی تجویز ثانی کی درخواستیں داخل ہونی ہوں؛

(و) قواعد عدالت میں کسی کارروائی کے اور اس کے ضمن میں خرچہ سے متعلق اور ان فیسوں سے متعلق، جو اس میں کارروائی کی نسبت عائد کی جائیں گی؛

(ز) قواعد ضمانت منظور کرنے سے متعلق؛

(ح) قواعد التوا کارروائی سے متعلق؛

(ط) قواعد، جن میں کسی ایسی اپیل کے سرسری تصفیہ کے لیے حکم درج ہو جو عدالت کو بے بنیاد یا ایذارساں یا تاخیر کرنے کی غرض سے داخل کی ہوئی معلوم ہو؛

(ی) قواعد ان تحقیقات کے ضابطہ سے متعلق، جن کا دفعہ 317 کے فقرہ (1) میں حوالہ ہے۔

(2) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع، اس دفعہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد میں ججوں کی کم سے کم ایسی تعداد کا تعین ہو سکے گا جو کسی غرض کے لیے اجلاس کریں گے اور منفرد ججوں اور ڈویژن عدالتوں کے اختیارات کی بابت توضیع ہو سکے گی۔

(3) ان ججوں کی کم سے کم تعداد پانچ ہو گی جو کسی ایسے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے جس میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ شامل ہو یا دفعہ 143 کے تحت کسی استصواب کی سماعت کی غرض سے اجلاس کریں گے:

بشرطیکہ جب دفعہ 132 کے سوا اس باب کی دوسری توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت پانچ ججوں سے کم پر مشتمل ہو اور اپیل کی سماعت کے دوران عدالت مطمئن ہو جائے کہ اپیل میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی ایسا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا فیصلہ اپیل کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو ایسی عدالت اس مسئلہ پر رائے لینے کے لیے اس عدالت سے استصواب کرے گی جو کسی ایسے مقدمہ کا، جس میں ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو، فیصلہ کرنے کے لیے اس فقرہ کے بموجب قائم کی گئی ہو اور رائے کے ملنے پر ایسی رائے کے مطابق اپیل کا تصفیہ کرے گی۔

(4) سپریم کورٹ کا ہر فیصلہ صرف کھلی عدالت میں صادر ہو گا اور دفعہ 143 کے تحت کوئی رپورٹ نہ بھیجی جائے گی سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی رائے کے مطابق ہو جس کا اظہار بھی کھلی عدالت میں کیا گیا ہو۔

(5) سپریم کورٹ کوئی بھی فیصلہ اور کوئی ایسی رائے نہ دے گی سوائے اس کے کہ ان ججوں کی اکثریت کو اس سے اتفاق ہو جو مقدمہ کی سماعت کے وقت موجود ہوں لیکن اس فقرہ میں کسی امر کا، اس جج کو جو اس سے متفق نہ ہو، اختلافی فیصلہ یا رائے دینے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا۔

سپریم کورٹ کے عہدہ دار، ملازم اور مصارف۔

146-(1) سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقرارات، بھارت کے اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت دے:

بشرطیکہ صدر، قاعدہ کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قاعدہ میں کی جائے، کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی عدالت سے متعلق نہ ہو عدالت سے متعلقہ کسی عہدہ پر، سوائے اس تقرر کے جو یونین پبلک سروس کمیشن سے صلاح کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو بھارت کا اعلیٰ جج یا عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار جس کو بھارت کا اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک وہ یافت، الاؤنسوں، رخصت یا پینشن سے متلق ہوں، صدر کی منظوری لازمی ہو گی۔

(3) سپریم کورٹ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہو گا اور عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقمیں اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

تعبیر۔

147-اس باب اور حصہ 6 کے باب 5 میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے گی کہ اس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 (بشمول کسی ایسے قانون کے جو اس ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتا ہو) یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم بہ اجلاس کونسل یا کسی حکم یا بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947 یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالے شامل ہیں۔

باب5

بھارت کا کمپٹرولراور آڈیٹر جنرل

بھارت کا کمپٹرولراور آڈیٹر جنرل۔

148-(1) بھارت کا ایک کمپٹرولراور آڈیٹر جنرل ہوگا جس کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ کرے گا اور اس کو صرف ایسے ہی طریقہ اور ویسے ہی وجوہ کی بنا پر عہدہ سے علاحدہ کیا جائے گا جیسے کہ سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کیا جا سکتا ہے۔

(2) ہر وہ شخص جس کا بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے تقرر ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے کے قبل صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض کے لیے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(3) کمپٹرولراور آڈیٹر جنرل کی یافت اور دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی ہوں گی جو دوسرے فہرست بند میں تعین کی گئی ہیں:

بشرطیکہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی نہ تو یافت میں اور نہ رخصت غیر حاضری، پنشن یا سبکدوشی کی عمر سے متعلق اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد کوئی ایسی تبدیلی کی جائے گی جو اس کے ناموافق ہو۔

(4) کمپٹرولراور آڈیٹر جنرل اپنے عہدہ سے ہٹ جانے کے بعد بھارت کی حکومت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید عہدہ کے لیے قابل نہ ہوگا۔

(5) اس آئین اور پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، بھارتی آڈٹ اور اکاؤنٹ محکمہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کی شرائط ملازمت اور کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے

انتظامی اختیارات ایسے ہوں گے جو کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل سے صلاح کے بعد صدر کے بنائے ہوئے قواعد کے ذریعہ مقرر کیے جائیں۔

(6) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے دفتر کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس دفتر میں ملازمت کرنے والے اشخاص کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات۔

149- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل یونین اور ریاستوں اور کسی دیگر حاکم یا جماعت کے حسابات کے متعلق ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک یونین اور ریاستوں کے حسابات کے متعلق وہ ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کو ترتیب وار بھارت کی ڈومینین اور صوبوں کے حسابات کے متعلق عطا کیے گئے تھے یا جن کو وہ استعمال کر سکتا تھا۔

یونین اور ریاستوں کے حسابات کے نمونے۔

150-یونین اور ریاستوں کے حسابات ایسے نمونہ کے مطابق رکھے جائیں گے جو بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی صلاح سے صدر مقرر کرے۔

آڈٹ کی رپورٹیں۔

151-(1)یونین کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) کسی ریاست کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں اس ریاست کے گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 6

ریاستیں

باب 1-عام

تعریف۔

152-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ''ریاست''میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔

باب 2-عاملہ

گورنر

ریاستوں کے گورنر۔

153- ہر ایک ریاست کے لیے ایک گورنر ہو گا:
بشرطیکہ اس دفعہ میں کوئی امر ایک ہی شخص کے دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر میں مانع نہ ہو گا۔

ریاست کا عاملانہ اختیار۔

154- (1) ریاست کا عاملانہ اختیار گورنر میں مرکوز ہو گا اور وہ اس کو آئین کے مطابق یا تو براہ راست یا اپنے ماتحت عہدے داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2) اس دفعہ میں کس امر سے -

(الف) ایسے کارہائے منصبی کا، جو کسی موجودہ قانون سے کسی دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہوں، گورنر کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کو قانون کے ذریعہ گورنر

کے ماتحت کسی حاکم کو کارہائے منصبی عطا کرنے کی ممانعت نہ ہو گی۔

گورنر کا تقرر۔

155 - کسی ریاست کے گورنر کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے کرے گا۔

گورنر کے عہدے کی میعاد۔

156 - (1) گورنر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(2) گورنر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(3) اس دفعہ کی مندرجہ بالا توضیعات کے تابع، گورنر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ گورنر اپنی مدت ختم ہو جانے کے باوجود اس کے جانشین کے اپنا عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر فائز رہے گا۔

گورنر کی حیثیت سے تقرر کے لیے اہلیتیں۔

157- کوئی شخص گورنر کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور پینتیس سال کی عمر پوری نہ کر چکا ہو۔

گورنر کے عہدے کی شرائط۔

158-(1) گورنر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا، رکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کا گورنر کی حیثیت سے تقرر ہو تو اس کا گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر اس ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(2) گورنر کسی دوسرے نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہو گا۔

(3) گورنر کرایہ ادا کیے بغیر اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہو گا اور ایسے مشاہرے، الاؤنسوں

تعین کرے اور تاوقتیکہ اس بارے میں اس طرح حکم وضع نہ ہو وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہوگا، جو دوسرے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3الف) جب ایک ہی شخص کا دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر کیا جائے تو گورنر کو واجب الادا مشاہروں اور الاؤنسوں کی تقسیم ریاستوں کے درمیان ایسے تناسب سے کی جائے گی، جس کا صدر بذریعہ حکم تعین کرے۔

(4) گورنر کے مشاہرہ اور الاؤنسوں میں اس کے عہدے کی مدت کے دوران کمی نہ ہوگی۔

گورنر کا حلف یا اقرار صالح۔

159- ہر گورنر اور ہر وہ شخص جو گورنر کے کارہائے منصبی انجام دے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کی موجودگی میں جو اس ریاست کے متعلق اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس کی غیر موجودگی میں اس عدالت کے سب سے سینئر جج کی موجودگی میں جو موجودہ ہو حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی۔

''میں الف۔ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں وفاداری سے (ریاست کا نام) کے گورنر کے کام انجام دوں گا یا گورنر کا کار منصبی انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور میں (ریاست کا نام) کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا۔

بعض غیر متوقع حالات میں گورنر کے کار منصبی کی انجام دہی۔

160- صدر کسی غیر متوقع حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع درج نہیں ہے کسی ریاست کے گورنر کے کار منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

کار منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

161- کسی ریاست کے گورنر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کو سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی ایسے امر کی نسبت قانون کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا گیا ہو جس کی نسبت ریاست کو عاملانہ اختیار ہو۔

ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

162 - اس آئین کی توضیعات کے تابع، ریاست کا عاملانہ اختیار ان امور کی نسبت ہو گا، جن کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار ہے:

بشرطیکہ ایسے کسی امر میں، جس کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اور پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، اس ریاست کا عاملانہ اختیار اس عاملانہ اختیار کے تابع اور اس تک محدود ہو گا جو اس آئین یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یونین یا اس کے حکام کو صراحت سے عطا کیا گیا ہے۔

وزیروں کی کونسل

گورنر کو معاونت اور مشورہ دینے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

163-(1) گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لیے، سوائے اس کے کہ جہاں تک ان کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کو اسے اس آئین یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ایک وزیروں کی کونسل ہو گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہو گا۔

(2) اگر کوئی ایسا سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا ہے یا نہیں جس

کے بارے میں اس آئین سے یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا لازم ہے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز کے خلاف کسی عدالت میں اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اس کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہیے تھا۔

(3) اس سوال کی کہ آیا کوئی صلاح وزرا نے گورنر کو دی یا دی تو کیا صلاح دی، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہوگی۔

وزرا سے متعلق دیگر توضیعات۔

164-(1) وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح سے کرے گا اور وزرا گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدوں پر فائز رہیں گے۔

بشرطیکہ چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اڑیسہ کی ریاستوں میں قبائل کی بہبود کا نگراں کار ایک وزیر ہوگا جو اس کے علاوہ درج فہرست ذاتوں اور پسماندہ طبقوں کی بہبودی یا کسی دوسرے کام کا نگراں کار ہو سکے گا۔

(1الف) کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد کے پندرہ فیصد سے زائد نہ ہوگی:

بشرطیکہ کسی ریاست میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی تعداد بارہ سے کم نہیں ہوگی:

مزید شرطیکہ جہاں آئین (اکیانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2003 کے نفاذ پر کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ پندرہ فیصد یا پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ تعداد سے زائد ہے، وہاں اس ریاست میں وزیروں کی کل تعداد، ایسی تاریخ سے، جو صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ مقرر کرے، ایک ماہ کے اندر اس فقرہ کی توضیعات کی

مطابقت میں لائی جائے گی۔

(1ب) کسی سیاسی جماعت کا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا جس میں قانون ساز کونسل ہے، کوئی رکن جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی معیاد عہدہ ختم ہو گی یا جہاں وہ، ایسی میعاد کے منقضی ہونے کے قبل، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے یا قانون ساز کونسل والی کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے لیے کوئی انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہو گا۔

(2) وزیروں کی کونسل ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے آگے اجتماعی طور پر ذمہ دار ہو گی۔

(3) ہر وزیر کو اپنا کام شروع کرنے سے قبل گورنر عہدے اور رازداری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیئے گئے ہیں۔

(4) کوئی وزیر جو چھ 6 ماہ کی متواتر کسی مدت کے لیے ریاستی مجلس قانون ساز کا رکن نہ رہا ہو اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(5) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایسا تعین کرنے تک وہ ایسے ہوں گے جن کا تعین دوسرے فہرست بند میں کیا گیا ہے۔

ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل

ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل۔

165-(1)ہر ایک ریاست کا گورنر کسی ایسے شخص، کا جو کسی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کے اہل ہو، اس ریاست کے ایڈووکیٹ جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2)ایڈووکیٹ جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ اس ریاست کی حکومت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جنہیں وقتاً فوقتاً گورنر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گیے ہوں۔

(3)ایڈووکیٹ جنرل اپنے عہدہ پر گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا محنتانہ پائے گا جتنا گورنر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

کسی ریاست کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

166 -(1)ریاستی حکومت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا گورنر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2)وہ احکام اور دیگر نوشتے جو گورنر کے نام سے صادر اور تکمیل کیے جائیں، اس طریقہ سے مستند کیے جائیں گے، جس کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو گورنر بنائے اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ وہ گورنر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) گورنر، ریاستی حکومت کے کام کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور وزیروں میں مذکورہ کام کو اس حد تک تقسیم کرنے کے لیے قواعد بنائے گا جہاں تک وہ ایسا کام نہ ہو جس کے متعلق اس آئین سے

یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا لازم ہو۔

×---------×---------×

گورنر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیراعلیٰ کے فرائض۔

167 - ریاست کے وزیراعلیٰ کا فرض ہو گا کہ —

(الف) اس ریاست کے گورنر کو ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کرے جو کہ گورنر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر گورنر ایسا ضروری خیال کرے تو وزیروں کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر مجلس نے غور نہ کیا ہو۔

باب-3

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

ریاستوں میں مجالس قانون ساز کی تشکیل۔

168-(1) ہر ریاست کے لیے ایک مجلس قانون ساز ہو گی جو گورنر اور —

(الف) آندھرا پردیش، بہار، مہاراشٹر، کرناٹک اور اتر پردیش کی ریاستوں میں دو ایوانوں پر؛

(ب) دیگر ریاستوں میں ایک ایوان پر،

مشتمل ہو گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دو ایوان ہوں، ایک کو قانون ساز کونسل اور دوسرے کو قانون ساز اسمبلی کہا جائے گا اور جہاں صرف ایک ایوان ہو اس کو قانون

سازاسمبلی کہا جائے گا۔

ریاستوں میں قانون ساز کونسلوں کی برخاستگی یا قیام۔

169-(1)دفعہ 168 میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی ریاست کی، جہاں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کو برخاست کرنے یا کسی ریاست میں، جہاں ایسی کونسل نہ ہو، ایسی کونسل قائم کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس غرض سے ایک قرارداد اس اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت سے اور ان ارکان کی جو موجود ہوں اور رائے دیں، کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور کرے۔

(2)فقرہ (1) میں متذکرہ کسی قانون میں اس آئین کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات درج ہوں گی جو قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی درج ہو سکیں گی جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(3)متذکرہ بالا کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا۔

تابع قانون ساز اسمبلیوں کی بناوٹ۔

170-(1)دفعہ 333 کی توضیعات کے تابع، ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی، ریاست کے زیادہ سے زیادہ پانچ سو ارکان اور کم سے کم ساٹھ ارکان پر مشتمل ہو گی جو علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ چنے جائیں گے۔

(2)فقرہ (1) کی اغراض کے لیے ہر ایک ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم کی جائے گی کہ ہر ایک حلقہ، انتخاب کی آبادی اور اس کو تقسیم کی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، اس ساری ریاست میں یکساں ہو۔

تشریح:- اس فقرہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گیے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

(3) ہر مردم شماری کی تکمیل پر ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد اور ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقے سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعہ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے قانون ساز اسمبلی میں نمائندگی اس وقت کی موجودہ اسمبلی کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہو گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب اس تاریخ سے موثر ہو گی جس کی نسبت صدر بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسی ترتیب موثر ہونے تک قانون ساز اسمبلی کے لیے کوئی انتخاب ایسی مکرر ترتیب سے پہلے موجودہ علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس فقرہ کے تحت، —

(i) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ کل نشستوں کی؛ اور

(ii) ایسی ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے،

مکرر ترتیب ضروری نہ ہو گی۔

قانون ساز کونسل کی بناوٹ۔

171-(1) کسی ریاست میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایسی کونسل کے ارکان کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد کے ایک تہائی سے متجاوز نہ ہو گی:

بشرطیکہ کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں ارکان کی

کل تعداد کسی صورت میں چالیس سے کم نہ ہو گی۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کی بناوٹ ایسی ہو گی جس کی توضیع فقرہ (3) میں کی گئی ہے۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کی کل تعداد میں سے —

(الف) تقریباً ایک تہائی کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کی بلدیات، ضلع بورڈوں اور دیگر ایسے مقامی حکام کے ارکان پر مشتمل ہوں گی جن کی صراحت پارلیمنٹ قانون کے ذریعے کرے؛

(ب) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کے باشندہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے بھارت کے علاقہ میں کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ رہے ہوں یا کم سے کم تین سال سے ایسی اہلیتیں رکھتے ہوں جن کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت کسی ایسی یونیورسٹی کے گریجویٹ کے مساوی مقرر کیا گیا ہے؛

(ج) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے ریاست کے اندر ایسے تعلیمی اداروں میں جن کا معیار ثانوی اسکول سے کم نہ ہو اور جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقررہ ہو، پڑھانے کے کام میں لگے ہوئے ہوں؛

(د) تقریباً ایک تہائی کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ایسے اشخاص میں سے منتخب کریں گے جو اس اسمبلی کے ارکان نہ ہوں؛

(ہ) باقی کو گورنر، فقرہ (5) کی توضیعات کے مطابق نامزد کریگا۔

(4) فقرہ (3) کے ذیلی فقرات (الف)، (ب) اور (ج) کے تحت منتخب ہونے والے اراکین، ایسے علاقائی انتخابی حلقوں سے چنے

جائیں گے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور مذکورہ ذیلی فقروں کے تحت اور مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے تحت انتخابات تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق منعقد ہوں گے۔

(5) وہ ارکان جن کو گورنر فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے تحت نامزد کریگا، ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے، جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علمیت یا عملی تجربہ حاصل ہو یعنی:-

ادب، سائنس، فنون، تحریک امداد باہمی اور سماجی خدمت۔

ریاستی مجالس قانون ساز کی مدت۔

172- ہر ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال تک جاری رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا اثر ہو گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بہ یک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ کے نافذ العمل نہ رہنے کے بعد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل نہ توڑی جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو، اس کے تقریباً ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے، ان توضیعات کے مطابق، جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے، سبکدوش ہو جائیں گے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی رکنیت کے لیے اہلیت۔

173- کوئی شخص کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں نشست کو پر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہو گا گر وہ —

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے، سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے، اس نمونہ کے مطابق،

جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا اور قانون ساز کونسل کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخاستگی اور ٹوٹنا۔

174- گورنر، وقتاً فوقتاً ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان کا اجلاس ایسے وقت اور ایسی جگہ پر، جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کریگا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔

(2) گورنر وقتاً فوقتاً —

(الف) ایوان کو یا ہر دو ایوانوں کو برخاست کر سکے گا؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کو توڑ سکے گا۔

گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

175-(1) گورنر، قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ہر دو ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) گورنر، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق جو مجلس قانون ساز میں اس وقت زیر غور ہو خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو اس طرح پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس امر پر

غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

گورنر کا خاص خطاب۔

176-(1) قانون ساز اسمبلی کے ہر عام انتخاب کے بعد پہلے اجلاس کے آغاز پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر گورنر قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور مجلس قانون ساز کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے اس ایوان یا ہر دو ایوانوں کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور ایڈوکیٹ جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

177- ہر وزیر اور ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں میں تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے اور مجلس قانون ساز کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہو گا مگر وہ اس دفعہ کی رو سے ووٹ دینے کا مستحق نہ ہو گا۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدہ دار

قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

178- ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، جس قدر جلد ہو سکے، اسمبلی کے دو ارکان کو ترتیب وار اس کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے اسمبلی ایک اور رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

179- کوئی رکن جو کسی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو،—

(الف) اپنے عہدے کو خالی کر دے گا اگر وہ اس اسمبلی کا رکن نہ رہے؛

(ب) اگر ایسا رکن اسپیکر ہو تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہو تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ کسی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) اسمبلی کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو اسمبلی کے ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرارداد پیش نہ ہو گی اگر اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کوئی اسمبلی توڑ دی جائے تو ٹوٹ جانے کے بعد اسمبلی کی پہلی نشست کے عین قبل تک اسپیکر اپنا عہدہ خالی نہیں کرے گا۔

اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔

180-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب اسپیکر انجام دے گا یا، اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو اسمبلی کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری کے دوران نائب اسپیکر یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اسمبلی کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا اسمبلی تعین کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

181-(1) اس وقت جب قانون ساز اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر، یا اس وقت جب کوئی قرارداد نائب اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو نائب اسپیکر، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کریگا اور دفعہ 180 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست کے بارے میں، ایسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب کوئی قرارداد قانون ساز اسمبلی میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو، اس کو اسمبلی میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹ مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

182- ہر ایسی ریاست کی قانون ساز کونسل، جس میں ایسی کونسل ہو، جس قدر جلد ہو سکے، کونسل کے دوارکان چن لے گی جو ترتیب وار اس کے میر مجلس اور نائب میر مجلس ہوں گے اور جب بھی میر مجلس یا نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، کونسل دوسرے رکن کو چن لے گی جو میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ہو گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

183- کوئی رکن جو قانون ساز کونسل کے میر مجلس یا نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو —

(الف) اپنا عہدہ خالی کردے گا اگر وہ کونسل کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن میر مجلس ہے تو نائب میر مجلس کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب میر مجلس ہے تو میر مجلس کو

موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛اور

(ج) کونسل کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو کونسل کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کو اختیار۔

184-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو کونسل کا ایسا رکن انجام دیے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) کونسل کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا کونسل کے طریق کار کے قواعد سے تعین ہو یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا تعین کونسل کرے، بحیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس صدارت نہیں کریگا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

185-(1) قانون ساز کونسل کے کسی اجلاس کی اس وقت جب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 184 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب قانون ساز کونسل میں میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو، اس کو کونسل

میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

اسپیکر، نائب اسپیکر، میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔

186- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو وہ یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ الگ لگ تعین کرے اور، اس طرح توضیع ہونے تک، ایسی یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی معتمدی۔

187- ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایوان کا ایک علاحدہ عملہ معتمدی ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کی، اس ریاست کی صورت میں جس میں قانون ساز کونسل ہو، یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ ایسی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز توضیع نہ کرے، گورنر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد اسمبلی یا کونسل کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔

188- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، گورنر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

189- (1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی کسی نشست میں تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کے جو اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان دیگر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

اسپیکر یا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کریگا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کو اس کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہو گا، اور ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی کارروائی جائز ہو گی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقتیکہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی اجلاس کے تشکیل پانے کا کورم دس ارکان یا اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہو گا، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو۔

(4) اگر ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہو گا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کر دے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

190-(1) کوئی شخص ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہو گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعے توضیع کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

(2) کوئی شخص پہلے فہرست بند میں متذکرہ ریاستوں کی دو یا زیادہ مجالس قانون ساز کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص دو یا زیادہ ایسی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے، ایسی تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ایک ریاست کے سوا تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کی نشست خالی ہو جائے گی اگر وہ۔۔۔

(الف) اس میں دفعہ 191 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کوئی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) اسپیکر یا میر مجلس کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور اسپیکر یا میر مجلس نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کریگا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخاست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔

191-(1) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا —

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدے کے سوا فائز ہو، جس کی بابت ریاست کی مجلس قانون ساز نے قانون کے ذریعہ قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہو گا؛

(ب) اگر وہ فاتر العقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضاکارانہ حاصل کرلی ہو یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا

اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح: اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہوگا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

192-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 191 کے فقرہ (1) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے تو یہ معاملہ فیصلے کے لیے گورنر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے گورنر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور اسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 188 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

193-اگر کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے نشست سنبھالے یا ووٹ دے قبل اس کے کہ وہ دفعہ 188 کی ضروری شرائط کی تکمیل کرے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ یا اس کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کی رو سے اس کی ممانعت کردی گئی ہے، تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپے تاوان کا مستوجب ہوگا جو ریاست کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

مجالس ریاستی قانون ساز اور ان کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

مجالس قانون ساز کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

194-(1) اس آئین کی توضیعات اور مجلس قانون ساز کے طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، ہر ریاست کی مجلس قانون ساز میں تقریر کی آزادی ہو گی۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی رکن کسی مجلس قانون ساز میں کہی ہوئی کسی بات یا دیئے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہو گا، اور کوئی شخص ایسی کسی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے اختیار سے یا اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہو گا۔

(3) دیگر اعتبار سے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان اور ایسی مجلس قانون ساز کے ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978ء کی دفعہ 26 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رو سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان یا اس کی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس مجلس قانون ساز کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

195-ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر یافت اور الاؤنس پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے فوراً پہلے مماثل صوبے کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کے پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

196-(1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 198 اور 207 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتداً پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 197 اور 198 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں زیر غور ہو اس کے ایوان یا ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہوگا۔

(4) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو اور اس کی قانون ساز اسمبلی سے منظور نہ ہوا ہو، اس اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہوگا۔

(5) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں زیر غور ہو یا قانون ساز اسمبلی سے منظور ہو کر قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو، اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رقمی بل کے سوا دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔

197-(1) اگر کوئی بل ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے، جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہو جانے اور قانون ساز کونسل میں منتقل ہو جانے کے بعد—

(الف) کونسل سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) کونسل میں اس بل کے رکھے جانے کی تاریخ سے اس بل کی اس سے منظوری کے بغیر تین ماہ سے زیادہ گذر جائیں؛ یا

(ج) بل کونسل سے ایسی ترمیمات کے ساتھ منظور ہو جن سے قانون ساز اسمبلی اتفاق نہ کرے،

تو اس بل کا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان سے اس شکل میں جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے دوسری بار ان ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جو قانون ساز کونسل نے کی ہوں یا تجویز کی ہوں اور قانون ساز اسمبلی نے ان سے اتفاق کیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(3) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہو گا۔

رقمی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔

198-(1) رقمی بل قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا۔

(2) رقمی بل اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہونے کے بعد قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا، اور قانون ساز کونسل اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ قانون ساز اسمبلی کو واپس کر دے گی، اور قانون ساز اسمبلی اس کے بعد قانون ساز کونسل کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نامنظور کر سکے گی۔

(3) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کرلے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی ہو اور جن کو قانون ساز اسمبلی نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(4) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر، جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی رقمی بل کو جو قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا ہو اور قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر قانون ساز اسمبلی کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا تھا۔

رقمی بل کی تعریف۔

199-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی —

(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) ریاست کے رقم قرض لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو اس ریاست نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل،

کسی ایسے فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) ریاست کے مجمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو ریاست کے مجمعہ فنڈ پر عائد ہو گا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) ریاست کے مجمعہ فنڈ یا ریاست کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کی اجرائی؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے، رقمی بل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس کو بدلنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، اس کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا ہوا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر ایسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 198 کے تحت قانون ساز کونسل کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 200 کے تحت گورنر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

200-جب کوئی بل کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہو جائے یا جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ گورنر کو پیش کیا جائے گا اور گورنر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی

منظوری دی ہے یا اس کی منظوری روک لی ہے یا یہ کہ بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا ہے:

بشرطیکہ گورنر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رقمی بل نہ ہو تو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہوگی کہ وہ ایوان یا دونوں ایوان اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے، اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو وہ ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل اس ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم مکرر منظور ہو جائے اور گورنر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو تو گورنر اس کی منظوری نہیں روکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ گورنر کسی ایسے بل کو منظور نہیں کریگا لیکن اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا جس سے اس کی رائے میں اگر وہ قانون بن گیا ہوتا تو عدالت العالیہ کے ایسے اختیارات کے، جنہیں آئین کے حسب منشا اس عدالت کو انجام دینا ہے، اتنا نقیض ہو جاتا کہ اس سے اس کی حیثیت خطرے میں پڑ جاتی۔

بل جو غور کے لیے محفوظ کیے گئے ہوں۔

201- جب گورنر کسی بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے تو صدر اعلان کرے گا کہ آیا وہ بل کو منظور کرتا ہے یا اس کی منظوری روکتا ہے:

بشرطیکہ جب وہ بل رقمی بل نہ ہو تو صدر گورنر کو ہدایت کر سکے گا کہ وہ اس بل کو ریاست کے ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، ایوانوں کو ایسے پیغام کے ساتھ واپس کر دے جس کا ذکر دفعہ 200 کے پہلے فقرہ شرطیہ میں ہے اور جب کوئی بل اس طرح واپس کر دیا جائے تو ایسے پیغام کے ملنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت

کے اندر ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ غور کریں گے اور اگر وہ ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم پھر منظور ہو جائے تو وہ صدر کو اس کے غور کے لیے مکرر پیش کیا جائے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

202-(1) گورنر، ہر مالیاتی سال کی بابت ریاست کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ''سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں پیش کروائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی —

(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار ہر ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے —

(الف) گورنر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور کسی ایسی ریاست کی صورت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کی بھی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے ریاست ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د) کسی عدالت العالیہ کے ججوں کی یافت اور الاؤنسوں کی بابت خرچ؛

(ہ) رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلہ، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(و) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت یہ آئین یا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عاید کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں مجلس قانون ساز میں طریق کار۔

203-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، قانون ساز اسمبلی کی منظوری کے لیے پیش نہ ہو گا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہو گی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر مجلس قانون ساز میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور قانون ساز اسمبلی کو اختیار حاصل ہو گا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ گورنر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا۔

تصرف رقوم بل۔

204-(1) اسمبلی کی جانب سے دفعہ 203 کے تحت رقمی منظوریاں دیئے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں اس ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم

کے تصرف کے لیے توضیع ہو گی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لئے درکار ہوں —

(الف) ایسی رقمی منظوریاں جو اسمبلی کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛ اور

(ب) ایسا خرچ جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو ایوان یا ایوانوں میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ کہ آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت نا قابل قبول ہے، حتمی ہو گا۔

(3) دفعات 205 اور 206 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

205-(1) گورنر—

(الف) اگر کوئی رقم جس کو کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی اغراض کے لیے نا کافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا اضافی خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مد نظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو، یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو،
تو ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا ریاست کی قانون ساز اسمبلی، میں جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارہ اور خرچ یا مطالبہ سے نیز ایسے کسی قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرانے کے لیے بنایا جاتا ہو، دفعات 202، 203 اور 204 کی توضیعات کا وہی اثر ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ اور اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اس قانون کے تعلق سے ہے جو ایسا خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جاتا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

206- اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو اختیار ہو گا کہ—

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 203 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) ریاست کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جا سکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال

کی جاریہ سروس کا کوئی جزنہ ہو،

اور ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار ہو گا کہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 203 اور 204 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جاتا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

207-(1) گورنر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 199 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی توضیع کی جائے قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کے بارے میں توضیع کرنا محض اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر رقمی تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں مقامی اغراض کے لیے کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس کو بدلنے کی یا اسے منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے ریاست کے مجمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ گورنر نے اس ایوان سے اس پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

208- (1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو اس آئین کے نفاذ کے عین قبل مماثل صوبہ کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور تطبیق کے تابع جو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ان میں کرے، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، گورنر، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے صلاح کرنے کے بعد ان دو ایوانوں کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

209- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع

ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس ایوان یا دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے دفعہ 208 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قواعد یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو مجلس قانون ساز میں استعمال ہو گی۔

210-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کاروبار اس ریاست کی سرکاری زبان یا زبانوں میں یا ہندی میں یا انگریزی میں ہو گا:

بشرطیکہ قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر مذکورہ بالا زبانوں میں سے کسی زبان میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، یہ دفعہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد اس طرح نافذ رہے گی گویا کہ الفاظ ''یا انگریزی میں'' اس سے حذف کیے گیے ہوں:

بشرطیکہ ہماچل پردیش، منی پور، میگھالیہ اور تری پورہ کی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''پچیس سال'' قائم کیے گیے ہوں:

مزید شرط یہ کہ اروناچل پردیش، گوا اور میزورم ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''چالیس سال'' قائم کیئے گیئے ہوں:

مجلس قانون ساز میں بحث پر پابندی۔

211- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی بحث سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویے کے بارے میں نہ ہو گی۔

عدالتیں، مجلس قانون ساز کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔

212-(1) ریاست کی مجلس قانون ساز میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جا سکے گا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم و ضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہو گا۔

باب 4

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

مجلس قانون ساز کے وقفہ کے دوران آرڈیننس جاری کرنے کا گورنر کو اختیار۔

213-(1) اگر گورنر اس وقت کے سوا، جب کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری ہو یا جہاں کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس وقت کے سوا جب مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، کسی وقت مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈیننس جاری کر سکے گا جو اس کو حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں:

بشرطیکہ گورنر، صدر سے ہدایات کے بغیر کوئی ایسا آرڈیننس جاری نہ کرے گا اگر۔

(الف) کسی ایسے بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے اس آئین کے تحت صدر کی ماقبل منظوری مطلوب ہو؛ یا

(ب) کسی بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنا ضروری تصور کرے؛ یا

(ج) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، اس آئین کے تحت باطل ہوتا بجز اس کے کہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اسے صدر کی منظور حاصل ہوتی۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈیننس کو وہی نفوذ واثر حاصل ہوگا جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے جس کی گورنر نے منظوری دی ہو لیکن ایسا ہر آرڈیننس -

(الف) اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں یا جہاں اس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو دونوں ایوانوں میں پیش ہوگا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس کرنے کے چھ ہفتوں کے منقضی ہو جانے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل قانون ساز اسمبلی اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرارداد منظور کردے اور قانون ساز کونسل، اگر کوئی ہو، اس سے اتفاق کرے، تو اس قرارداد کے منظور ہونے پر یا، جیسی کہ صورت ہو، اس قرارداد سے کونسل کے اتفاق کرنے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛ اور

(ب) گورنر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح:- جب اس ریاست کے، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایوان کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں، تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہوگا۔

(3) جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈیننس میں ایسی توضیع ہو، جو اگر اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اسی ایکٹ

میں جس کی گورنر نے منظوری دی ہو، وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، تو وہ اس حد تک باطل ہو گا:

بشرطیکہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کے اثر سے متعلق جو متوازی فہرست میں مندرجہ کسی امر کی نسبت پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کے نقیض ہو، اس آئین کی توضیعات کی اغراض کے لیے صدر کی ہدایت کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت نافذ کیے ہوئے کسی آرڈیننس کا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایک ایسا ایکٹ ہونا متصور ہو گا جو صدر کے غور کے لیے محفوظ کر لیا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو۔

باب5

ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

ریاستوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔

214 -ہر ایک ریاست کے لیے ایک عدالت العالیہ ہو گی۔

عدالت ہائے عالیہ نظیری عدالتیں ہوں گی۔

215 -ہر عدالت العالیہ ایک نظیری عدالت ہو گی اور اس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل۔

216 -ہر عدالت العالیہ ایک اعلیٰ جج اور ایسے دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی جن کا تقرر کرنا صدر وقتاً فوقتاً ضروری تصور کرے۔

عدالت العالیہ کے جج کا تقرر اور شرائط عہدہ۔

217 -(1)عدالت العالیہ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے بھارت کے اعلیٰ جج، ریاست کے گورنر سے اور اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرر کی صورت میں اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کرے گا اور زائد یا کار گذار جج اس مدت تک جس کی دفعہ 224 میں توضیع ہے اور کوئی دیگر صورت میں باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک عہدہ پر فائز رہے گا۔

بشرطیکہ۔

(الف) کوئی جج صدر کو موسومہ دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، کسی جج کو اس کے عہدہ سے اس طریقہ سے علاحدہ کر سکے گا جس کی سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کرنے کے لیے دفعہ 124 کے فقرہ (4) میں توضیع ہے؛

(ج) صدر کے کسی جج کا سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کر دینے یا صدر کے اس کو بھارت کے علاقہ کے اندر کسی دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ کر دینے سے اس جج کا عہدہ خالی ہو جائے گا۔

(2) کوئی شخص عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہ ہو گا تاوقتیکہ وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور —

(الف) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر کم سے کم دس سال تک فائز نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو۔

تشریح:- اس فقرہ کی اغراض کے لیے —

(الف) ایسی مدت کا شمار کرتے وقت جس کے دوران کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو، عدالتی عہدہ پر فائز ہونے کے بعد کوئی ایسی مدت بھی شامل کی جائے گی جس کے دوران ایسا شخص کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہے یا یونین یا ریاست میں کسی ایسے ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(الف الف) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو، ایسی ہر مدت شامل کر لی

جائے گی جس میں وہ شخص ایڈوکیٹ بننے کے بعد کسی عدالتی عہدہ یا یونین یا ریاست میں کسی ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(ب) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو یا کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کی ہر ایسی مدت شامل کر لی جائے گی جس میں وہ کسی ایسے رقبہ میں عدالتی عہدہ پر رہا ہو جو پندرہ اگست، 1947ء سے قبل بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء میں کی گئی ہے، شامل تھا یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رقبہ میں کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہو۔

(3) اگر کسی عدالت العالیہ کے جج کی عمر کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہو تو صدر، اس سوال کا فیصلہ بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کرے گا اور صدر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیعات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔

218- سپریم کورٹ کے حوالوں کے بجائے عدالت العالیہ کے حوالے قائم کر کے دفعہ 124 کے فقرات (4) و (5) کی توضیعات کا اطلاق کسی عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق سپریم کورٹ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔

219- ہر شخص جس کا تقرر عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو اپنا کام شروع کرنے سے پہلے ریاست کے گورنر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا گورنر اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔

220- کوئی جج شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد عدالت العالیہ کے مستقل کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو سوائے سپریم کورٹ اور دیگر عدالت ہائے عالیہ کے بھارت میں کسی عدالت

میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

تشریح:-اس دفعہ میں اصطلاح ''عدالت العالیہ'' میں ایسی ریاست کی عدالت العالیہ شامل نہیں ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں تھی جیسا کہ وہ آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے قبل تھا۔

جوں کی یافت وغیرہ۔

221 -ہر ایک عدالت العالیہ کے ججوں کو اتنی یافت دی جائے گی جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تئیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسے الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کی بابت ایسے حقوق کا، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسے الاؤنس اور حقوق کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کے نہ تو الاؤنس میں اور نہ رخصت غیر حاضری یا پنشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسی ردّوبدل کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کسی جج کا ایک عدالت العالیہ سے دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ۔

222-(1) صدر، بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کسی جج کا تبادلہ ایک عدالت العالیہ سے کسی دوسری عدالت العالیہ میں کر سکے گا۔

(2) جب کسی جج کا اس طرح تبادلہ کر دیا گیا ہو یا کیا جائے تو وہ اس مدت کے دوران جس میں اس نے آئین (پندرہویں ترمیم) ایکٹ، 1963 کی تاریخ نفاذ کے بعد دوسری عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے خدمت انجام دی ہو، اپنی یافت کے علاوہ ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور ایسا تعین ہونے تک ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا جو صدر بذریعہ حکم مقرر کرے۔

کار گذار اعلیٰ ججوں کا تقرر۔

223- جب کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب کوئی ایسا اعلیٰ جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس عہدہ کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

زائد اور کار گذار ججوں کا تقرر۔

224- (1) اگر کسی عدالت العالیہ کے کام میں عارضی اضافہ یا اس میں کام کے بقایا کی وجہ سے صدر کو یہ معلوم ہو کہ اس عدالت کے ججوں کی تعداد میں فی الوقت اضافہ کرنا چاہئے تو صدر باضابطہ اہلیت رکھنے والے اشخاص کا تقرر اس عدالت کے زائد ججوں کی حیثیت سے ایسی مدت کے لیے کر سکے گا جو دو سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی وہ صراحت کرے۔

(2) جب عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کے سوا کوئی دوسرا جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو یا اعلیٰ جج کی حیثیت سے عارضی طور پر کام کرنے کے لیے اس کا تقرر ہو تو صدر کسی باضابطہ اہلیت رکھنے والے شخص کا تقرر مستقل جج کے اپنے کام پر واپس آنے تک اس عدالت کے جج کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے کر سکے گا۔

(3) کوئی شخص جس کا عدالت العالیہ کے زائد یا کار گذار جج کی حیثیت سے تقرر ہو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد عہدہ پر فائز نہ رہے گا۔

پینشن یافتہ ججوں کا عدالت ہائے عالیہ کے اجلاسوں کے لیے تقرر۔

224 الف- اس باب میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کی عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج کسی وقت صدر کی ماقبل منظوری سے کسی شخص سے جو اس عدالت یا کسی اور عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو، اس ریاست کی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کر سکے گا اور ہر ایسا شخص جس سے استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ

میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہوگا جن کا صدر، بذریعہ حکم تعین کرے اور اس کو اس عدالت العالیہ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گے لیکن اس کا دیگر طور پر عدالت العالیہ کا جج ہونا متصور نہ ہوگا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے پر راضی ہو۔

موجودہ عدالت ہائے عالیہ کا اختیار سماعت۔

225-اس آئین کی توضیعات اور اس آئین کے ذریعہ متعلقہ مجلس قانون ساز کو عطا کیے گیے اختیارات کی رو سے بنائے گیے اس کے کسی قانون کی توضیعات کے تابع کسی موجودہ عدالت العالیہ کا اختیار سماعت اور اس میں نافذ العمل قانون نیز اس عدالت میں عدل گستری سے متعلق اس کے ججوں کے اپنے اپنے اختیارات جن میں عدالت کے قواعد بنانے اور عدالت اور اس کے ارکان کے منفردہ یا متفقہ جلسوں کو منضبط کرنے کا کوئی اختیار شامل ہے، وہی ہوں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل تھے:

بشرطیکہ کوئی پابندی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مال گذاری سے متعلق یا کسی ایسے فعل سے متعلق کسی امر کی بابت جس کے کرنے کا اس کے وصول کرنے میں حکم دیا گیا ہو یا کیا گیا ہو، عدالت ہائے عالیہ میں سے کسی عدالت العالیہ کے ابتدائی اختیار سماعت کے استعمال پر عائد تھی ایسے اختیار سماعت کے استعمال پر آئندہ عائد نہ رہے گی۔

عدالت ہائے عالیہ کو بعض رٹ اجرا کرنے کا اختیار۔

226-(1) دفعہ 32 میں کسی امر کے باوجود، ہر عدالت العالیہ کو ان علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو ان علاقوں کے اندر کسی شخص یا حاکم کو جس میں مناسب صورتوں میں کوئی حکومت شامل ہے، حصہ 3 کے

عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی کے نفاذ یا کسی دیگر غرض سے ہدایات، احکام یا رٹ جس میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور طلبی مسل کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کوئی رٹ اجرا کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(2) کسی حکومت، حاکم یا شخص کو ہدایات، احکام یا رٹ اجرا کرنے کا فقرہ (1) سے عطا کیا ہوا اختیار کوئی ایسی عدالت العالیہ بھی استعمال کر سکے گی جو ان علاقوں کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو جن کے اندر ایسے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے بنائے دعوی کلی یا جزوی طور پر پیدا ہو باوجود اس کے کہ ایسی حکومت یا حاکم کا مرکز یا ایسے شخص کی سکونت ان علاقوں کے اندر نہ ہو۔

(3) جب کوئی ایسا فریق جس کے خلاف کوئی عبوری حکم خواہ وہ امتناعی حکم یا حکم التوا یا کسی دیگر طریقے پر یا فقرہ (1) کے تحت کسی درخواست سے متعلق کسی کارروائی میں —

(الف) مذکورہ فریق کو ایسی درخواست اور ایسے عبوری حکم کی تائید میں جملہ دستاویزات کی نقول فراہم کیے بغیر؛ اور

(ب) ایسے فریق کو سننے کا موقعہ دیئے بغیر صادر کیا گیا ہو، مذکورہ حکم کی منسوخی کے لیے عدالت العالیہ کو درخواست پیش کرے اور ایسے فریق کو جس کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہو یا اس فریق کے وکیل کو اس درخواست کی ایک نقل پیش کرنے پر عدالت العالیہ درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے یا ایسی تاریخ سے جس پر درخواست کی نقل دی گئی، جو بھی بعد والی تاریخ ہو، دو ہفتوں کے اندر درخواست پر فیصلہ صادر کرے گی یا جب عدالت العالیہ اس مدت کے آخری دن بند ہو تو اس کے بعد اگلے دن کے

اختتام سے پہلے جب عدالت العالیہ کھلی ہو فیصلہ دے گی اور اگر ایسی درخواست پر فیصلہ نہ دیا جائے تو اس مدت کے ختم ہونے پر یا مذکورہ اگلا دن ختم ہونے پر، جیسی کہ صورت ہو، عبوری حکم منسوخ تصور ہو گا۔

(4)اس دفعہ سے کسی عدالت العالیہ کو عطا کیے ہوئے اختیار سے دفعہ 32 کے فقرہ (2) سے سپریم کورٹ کو عطا کیے ہوئے اختیار میں کمی نہ ہو گی۔

226 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت العالیہ کا جملہ عدالتوں پر نگرانی کا اختیار۔

227- (1) ہر عدالت العالیہ کی ان سارے علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، سب عدالتوں اور ٹریبونل پر نگرانی رہے گی۔

(2)متذکرہ بالا حکم کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر عدالت العالیہ —

(الف)ایسی عدالتوں سے رپورٹ طلب کر سکے گی؛

(ب)عام قواعد بنا سکے گی اور اجرا کر سکے گی اور ایسی عدالتوں کے طریق کار اور ان کی کارروائی کو منضبط کرنے کے لیے نمونے مقرر کر سکے گی؛اور

(ج)ایسے نمونے مقرر کر سکے گی جن کے مطابق ایسی عدالتوں کے عہدہ دار رجسٹر، اندراجات اور حسابات رکھیں گے۔

(3)عدالت العالیہ ان فیسوں کے جدول بھی طے کر سکے گی جو ایسی عدالتوں کے شیرف اور تمام اہلکاروں اور عہدہ داروں اور ان میں وکالت کرنے والے اٹارنیوں، ایڈوکیٹوں اور وکیلوں کو دیئے جائیں گے:

بشرطیکہ فقرہ (2) یا فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے قواعد،

مقررہ نمونے یا طے کے ہوئے جدول نافذ الوقت کسی قانون کی کسی توضیع کے متناقض نہ ہوں گے اور ان کے لیے گورنر کی ماقبل منظور لازمی ہو گی۔

(4)اس دفعہ کے کسی امر سے مسلح افواج کی نسبت کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کسی عدالت یا ٹریبونل پر نگرانی کے اختیارات کا کسی عدالت العالیہ کو عطا کیا جانا متصور نہ ہو گا۔

بعض مقدمات کی عدالت العالیہ میں منتقلی۔

228 - اگر عدالت العالیہ مطمئن ہو جائے کہ اس کے ما تحت کسی عدالت میں زیر غور کسی مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا طے کرنا اس مقدمہ کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو عدالت العالیہ اس مقدمہ کو اس عدالت سے واپس لے گی اور اس کو اختیار ہو گا کہ -

(الف) خواہ اس مقدمہ کا خود ہی تصفیہ کرے؛ یا

(ب)اس قانونی مسئلہ کو طے کر کے اس عدالت کو جس سے وہ مقدمہ اس طرح واپس لیا گیا ہو ایسے مسئلہ پر اپنے فیصلہ کی نقل کے ساتھ واپس کرے اور اس کے ملنے پر وہ عدالت اس مقدمہ کا، عدالت العالیہ کے اس فیصلہ کے مطابق تصفیہ کرنے کے لیے کارروائی کرے گی۔

228 الف ۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین اور مصارف۔

229 -(1) کسی عدالت العالیہ کے عہدہ دار اور ان ملازمین کے تقررات عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت کرے:

بشرطیکہ ریاست کا گورنر قواعد کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قواعد میں کی جائے کسی ایسے شخص کا

جو پہلے ہی سے اس عدالت سے متعلق نہ ہو اس عدالت سے متعلق کسی عہدہ پر، سوائے اس کے کہ تقرر ریاستی پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، کسی عدالت العالیہ کے عہدہ داروں اور ملازمین کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو اس عدالت کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار، جس کو اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشر طیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک کہ وہ یافت، الاؤنس، رخصت یا پینشن سے متعلق ہوں، اس ریاست کے گورنر کی منظوری لازمی ہو گی۔

(3) کسی عدالت العالیہ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقوم اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی یونین علاقہ تک توسیع۔

230 -(1) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی توضیع کسی یونین علاقہ تک کر سکے گی یا اس سے کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو خارج کر سکے گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی عدالت العالیہ کسی یونین علاقہ کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو:—

(الف) اس آئین کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار سماعت کے بڑھانے، محدود کرنے یا برخاست کرنے کا اختیار دیا گیا

ہے؛ اور

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی اس علاقہ میں ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں یا جدولوں کے تعلق سے یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ صدر کا حوالہ ہے۔

دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ عدالت العالیہ کا قیام۔

231 -(1) اس باب کی ماقبل توضیعات میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں اور کسی یونین علاقہ کے لیے ایک مشترکہ عدالت العالیہ قائم کر سکے گی۔

(2) کسی ایسی عدالت العالیہ کے تعلق سے، —

(الف) دفعہ 217 میں ریاست کے گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ان سب ریاستوں کے گورنروں کا حوالہ ہے جن کی بابت عدالت العالیہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہے؛

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں اور جدولوں کے تعلق سے اس ریاست کے گورنر کا حوالہ ہے جس میں وہ ماتحت عدالتیں واقع ہیں؛ اور

(ج) دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ اس ریاست کا حوالہ ہیں جس میں اس عدالت العالیہ کا صدر مرکز ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا صدر مرکز کسی یونین علاقہ میں ہو تو دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے گورنر، پبلک سروس کمیشن، مجلس قانون ساز اور مجتمعہ فنڈ کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ''ترتیب وار'' صدر، یونین پبلک سروس کمیشن، پارلیمنٹ اور بھارت کے مجتمعہ فنڈ کے حوالے ہیں۔

باب6

ماتحت عدالتیں

ضلع ججوں کا تقرر۔

233-(1) کسی ریاست میں اس ریاست کا گورنر ایسی ریاست سے متعلق اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ کے مشورے سے ضلع جج کی حیثیت سے اشخاص کا تقرر اور تعیناتی کرے گا اور ان کو ترقی دے گا۔

(2) کوئی شخص جو پہلے ہی سے یونین یا اس ریاست کی ملازمت میں نہ ہو صرف اس صورت میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہو گا جب وہ کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اور عدالت العالیہ اس کے تقرر کی سفارش کرے۔

بعض ضلع ججوں کے تقررات اور ان کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔

233 الف- کسی عدالت کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حکم کے باوجود —

(الف)(i) کسی شخص کا جو پہلے ہی سے کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ہو یا کسی شخص کا جو کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اس ریاست کے ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کیا جانا، اور

(ii) کسی ایسے شخص کی ضلع جج کی حیثیت سے تعیناتی، ترقی یا تبادلہ کیا جانا جو آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت دفعہ 233 یا دفعہ 235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوا دیگر طور پر ہو، محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا کالعدم ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہو گا؛

(ب) کسی ایسے شخص کی جانب سے یا اس کے روبرو جس کا دفعہ 233 یا دفعہ 235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوا دیگر طور پر کسی

ریاست میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ ہوا ہو، آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے قبل استعمال کیے ہوئے کسی اختیار سماعت یا صادر شدہ یا مرتبہ کسی فیصلہ، ڈگری، حکم سزا یا حکم یا کیے ہوئے کسی دوسرے فعل یا کی ہوئی کسی کارروائی کا محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا باطل ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا باطل ہونا متصور نہ ہوگا۔

عدلیہ کی ملازمت میں ضلع جج کے سوا دیگر اشخاص کی بھرتی۔

234- کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ضلع ججوں کے سوا دیگر اشخاص کے تقررات، اس ریاست کا گورنر، ریاستی پبلک سروس کمیشن اور ایسی ریاست کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ سے مشورے کے بعد اس بارے میں اس کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق کرے گا۔

ماتحت عدالتوں پر نگرانی۔

235- ضلع عدالتوں اور ان کی ماتحت عدالتوں پر نگرانی جس میں کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت کرنے والے اور ضلع جج سے کم تر عہدہ کے اشخاص کی تعیناتی، ترقی اور رخصت کی منظوری شامل ہیں، عدالت العالیہ میں مرکوز ہوگی لیکن اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ کسی ایسے شخص سے اس کا اپیل کا کوئی حق جو اسے اس کی شرائط ملازمت منضبط کرنے والے کسی قانون کے تحت حاصل ہو، چھین لیا گیا ہے یا عدالت العالیہ کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ اس کے سوا، جو ایسے قانون کے تحت مقررہ شرائط ملازمت کے مطابق ہو، دیگر طور پر برتاؤ کرے۔

تعبیر۔

236 - اس باب میں —

(الف) اصطلاح "ضلع جج" میں کسی شہر کی عدالت دیوانی کا جج، زائد ضلع جج، شریک ضلع جج، مددگار ضلع جج، عدالت خفیفہ کا صدر جج، صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، زائد صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، سیشن جج،

زائد سیشن جج اور مدد گار سیشن جج شامل ہیں؛

(ب) اصطلاح "عدلیہ کی ملازمت" سے کوئی ایسی ملازمت مراد ہے جو بالکلیہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جن سے ضلع جج کے عہدہ اور ضلع جج کے عہدے سے کم تر اور عدلیہ کے دیگر دیوانی عہدوں کو پر کرنا مقصود ہو۔

بعض درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں پر اس باب کی توضیعات کا اطلاق۔

237 - گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات اور ان کے تحت بنائے ہوئے قواعد کا اطلاق اس تاریخ سے، جو وہ اس بارے میں مقرر کرے، اس ریاست کے کسی درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں کے تعلق سے ان مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ، جن کی صراحت اطلاع نامہ میں ہو، ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق ان اشخاص کے تعلق سے ہوتا ہے جن کا تقرر اس ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں کیا گیا ہو۔

حصہ 7 (حذف)

آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ۔

حصہ 8

یونین علاقے

یونین علاقوں کا نظم ونسق۔

239-(1) سوائے اس کے کہ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ہر یونین علاقہ کا نظم ونسق صدر، اس حد تک جو وہ مناسب خیال کرے، کسی ایسے ناظم الامور کے ذریعہ کرے گا جس کا تقرر وہ عہدہ کے نام کی صراحت کے ساتھ کرے گا۔

(2) حصہ 6 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، صدر کسی ریاست کے گورنر کا تقرر کسی مماثل یونین علاقہ کے ناظم الامور کی حیثیت سے کر سکے گا اور جب گورنر کا اس طرح تقرر کیا جائے تو وہ ایسے ناظم الامور کی حیثیت سے اپنے کارہائے منصبی اپنے وزیروں کی کونسل سے آزادانہ طور پر انجام دے گا۔

بعض یونین علاقوں کے لیے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنایا جانا۔

239 الف-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ پڈوچیری یونین علاقہ کے لیے —

(الف) اس یونین علاقہ کی بابت مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کی غرض سے ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا وہ جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، یا

(ب) وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بنا سکے گی جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا باوجود اس کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو اس کی ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

دہلی کے متعلق خصوصی توضیعات۔

239الف الف۔ (1) آئین (انہترویں ترمیم) ایکٹ، 1991 کی ابتدا سے یونین علاقہ دہلی کو دہلی قومی راجدھانی علاقہ (جسے اس حصے میں اس کے بعد قومی راجدھانی علاقہ کہا گیا ہے) کہا جائے گا اور اس دفعہ 239 کے تحت مقرر اس کے ناظم کے عہدے کا نام لیفٹننٹ گورنر ہوگا۔

(2) (الف) قومی راجدھانی علاقہ کے لیے ایک قانون ساز اسمبلی ہوگی اور قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی چناؤ حلقوں سے راست انتخاب کے ذریعہ منتخب ارکان سے اس قانون ساز اسمبلی کی نشستیں پر کی جائیں گی؛

(ب) قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد درج فہرست ذاتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد، قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم (جس میں ایسی تقسیم کی بنیاد شامل ہے) اور قانون ساز اسمبلی کے کام کاج سے متعلق سبھی دوسرے معاملات کا طریقہ کار پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے متعین ہوگا؛

(ج) دفعہ 324 سے دفعہ 327 اور دفعہ 329 کی توضیعات قومی راجدھانی علاقہ، قومی راجدھانی علاقہ کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق اسی طرح لاگو ہوں گی جس طرح وہ کسی مملکت، کسی مملکت کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق لاگو ہوتی

ہیں اور دفعہ 326 اور دفعہ 329 میں محولہ "مناسب مجلس قانون ساز" کے بارے میں یہ مقصود ہو گا کہ وہ پارلیمنٹ کے لیے ہے۔

(3) (الف) اس آئین کی توضیعات کے تحت قانون ساز اسمبلی کو ریاستی فہرست کے اندراج 1 ،اندراج 2 اور اندراج 18 سے اور اس فہرست کے اندراج 64، اندراج 65 اور اندراج 66 سے، جہاں تک ان کا تعلق مندرجہ بالا اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے ہے، متعلقہ معاملات سے مختلف ریاستی فہرست میں یا متوازی فہرست میں درج کسی بھی معاملے کے متعلق جہاں تک ایسا کوئی معاملہ یونین علاقوں کو لاگو ہے، پوری قومی راجدھانی علاقہ یا اس کے کسی حصے کے لیے قانون بنانے کا اختیار ہو گا۔

(ب) ذیلی فقرہ (الف) کی کسی بات سے یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے کسی بھی معاملے کے متعلق اس آئین کے تحت قانون بنانے کے پارلیمنٹ کے اختیار میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

(ج) اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ کسی معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے ذریعہ اس معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کے، خواہ وہ قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے پہلے یا اس کے بعد میں منظور ہوئے ہوں یا کسی سابق قانون کے جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے مختلف ہے، کسی توضیع کے متضاد ہے تو دونوں صورتوں میں، جو بھی صورت ہو، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون یا پہلے سے چلے آرہے قانون کو ترجیح حاصل ہو گی اور قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون اس تضاد کی حد تک کالعدم ہوں گے:

بشرطیکہ اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے کسی ایسے قانون کو صدر کے سامنے غور کرنے کی غرض سے محفوظ رکھا گیا اور اس پر ان کی منظوری مل گئی تو ایسا قانون قومی راجدھانی میں نافذ ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو اسی معاملے میں کوئی قانون، جس میں ایسے قانون ہیں جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ اس طرح بنائے گئے قانون میں ترمیم، اضافہ، تبدیلی یا حذف کرتے ہوں، کسی بھی وقت بنانے میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

(4) لیفٹنٹ گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لئے سوائے اسکے کہ جہاں اسے کسی قانون میں یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ان معاملات کے متعلق جن کی بابت قانون ساز اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایک وزارتی کونسل ہو گی جو قانون ساز اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ دس فیصد ارکان سے مل کر بنے گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہو گا:

بشرطیکہ لیفٹنٹ گورنر اور اس کے وزیروں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف رائے کی صورت میں لیفٹیننٹ گورنر اسے صدر کو فیصلے کے لیے بھیجنے کی ہدایت کرے گا اور صدر کے ذریعہ اس پر لیے گئے فیصلے کے مطابق کام کرے گا اور ایسا فیصلہ ہونے تک لیفٹنٹ گورنر کسی ایسے معاملے میں جہاں وہ معاملہ اس کی رائے میں اتنا ضروری ہو کہ اس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا ضروری ہے، وہاں اس معاملے میں ایسی کارروائی کرنے یا ایسی ہدایت دینے کے لیے جو وہ ضروری سمجھے، مجاز ہو گا۔

(5) وزیر اعلیٰ کی تقرری صدر کریں گے اور دوسرے وزیروں کی تقرری وزیر اعلیٰ کے مشورے پر صدر کریں گے اور وزراء صدر کی خوشنودی تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

(6) وزیروں کی کونسل قانون ساز اسمبلی کو اجتماعی طور سے جواب دہ ہو گی۔

(7) (الف) پارلیمنٹ، گزشتہ فقروں کی توضیعات کو مؤثر کرنے کے لئے یا ان میں مندرج توضیعات کی تکمیل کے لیے اور ان کے ضمنی اور

نتیجی سبھی معاملات کے لیے، قانون کے ذریعہ، توضیع کر سکے گی؛

(ب)(ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لیے اس آئین کی ترمیم اس بات کے ہوتے ہوئے بھی نہیں سمجھا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہے جو اس آئین میں ترمیم کرتی ہے یا ترمیم کرنے کا اثر رکھتی ہے۔

(8) دفعہ 239ب کی توضیعات جہاں تک ہو سکے، قومی راجدھانی علاقہ، لیفٹنٹ گورنر اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق ویسے ہی لاگو ہوں گی جیسے وہ پڈوچیری یونین علاقہ اس کے ناظم اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق لاگو ہوتی ہیں اور اس دفعہ میں دفعہ 239الف کے فقرہ (1) کے تعلق سے ہدایات کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ، جیسی کہ صورت ہو، اس دفعہ یا دفعہ 239الف ب کے تئیں ہدایت ہے۔

آئینی مشنری کے ناکام ہو جانے کی صورت میں توضیعات۔

239الف ب۔ اگر صدر لیفٹنٹ گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا ویسے ہی مطمئن ہو کہ —

(الف) ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں قومی راجدھانی علاقہ کی انتظامیہ دفعہ 239الف الف یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی ہے؛ یا

(ب) قومی راجدھانی علاقہ کے مناسب انتظام کے لیے ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے،

تو صدر، حکم کے ذریعہ، دفعہ 239الف الف کی کسی توضیع یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی سبھی یا ان میں سے کسی توضیع کی عمل آوری کو ایسی مدت کے لیے اور ایسی شرطوں کے تحت جو ایسے قانون میں درج کی جائیں، معطل کر سکے گا اور ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جنھیں وہ دفعہ 239 اور دفعہ 239الف الف کی توضیعات کے مطابق قومی راجدھانی علاقہ کے انتظام کے لیے ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

قانون ساز اسمبلی کے وقفہ کے دوران آرڈینینس جاری کرنے کا ناظم کا اختیار۔

239ب (1) اس وقت کو چھوڑ کر جب پڈوچیری یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی بر سر اجلاس ہے اگر کسی وقت اس کا ناظم مطمئن ہو کہ ایسی صورت موجود ہے جس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا اس کے لیے ضروری ہے تو وہ ایسا آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے ایسی صورت حال میں ضروری معلوم ہو:

بشر طیکہ ناظم (ایڈمنسٹریٹر) ایسا کوئی آرڈی نینس اس وقت تک جاری نہیں کرے گا جب تک کہ اسے صدر سے اس کی ہدایت نہ مل جائے:

مزید شرط یہ کہ جب کبھی مذکورہ قانون ساز اسمبلی تحلیل کر دی جائے یا دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کے تحت کی گئی کسی کارروائی کی وجہ سے اس کی مدت کار معطل کر دی جائے تو ناظم ایسی تحلیل یا تعطل مدت میں آرڈی نینس جاری نہیں کرے گا۔

(2) صدر کی ہدایات کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈینینس کا کسی یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کا ایسا ایکٹ ہونا متصور ہو گا جو دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کی توضیعات کی تعمیل کے بعد باضابطہ بنایا گیا ہو لیکن ایسا ہر آرڈینینس —

(الف) اس یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل کوئی قرار داد اس کو نامنظور کرتے ہوئے منظور کی جائے تو ایسی قرار داد کے منظور ہو جانے پر نافذ نہ رہے گا؛ اور

(ب) ناظم اسے صدر سے اس بارے میں ہدایات حاصل کرنے کے بعد کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

(3) اگر اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈینینس میں کوئی ایسی توضیع ہو جو دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کے اس بارے میں مندرجہ توضیعات کی تعمیل کے بعد یونین

علاقہ کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ میں وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، سو وہ اس حد تک باطل ہو گا۔

بعض یونین علاقوں کے لیے صدر کا دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

240-(1)صدر —

(الف) جزائد انڈمان اور نکوبار؛

(ب) لکش دویپ؛

(ج) دادرا اور نگر حویلی؛

(د) دمن اور دیو؛

(ہ) پڈوچیری،

یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا:

بشرطیکہ جب ایک جماعت دفعہ 239الف کے تحت پڈوچیری یونین علاقہ کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے بنائی جائے تو صدر اس یونین علاقہ کے لیے اس تاریخ سے جو اس مجلس قانون ساز کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ ہو، کوئی دستور العمل اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے نہیں بنائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کبھی پڈوچیری یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنے والی جماعت توڑ دی جائے یا اس جماعت کا ایسی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنا دفعہ 239الف کے فقرہ(1) میں حوالہ دیئے ہوئے کسی قانون کی بنا پر معطل رہے تو صدر ایسے ٹوٹ جانے یا تعطل کی مدت کے دوران اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا۔

(2) کوئی دستور العمل جو اس طرح بنایا جائے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ یا کسی ایسے دیگر قانون کی جس کا فی الوقت اس یونین علاقہ پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا اور جب صدر اس طرح اعلان کرے تو اس کا وہی نفوذ و اثر ہو گا جیسا پارلیمنٹ کے

کسی ایسے ایکٹ کا ہے جس کا اطلاق اس علاقہ پر ہوتا ہے۔

یونین علاقوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔

241-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی یونین علاقہ کے لیے عدالت العالیہ قائم کرسکے گی یا کسی ایسے علاقہ میں کسی عدالت کا اس آئین کی تمام اغراض یا کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے سکے گی۔

(2) حصہ 6 کے باب 5 کی توضیعات کا اطلاق ایسے رد و بدل یا مستثنیات کے تابع، جن کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، فقرہ (1) میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق دفعہ 214 میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

(3) اس آئین کی توضیعات اور کسی متعلقہ مجلس قانون ساز کے اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز کو عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، ہر عدالت العالیہ جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ 1956ء کی تاریخ نفاذ کے عین قبل کسی یونین علاقہ کے بارے میں اختیارات سماعت استعمال کرتی تھی، اس اختیار کا استعمال اس علاقہ کے بارے میں ایسی تاریخ نفاذ کے بعد کرتی رہے گی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے پارلیمنٹ کا کسی ریاست کی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق کرنے یا اس سے خارج کرنے کا اختیار کم نہ ہوگا۔

242- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

حصہ9

پنچایت

تعریفات۔

243-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو۔

(الف) ''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ب) ''گرام سبھا'' سے مراد ہے گاؤں سطح پر پنچایت کے علاقہ کے اندر شامل کسی گاؤں سے متعلق انتخابی فہرستوں میں رجسٹر شدہ افراد سے مل کر بنی اکائی؛

(ج) ''درمیانی سطح'' سے مراد ہے گاؤں اور ضلع سطحوں کے درمیان کی سطح جسے کسی ریاست کے گورنر نے عام اطلاع نامہ کی صراحت کے ساتھ اس حصے کے مقاصد کے لیے درمیانی سطح قرار دیا ہو؛

(د) ''پنچایت'' سے مراد ہے ایسا ادارہ (چاہے کسی نام سے اسے پکارا جائے) جسے دیہی علاقوں میں حکومت خود اختیاری کے لیے آئین کی دفعہ 243ب کے تحت تشکیل دیا گیا ہو؛

(ہ) ''پنچایتی حلقہ'' سے مراد ہے کسی پنچایت کا علاقائی حلقہ؛

(و) ''آبادی'' سے مراد ہے وہ آبادی جو آخری مردم شماری کی بنا پر مقرر کی گئی ہو اور جس کے اعداد و شمار شائع ہو گئے ہیں؛

(ز) ''گاؤں'' سے مراد ہے گورنر کے ذریعہ اس حصے کے مقاصد کے لیے عام اطلاع نامہ کے ذریعہ گاؤں کی شکل میں مصرحہ گاؤں اور اس میں اس طرح مصرحہ گاؤں کی جماعت بھی شامل ہے۔

گرام سبھا۔ 243الف۔ گرام سبھا گاؤں کی سطح پر اختیارات کا استعمال کر سکے گی اور اس طرح کے کارہائے منصبی انجام دے سکے گی جس طرح کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

پنچایتوں کی تشکیل۔ 243ب۔(1) اس حصے کی توضیعات کے مطابق ہر ریاست میں گاؤں کی سطح پر، درمیانی سطح پر اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کی تشکیل کی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، درمیانی سطح پر پنچایت کی اس ریاست میں تشکیل نہیں کی جا سکے گی جس کی آبادی بیس لاکھ کی حد سے تجاوز نہیں کرتی ہے۔

پنچایت کی بناوٹ۔ 243ج۔(1) اس حصے کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کی بناوٹ کی بابت توضیع کر سکے گی:

بشرطیکہ کسی بھی سطح پر پنچایت کے علاقائی حلقوں کی آبادی کا ایسی پنچایت میں انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی تعداد کا تناسب پوری ریاست میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(2) کسی پنچایت کی سبھی نشستیں، پنچایتی حلقے میں علاقائی چناؤ حلقے سے بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب افراد سے بھری جائیں گی اور اس مقصد کے لیے ہر ایک پنچایت حلقے کو علاقائی چناؤ حلقوں میں ایسے طریقے سے بانٹا جائے گا کہ ہر ایک چناؤ حلقے کی آبادی کا اس کو مختص نشستوں کی تعداد سے تناسب پورے پنچایتی حلقے میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ —

(الف) گاؤں کی سطح پر پنچایتوں کی میر مجلسوں کا درمیانی سطح پر پنچایتوں میں یا ایسی ریاست کی صورت میں جہاں درمیانی سطح پر پنچایتیں نہیں ہیں، ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ب) درمیانی سطح پر پنچایتوں کے میر مجلسوں کا ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ج)لوک سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کا، جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں گاؤں سطح سے مختلف سطح پر کوئی پنچایت حلقہ پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے، ایسی پنچایت میں؛

(د) راجیہ سبھا کے ارکان کا اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کا جہاں وہ —

(i) درمیانی سطح پر کسی پنچایت حلقے کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، درمیانی سطح پر پنچایت میں؛

(ii) ضلع سطح پر کسی پنچایت حلقہ کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، ضلع سطح پر پنچایت میں،

نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(4) پنچایت کے میر مجلس اور ایسے دوسرے ارکان کو، چاہے وہ پنچایت حلقہ میں علاقائی انتخابی حلقے سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب ہوئے ہوں یا نہیں، پنچایت کے اجلاسوں میں ووٹ دینے کا حق ہو گا۔

(5) (الف) گاؤں سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب ایسے طریقے سے، جس کی توضیع ریاست کی قانون ساز اسمبلی کرے، قانون کے ذریعہ کیا جائے گا، اور

(ب) درمیانی سطح یا ضلع سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب، اس کے منتخب ارکان کے ذریعہ اپنے میں سے کیا جائے گا۔

نشستوں کا تحفظ۔

243د۔(1) ہر ایک پنچایت میں —

(الف) درج فہرست ذاتوں؛ اور

(ب) درج فہرست قبائل،

کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب، اس پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست قبائل کی

آبادی کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی۔

(3) ہر ایک پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(4) گاؤں یا کسی اور سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لیے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گے، جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعے توضیع کرے:

بشرطیکہ کسی ریاست میں ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے محفوظ میر مجلسوں کے عہدوں کی تعداد کا تناسب ہر ایک سطح پر اس پنچایت میں ایسے عہدوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی آبادی کا تناسب اس ریاست کی کل آبادی سے ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کی کل تعداد کے کم سے کم ایک تہائی عہدے عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گے:

مزید شرط یہ بھی کہ اس فقرہ کے تحت محفوظ عہدوں کی تعداد ہر ایک سطح پر مختلف پنچایتوں کو باری باری سے الاٹ کی جائے گی۔

(5) فقرہ (1) اور فقرہ (2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ (4) کے تحت میر مجلسوں کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لیے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موثر نہیں رہے گا۔

(6) اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو پچھڑے ہوئے شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی سطح پر کسی پنچایت میں نشستوں کے یا پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کے تحفظ کے لیے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔

243ہ۔ (1) ہر ایک پنچایت، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے، تو اپنے اولین اجلاس کے لیے معین تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اس سے زیادہ نہیں۔

(2) اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی پنچایت، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں ہو گی جب تک فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے انتخاب —

(الف) فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب) اس کے تحلیل کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت کے اختتام سے پہلے،

پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے کوئی تحلیل شدہ پنچایت بنی رہتی، چھ ماہ سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لیے اس پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہو گا۔

(4) کسی پنچایت کی مدت کے اختتام سے پہلے اس پنچایت کے تحلیل ہونے پر تشکیل دی گئی کوئی پنچایت، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لیے بنی رہے گی جس کے لیے تحلیل شدہ پنچایت فقرہ (1) کے تحت بنی رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔

243و۔ کوئی شخص کسی پنچایت کا رکن چنے جانے کے لئے اور رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا —

(الف) اگر وہ متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس

طرح نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہو گا کہ اس کی عمر 25 برس سے کم ہے، اگر اس 21 برس کی عمر حاصل کر لی۔

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کسی پنچایت کا کوئی رکن فقرہ (1) میں درج کسی نااہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ز۔ آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی کا مجاز کر سکے گی، جو انہیں حکومت خود اختیاری کے اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں پنچایتوں کو مناسب سطح پر، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریاں متعین کرنے کے لیے توضیعات کی جا سکیں گی، یعنی: —

(الف) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے منصوبے تیار کرنا؛

(ب) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کی ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو گیارہویں فہرست بند میں معاملات کے متعلق درج ہیں، عمل در آمد کرنا۔

پنچایتوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243ح۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف) ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لیے کسی پنچایت کو ایسے ضابطہ کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے گئے اور وصول کیے گئے ایسے ٹیکس محصول، راہداری اور فیس کسی پنچایت کو ایسے مقاصد کے لیے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کرسکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے ایسی رقمی امداد دینے کے لیے توضیع کرسکے گی؛اور

(د) پنچایتوں کے ذریعہ یاان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی ہوئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لیے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لیے بھی توضیع کرسکے گی،

جو قانون میں صراحت کی جائیں۔

مالی صورت حال کے جائزے کے لیے مالیاتی کمیشن کی تشکیل۔

243ط۔ ریاست کا گورنر، آئین (تہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے آغاز سے ایک برس کے اندر جلد سے جلد اور اس کے بعد، ہر پانچ برس کے اختتام پر، مالیاتی کمیشن کی تشکیل کرے گا جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور جو —

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کیے گئے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی ایسی خالص آمدنیوں کی ریاست اور پنچایتوں کے درمیان، جو اس حصہ کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر پنچایتوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصے کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو جو پنچایتوں کو تفویض کیا جاسکے گا یا ان کے ذریعہ متصرف کیا جاسکے گا؛

(iii) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) پنچایتوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لیے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) پنچایتوں کی مستحکم مالی حالت کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ

مالیاتی کمیشن کے حوالے کیے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، کمیشن کی تشکیل کا، ان اہلیتوں کا، جو کمیشن کے ارکان کے طور پر تقرری کے لیے مطلوب ہوں گی، اور اس طریقے کا جس سے ان کا انتخاب کیا جائے گا، توضیع کر سکے گی۔

(3) کمیشن اپنا طریقہ کار طے کرے گا اور اس سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ اسے عطا کرے۔

(4) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یادداشت کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھوائے گا۔

پنچایتوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ی۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے ذریعہ حساب کتاب رکھنے اور ان کھاتوں کی جانچ کے لیے آڈیٹر مقرر کرنے کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

پنچایتوں کے انتخابات۔

243ک۔ (1) پنچایتوں کے لیے کیے جانے والے سبھی انتخابات کے لیے انتخابی فہرستیں تیار کرانے کا اور انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار ایک ریاستی انتخابی کمیشن کو ہو گا جس میں ایک ریاستی انتخابی کمشنر ہو گا جس کی تقرری گورنر کریں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت اور عہدہ کی مدت کار ایسی ہوں گی جو گورنر ضابطے کے ذریعہ طے کریں گے:

بشرطیکہ انتخابی کمشنر کو اس کے عہدے سے اس طریقے سے اور انہیں بنیادوں پر ہٹایا جائے گا، جس طریقے سے اور جن بنیادوں پر ہائی

کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے، ورنہ نہیں، اور ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کی تقرری کے بعد کوئی ایسی تبدیلی نہ ہو گی جو اس کے لیے غیر مفید ہو۔

(3) جب ریاستی انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے تب کسی ریاست کا گورنر اس انتخابی کمیشن کو اتنا اسٹاف مہیا کرائے گا جتنا فقرہ (1) کے ذریعہ ریاستی انتخابی کمیشن کو اسے سونپے گئے کارہائے منصبی کی ادائیگی کے لیے ضروری ہو۔

(4) اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے انتخابات سے متعلق یا اس کے تعلق سے سبھی معاملات کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243ل۔ اس حصے کی توضیعات کا یونین علاقوں پر اطلاق ہو گا اور کسی یونین علاقے کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح اثر انداز ہوں گی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تئیں ہدایت، دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقے کے ناظم کے تئیں ہدایت ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایت ایسے یونین علاقے کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے اس قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایت ہوں:

بشر طیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیع کسی یونین علاقے یا اس کے کسی حصے کو ایسی مستثنیات اور ایسی تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے نافذ ہو گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243م۔ (1) اس حصے کی کسی بات کا دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں پر اطلاق نہ ہو گا۔

(2) اس حصے کی کوئی بات مندرجہ ذیل پر لاگو نہیں ہو گی۔

(الف) ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم ریاستیں؛

(ب) ریاست منی پور میں ایسے پہاڑی علاقے جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت ضلع کونسلیں موجود ہیں۔

(3) اس حصے کی۔

(الف) کوئی بات ضلع کی سطح پر پنچایتوں کے متعلق مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے ایسے پہاڑی علاقوں پر لاگو نہ ہوگی جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل موجود ہے؛

(ب) کسی بات کے یہ معنی نہیں لگائے جائیں گے کہ وہ قانون کے تحت تشکیل دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثرانداز ہو۔

(3الف) درج فہرست ذاتوں کے لئے نشستوں کے تحفظ سے متعلق دفعہ 243د کا کوئی امر اروناچل پردیش ریاست کو لاگو نہیں ہوگا۔

(4) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی —

(الف) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) میں مصرحہ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توسیع فقرہ (1) میں مندرج علاقوں کے سوا، اگر کوئی ہوں، اس ریاست پر ایسی حالت میں کرسکے گی جب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس منشا کی ایک قرارداد اس ایوان میں ارکان کی کل تعداد کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان میں موجود اور ووٹ دینے والے ارکان کی کم سے کم دوتہائی اکثریت کے ذریعہ منظور کردیتی ہے؛

(ب) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے کرسکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد

کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا بنا رہنا۔

243ن۔اس حصے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (تہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ کے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ پنچایتوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع، جو اس حصے کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہ کیا جائے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک برس ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ سے ٹھیک پہلے قائم سبھی پنچایتیں، اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں جس میں قانون ساز کونسل ہے اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشا کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہیں گی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243س۔اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی۔

(الف) دفعہ 243ک کے تحت بنایا گیا یا بنایا جانے کے لیے متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حد بندی کو کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کے الاٹ مینٹ سے متعلق ہے کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا؛

(ب) کسی پنچایت کے لیے کوئی انتخاب، ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقہ سے پیش کی گئی ہے، جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ 9الف

میونسپلٹیاں

تعریفات۔

243ع۔ اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو —

(الف) ''کمیٹی'' سے دفعہ 243ق کے تحت تشکیل شدہ کمیٹی مراد ہے؛

(ب) ''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ج) ''میٹروپولیٹن علاقہ'' سے دس لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والا ایسا علاقہ مراد ہے جس میں ایک یا زیادہ اضلاع شامل ہوں اور جو دو یا زیادہ میونسپلٹیوں یا پنچایتوں یا دیگر ملحقہ علاقوں سے مل کر بنتا ہے یا جس کی گورنر اس حصے کے مقاصد کے لیے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، میٹروپولیٹن علاقہ کے طور پر صراحت کرے؛

(د) ''میونسپلٹی علاقہ'' سے گورنر کے ذریعہ نوٹی فائیڈ کسی میونسپلٹی کا علاقائی حلقہ مراد ہے؛

(ہ) ''میونسپلٹی'' سے دفعہ 243ف کے تحت تشکیل شدہ حکومت خود اختیاری کا کوئی ادارہ مراد ہے؛

(و) ''پنچایت'' سے مراد ہے کوئی پنچایت جو دفعہ 243ب کے تحت تشکیل یافتہ ہو؛

(ز) ''آبادی'' سے مراد آخری مردم شماری کی بنا پر متعین آبادی ہے جس کے اعداد و شمار شائع ہو چکے ہوں۔

میونسپلٹیوں کی تشکیل۔

243ف۔ (1) ہر ایک ریاست میں، اس حصے کی توضیعات

کے مطابق،—

(الف) کسی عبوری علاقہ کے لیے یعنی دیہی علاقہ سے شہری علاقہ میں تبدیل ہوتے ہوئے علاقے کے لیے نگر پنچایت کی، چاہے اس کا کوئی بھی نام ہو؛

(ب) کسی چھوٹے شہری علاقہ کے لیے میونسپل کونسل کی؛اور

(ج) کسی بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن کی،

تشکیل کی جائے گی:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت کوئی میونسپلٹی ایسے شہری علاقہ یااس کے کسی حصے میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی صراحت گورنر،علاقہ کے سائز اور علاقہ میں کسی صنعتی ادارے کے ذریعہ دی جارہی یادیئے جانے کے لیے تجویزشدہ میونسپلٹی کی خدمات اورایسی دیگرباتوں کو،جووہ ٹھیک سمجھے،دھیان میں رکھتے ہوئے،عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صنعتی بستی کے طور پر کرے۔

(2)اس دفعہ میں ''عبوری علاقہ''''چھوٹاشہری علاقہ''یا''بڑاشہری علاقہ'' سے ایسے علاقے مراد ہیں جس کی گورنر،اس حصے کے مقاصد کے لیے، اس علاقے کی آبادی، اس میں آبادی کے گھنے پن، مقامی انتظامیہ کو حاصل ہونے والی مال گزاری، غیر زراعتی سرگرمیوں میں روزگار کا فیصد، معاشی اہمیت یاایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے،عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صراحت کرے۔

میونسپلٹی کی بناوٹ۔

243ص۔(1)فقرہ(2)میں جیسی توضیع کی گئی ہےاس کے سوا، کسی میونسپلٹی کی سبھی نشستیں میونسپلٹی علاقہ میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب لوگوں کے ذریعہ پر کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے، ہرایک میونسپلٹی علاقہ کو علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کیاجائے گاجووارڈ کے نام سے جانے جائیں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف)میونسپلٹی میں —

(i) میونسپلٹی انتظامیہ کی خاص واقفیت یا تجربہ رکھنے والے لوگوں کی؛
(ii) لوک سبھا کے ایسے ارکان کی اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کی جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جن میں کوئی میونسپلٹی علاقہ، پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے؛
(iii) راجیہ سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ایسے ارکان کی، جو میونسپلٹی علاقہ کے اندر ووٹ دینے کے لئے رجسٹر شدہ ہیں؛
(iv) دفعہ 243ق کے فقرہ (5) کے تحت تشکیل یافتہ کمیٹیوں کے میر مجالس کی،
نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی:
بشرطیکہ پیرا (i) میں محولہ اشخاص کو میونسپلٹی کے اجلاس میں ووٹ دینے کا اختیار نہیں ہو گا؛
(ب) کسی میونسپلٹی کے میر مجلس کے انتخاب کے طریقے کی توضیع کر سکے گی۔

وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔

243ق۔ (1) ایسی میونسپلٹی کے، جن کی مردم شماری تین لاکھ یا اس سے زیادہ ہے، علاقائی حلقوں میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل کی جائے گی، جو ایک یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنے گی۔
(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ —
(الف) وارڈ کمیٹیوں کی بناوٹ اور اس کے علاقائی حلقہ کی بابت؛
(ب) اس طریقے کی بابت جس سے کسی وارڈ کمیٹی میں جگہیں پر کی جائیں گی،
توضیع کر سکے گی۔
(3) وارڈ، کمیٹی کے علاقائی حلقہ میں کسی وارڈ کی نمائندگی کرنے والا کسی میونسپلٹی کارکن اس کمیٹی کارکن ہو گا۔
(4) جہاں کوئی وارڈ کمیٹی —
(الف) ایک وارڈ سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں اس وارڈ کی

نمائندگی کرنے والا رکن؛یا

(ب)دو یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں ایسے وارڈوں کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن، جو اس وارڈ کمیٹی کے ارکان کے ذریعہ منتخب کیا جائے گا،

اس کمیٹی کا میر مجلس ہو گا۔

(5)اس دفعہ کی کسی بات سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ کمیٹیوں کی تشکیل کرنے کے لئے کوئی توضیع کرنے سے روکتی ہے۔

نشستوں کا تحفظ۔

243ر۔ہر ایک میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لئے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب اس میونسپلٹی میں بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے تقریباً وہی ہو گا جو اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست قبائل کی تعداد کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(2)فقرہ(1) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے، جیسی کہ صورت ہو، محفوظ رہیں گی۔

(3)ہر ایک میونسپلٹی میں بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ پر کی جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(4) میونسپلٹی میں میر مجلس کی نشستیں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لئے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گی، جو ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے۔

(5) فقرہ (1) اور فقرہ (2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ (4) کے تحت میر مجلس کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لئے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موثر نہیں رہے گا۔

(6) اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے پسماندہ شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی میونسپلٹی میں نشستوں کے یا میونسپلٹیوں میں میر مجلس کے عہدوں کے تحفظ کے لئے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔

243ش۔ (1) ہر میونسپلٹی، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کردی جاتی ہے تو اپنے پہلے اجلاس کے لئے مقررہ تاریخ سے پانچ برس تک برقرار رہے گی اس سے زیادہ نہیں:

بشرطیکہ کسی میونسپلٹی کو تحلیل کرنے سے پہلے اسے بات سنے جانے کا مناسب موقع دیا جائے گا۔

(2) اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی میونسپلٹی کو، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں کیا جائے گا جب تک فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی میونسپلٹی کی تشکیل کرنے کے لئے انتخاب —

(الف) فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب) اس کے تحلیل کیے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اختتام سے پہلے،

پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے تحلیل شدہ میونسپلٹی بنی رہتی، چھ مہینے سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لئے اس میونسپلٹی کی تشکیل

کرنے کے لئے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہوگا۔

(4) کسی میونسپلٹی کی مدت کے اختتام سے پہلے اس میونسپلٹی کی تحلیل پر تشکیل کی گئی کوئی میونسپلٹی، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لئے بنی رہے گی جس کے لئے تحلیل شدہ میونسپلٹی فقرہ (1) کے تحت برقرار رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لئے نااہلیتیں۔

243ت۔(1) کوئی شخص کسی میونسپلٹی کا رکن چنے جانے کے لیے اور رکن ہونے کے لئے نااہل ہوگا —

(الف) اگر وہ اس متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ اس کے تحت اس طرح سے نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہوگا کہ اس کی عمر پچیس برس سے کم ہے، اگر اس نے اکیس برس کی عمر حاصل کرلی ہے۔

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کردیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی میونسپلٹی کا کوئی رکن فقرہ (1) میں مذکورہ کسی نااہلیت کی زد میں آگیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، اور ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

میونسپلٹی وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ث۔ اس آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ—

(الف) میونسپلٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کرسکے گی جو انہیں حکومت خود اختیاری کے ادارہ کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں میونسپلٹیوں کو، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے، جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریوں کو تفویض کرنے کے

لئے توضیعات کی جاسکیں گی، یعنی:-

(i) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لئے منصوبے تیار کرنا؛

(ii) ایسے کاموں پر عمل کرنا اور ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن کے ضمن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانا؛

(ب) کمیٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کرسکے گی جو انہیں خود کو تفویض ذمہ داریوں کو، جن کے ضمن میں وہ ذمہ داریاں بھی ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں۔

میونسپلٹی کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243خ۔ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ -

(الف) ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لئے کسی میونسپلٹی کو ایسے ضابطوں کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کرسکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے اور وصول کیے ہوئے ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس کسی میونسپلٹی کو ایسے مقاصد کے لئے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کرسکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمع فنڈ میں سے میونسپلٹیوں کے لئے ایسی رقمی امداد دینے کے لئے توضیع کرسکے گی؛ اور

(د) میونسپلٹیوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی گئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لئے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لئے بھی توضیع کرسکے گی،

جن کی قانون میں صراحت کی جائیں۔

مالیاتی کمیشن۔

243ذ۔ (1) دفعہ 243ط کے تحت تشکیل شدہ مالیاتی کمیشن میونسپلٹیوں کی مالی حالت کا بھی جائزہ لیگا اور—

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کئے گئے ایسے ٹیکسوں،

محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی خالص آمدنیوں کی ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان، جو اس حصے کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر میونسپلٹیوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصوں کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو، جو میونسپلٹیوں کو تفویض کی جاسکیں گی یا ان کے ذریعہ متصرف کی جاسکیں گی؛

(iii) ریاست کے مجتمع فنڈ میں میونسپلٹیوں کے لئے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) میونسپلٹیوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لئے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) میونسپلٹیوں کے مستحکم مالیات کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ مالیاتی کمیشن کے حوالے کئے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر ایک سفارش کو، اس پر کی گئی کاروائی کی وضاحتی یادداشت سمیت، ریاست کی قانون ساز مجلس کے سامنے رکھوائیگا۔

میونسپلٹی کے حسابات کا آڈٹ۔

243ض۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ میونسپلٹیوں کے ذریعہ حسابات رکھے جانے اور ایسے حسابات کے آڈٹ کرنے کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

میونسپلٹیوں کے لیے انتخابات۔

243ض الف۔ (1) میونسپلٹیوں کے لئے کرائے جانے والے سبھی انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان تیار کرانے کا اور میونسپلٹیوں کے سبھی انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول دفعہ 243 ک میں مندرج ریاستی انتخابی کمیشن میں ہو گا۔

(2) اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، میونسپلٹیوں کے انتخابات سے

متعلق یااس بارے میں سبھی موضوعات کے متعلق توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243ض ب۔ ان حصوں کی توضیعات، یونین علاقوں پر لاگو ہونگی اور کسی یونین علاقوں کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح مؤثر ہونگی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تئیں ہدایت دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقہ کے ناظم کے لیے ہدایت ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایت، کسی ایسے یونین علاقہ کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے، اس قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایت ہوں:

بشرطیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصہ کی توضیعات کسی یونین علاقہ یااس کے کسی حصہ کو ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے لاگو ہوں گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کریں۔

اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243ض ج۔(1)اس حصہ کی کوئی بات دفعہ 244 کے فقرہ(1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں کو لاگو نہیں ہو گی۔

(2)اس حصے کی کسی بات کا یہ مطلب نہیں لگایا جائے گا کہ وہ مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے پہاڑی علاقوں کے لئے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت تشکیل دیے ہوئے دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر ڈالتی ہے۔

(3)اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ، اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر، ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع رہتے ہوئے، کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لئے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

ضلع کی منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243ض د۔(1) ہر ایک ریاست میں ضلع سطح پر، ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبوں کو مستحکم کرنے اور پورے ضلع کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک ضلع منصوبہ کمیٹی تشکیل کی جائے گی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی، یعنی:-

(الف) ضلع منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریقہ کار جن سے ایسے کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائیں گی:

بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے ارکان کی کل تعداد کے کم سے کم چار بٹا پانچ ارکان، ضلع سطح پر پنچایت کے اور ضلع میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان کے ذریعہ، اپنے میں سے، ضلع میں دیہی علاقوں کی اور شہری علاقوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ضلع منصوبہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹی کو تفویض کئے جائیں؛

(د) وہ طریقہ کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3) ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے میں، —

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی، یعنی:-

(i) پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت مکانی منصوبہ، پانی اور دوسرے طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(ii) دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل کی مقدار اور قسم؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے رابطہ کرے گی جن کی گورنر، حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4) ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس

کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی سرکار کو بھیجے گا۔

میٹرو پولیٹین منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243ض ہ۔ (1) ہر ایک میٹرو پولیٹن علاقہ میں، پورے میٹرو پولیٹن علاقے کے لئے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی، یعنی:-

(الف) میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریقہ کار جس سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائینگی:

بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے کم سے کم دو تہائی ارکان، میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان اور پنچایتوں کے میر مجلس کے ذریعہ، اپنے میں سے، اس علاقہ میں میونسپلٹیوں کی اور پنچایتوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ایسی کمیٹیوں میں حکومت بھارت کی اور ریاستی حکومت کی اور ایسی تنظیموں اور اداروں کی نمائندگی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کارہائے منصبی کو عمل میں لانے کے لئے ضروری سمجھی جائے؛

(د) میٹرو پولیٹن علاقہ کے لئے منصوبہ اور رابطہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کئے جائیں؛

(ہ) وہ طریقہ کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3) ہر ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے میں،

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی۔ یعنی:-

(i) میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبے؛

(ii) میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت اس علاقے کا مربوط مکانی منصوبہ، پانی اور دیگر

طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(iii) حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کے ذریعہ طے شدہ تمام ترجیحات اور مقاصد؛

(iv) ایسے سرمایہ کی مقدار اور نوعیت جس کے حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کی ایجنسیوں کے ذریعہ میٹروپولیٹن علاقہ میں لگائے جانے کا امکان ہے اور دیگر دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے صلاح کرے گی جن کی گورنر حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4) ہر ایک میٹروپولیٹن منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی سرکار کو بھیجے گا۔

موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا بنا رہنا۔

243ض و۔ اس حصہ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (چوہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ سے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ میونسپلٹیوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع جو اس حصہ کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس کے ذریعہ یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہیں کر دیا جاتا ہے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک سال ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ کے ٹھیک پہلے موجود سبھی میونسپلٹیاں اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہے، اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشاء کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں، تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہینگی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243ض ز۔ اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، —

(الف) دفعہ ض و کے تحت بنائے گئے یا بنائے جانے کے لیے

متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حدود مقرر کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کی تقسیم سے متعلق ہے، کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا۔

(ب) کسی میونسپلٹی کے لیے کوئی انتخاب ایسے انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقے سے پیش کی گئی ہے جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ 10

درج فہرست اور قبائلی رقبے

درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم ونسق۔

244 - (1) پانچویں فہرست بند کی توضیعات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے سوا کسی ریاست میں درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم و نسق اوران کی نگرانی پر ہو گا۔

(2) چھٹے فہرست بند کی توضیعات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں میں قبائلی رقبوں کے نظم ونسق پر ہو گا۔

آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خود اختیاری ریاست کا قیام اور اس کے واسطے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنانا۔

244الف- (1) اس آئین کے کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ریاست آسام کے اندر چھٹے فہرست بند کے پیرا20 کے آخر میں دیئے ہوئے جدول کے حصہ -1- میں صراحت کیے ہوئے سب قبائلی رقبوں یا ان میں سے کسی رقبہ پر (کلی یا جزوی طور پر) مشتمل ایک خود اختیاری ریاست بنا سکے گی اور اس غرض سے اس کے لیے—

(الف) ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، اس خود اختیاری ریاست کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے، یا

(ب) ایک وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بنا سکے گی جن کی تشکیل، اختیارات اور کار ہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) کوئی ایسا قانون جس کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، خاص طور سے—

(الف) ریاستی فہرست یا متوازی فہرست میں مندرجہ ان امور کی صراحت کر سکے گا جن کے بارے میں اس خود اختیاری ریاست کی مجلس قانون ساز کو، خواہ ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کو اس سے خارج کر کے یا دیگر طور پر، اس پوری ریاست یا اس کے کسی جز کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا؛

(ب) ان امور کا تعین کر سکے گا جن پر اس خود اختیاری ریاست کا عاملانہ اختیار کی وسعت ہو گی؛

(ج) توضیع کر سکے گا کہ ریاست آسام کے وصول کیے ہوئے کسی ٹیکس کو اس خود اختیاری ریاست کو اس حد تک تفویض کیا جائے جس حد تک اس آمدنی کا اس خود اختیاری ریاست کی آمدنی ہونا سمجھا جائے؛

(د) توضیع کر سکے گا کہ اس آئین کی کسی دفعہ میں ریاست کے کسی حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں اس خود اختیاری ریاست کا حوالہ شامل ہے؛ اور

(ہ) ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جو ضروری متصور ہوں۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کی کوئی ترمیم جس حد تک ایسی ترمیم کا تعلق فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر سے ہو، موثر نہ ہو گی تاوقتیکہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس ترمیم کو منظور نہ کریں۔

(4) کسی ایسے قانون کا جس کا اس دفعہ میں حوالہ ہے، دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیع ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

حصہ 11

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب۔1۔ قانون سازی کے تعلقات

قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کی وسعت۔

245- (1)اس آئین کی توضیعات کے تابع، پارلیمنٹ بھارت کے پورے علاقے یااس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے پورے علاقہ یااس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی۔

(2)پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کا اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس کا نفاذ بیرون علاقہ ہو گا۔

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کا موضوع۔

246 -(1)فقرات (2)اور (3)میں کسی امر کے باوجود صرف پارلیمنٹ کو ہی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں "یونین فہرست" کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے)قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(2)فقرہ(3)میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو اور فقرہ(1) کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مندرج

ہیں (جس کا اس آئین میں "متوازی فہرست" کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے تابع صرف کسی ریاست کی مجلس قانون سازہی کو ایسی ریاست یا اس کے کسی حصہ کے لیے ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 2 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں "ریاستی فہرست" کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(4) پارلیمنٹ کو بھارت کے علاقہ کے کسی ایسے حصہ کے لیے جو کسی ریاست میں شامل نہ ہو کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے باوجود اس کے کہ جو ایسا امر ہو جو ریاستی فہرست میں مندرج ہو۔

بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیع کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

247-اس باب میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، یونین فہرست میں مندرجہ امور کی بابت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین یا موجودہ قوانین کو بہتر طور پر نافذ کرنے کے لیے زائد عدالتیں قائم کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ توضیع کر سکے گی۔

قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔

248-پارلیمنٹ کو کسی امر کے بارے میں جو متوازی فہرست یا ریاستی فہرست میں مندرج نہیں ہیں کسی قانون کے بنانے کا کلی اختیار حاصل ہے۔

(2) ایسے اختیار میں کسی ٹیکس کو، جس کا ذکر ان فہرستوں میں سے کسی فہرست میں نہیں ہے، عائد کرنے والے کسی قانون کو بنانے کا اختیار شامل ہو گا۔

پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار۔

249-(1) اس باب کی توضیعات میں متذکرہ بالا کسی امر کے باوجود، اگر راجیہ سبھا نے قرار داد کے ذریعہ جس کی تائید ان ارکان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان نے کی ہو جو موجود ہوں اور ووٹ دیں قرار دیا ہو کہ قوم کے مفاد میں ضروری یا قرین مصلحت ہے کہ

ریاستی فہرست میں مندرجہ کسی امر کے متعلق جس کی صراحت قرارداد میں کی جائے، پارلیمنٹ کو قوانین بنانے چاہیے تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ اس قرارداد کے نافذ رہنے تک اس امر کے متعلق بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنائے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت منظورہ کوئی قرارداد اتنی مدت تک جو ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی اس میں صراحت کی جائے، نافذ رہے گی:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی کوئی قرارداد ایسی کسی قرارداد کے نفاذ کی برقراری کو منظور کرتے ہوئے فقرہ (1) میں توضیع کیے گیے طریقہ پر منظور کی جائے تو ایسی قرارداد اس تاریخ سے مزید ایک سال تک نافذ رہے گی جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتی۔

(3) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر فقرہ (1) کے تحت قرارداد منظور نہ کی جاتی، اس قرارداد کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

ریاستی فہرست میں درج کسی امر کی بابت پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار اگر ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو۔

250-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل رہے، پارلیمنٹ کو بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں ریاستی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر ہنگامی حالت کا اعلان نامہ اجرا نہ ہوتا اس ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

251- دفعہ 249 اور 250 میں کسی امر سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایسا قانون بنانے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس کے بنانے کا اختیار اسے اس آئین کے تحت حاصل ہے لیکن اگر کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی، جس کو مذکورہ دفعات میں سے کسی دفعہ کے تحت بنانے کا اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے، کسی توضیع کے نقیض ہو تو پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون حاوی رہے گا خواہ وہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے پہلے یا بعد منظور کیا گیا ہو اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک نافذ نہ رہے گا لیکن صرف اسی مدت تک جب تک پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون نافذ العمل رہے۔

پارلیمنٹ کا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے رضا مندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کو اختیار کرلینا۔

252-(1) اگر دو یا زیادہ ریاستوں کی مجالس قانون ساز کو یہ مناسب معلوم ہو کہ ان امور میں سے کسی امر کی نسبت جس کے بارے میں پارلیمنٹ کو دفعات 249 اور 250 میں توضیع کیے گیے طریقہ کے سوائے قوانین بنانے کا اختیار حاصل نہیں ہے، پارلیمنٹ ایسی ریاستوں میں قانون کے ذریعہ ضابطہ بندی کرے اور اگر اس منشا کی قرار دادیں ان ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے سب ایوانوں سے منظور ہو جائیں تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ وہ اس امر کی ضابطہ بندی کی غرض سے ایک ایکٹ منظور کرے اور اس طرح منظور کیے ہوئے کسی ایکٹ کا اطلاق ایسی ریاستوں پر نیز کسی دوسری ریاست پر ہو گا جو بعد میں اس کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی یا جہاں دو ایوان ہوں ہر دو ایوان کی اس بارے میں منظورہ قرارداد کے ذریعہ اختیار کرے۔

(2) پارلیمنٹ کے اس طرح منظورہ کسی ایکٹ کی ترمیم یا تنسیخ

پارلیمنٹ کے ایسے ایکٹ سے ہو سکے گی جو اس طرح منظور یا اختیار کیا جائے لیکن کسی ایسی ریاست کے متعلق جس پر اس کا اطلاق ہوتا ہو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے اس کی ترمیم یا تنسیخ نہ ہو گی۔

بین الاقوامی اقرار ناموں کو روبہ عمل لانے کے لیے قانون سازی۔

253- اس باب کی ماقبل توضیعات میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو کسی دوسرے ملک یا ملکوں کے ساتھ عہد نامہ، اقرار نامہ یا عہد و پیمان یا کسی بین الاقوامی کانفرنس، انجمن یا دوسری جماعت میں کیے ہوئے تصفیہ کی تعمیل کرنے کے لیے بھارت کے کل علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

254-(1) اگر ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی جس کے بنانے کی پارلیمنٹ مجاز ہے یا متوازی فہرست میں تعین کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی موجودہ قانون کی توضیع کے نقیض ہو تو فقرہ (2) کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون چاہے وہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا بعد میں منظور ہوا ہو یا، جیسی کہ صورت ہو، موجودہ قانون حاوی رہے گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک باطل ہو گا۔

(2) جب متوازی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون میں کوئی ایسی توضیع ہو جو اس امر کی بابت اس سے پیشتر پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا کسی موجودہ قانون کی کسی توضیع کے نقیض ہو تو ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا اس طرح بنایا ہوا قانون اگر وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو تو اس ریاست میں حاوی رہے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو کسی بھی وقت اس امر کے متعلق کسی ایسے قانون کے وضع کرنے میں جس میں ایسا قانون شامل ہے جس سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس طرح بنائے ہوئے قانون میں اضافہ، ترمیم، تبدیلی یا اس کی تنسیخ ہوتی ہے، مانع نہ ہو گا۔

سفارشات اور ما قبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔

255-پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ یا کسی ایسے ایکٹ میں کوئی توضیع صرف اس وجہ سے باطل نہ ہو گی کہ اس کے لیے کوئی سفارش یا ما قبل منظوری، جو اس آئین کی رو سے درکار تھی نہیں دی گئی تھی، اگر اس ایکٹ کی منظوری —

(الف) جہاں گورنر کی سفارش درکار تھی، گورنر یا صدر نے دی تھی؛

(ب) جہاں راج پرمکھ کی سفارش درکار تھی، راج پرمکھ نے دی تھی؛

(ج) جہاں صدر کی سفارش یا ما قبل منظوری درکار تھی، صدر نے دی تھی۔

باب 2

تعلقات نظم و نسق

عام

ریاستوں اور یونین کا وجوب۔

256-[1] ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون اور ایسے موجودہ قوانین کی جن کا اطلاق اس ریاست میں ہوتا ہو تعمیل ہونے کا یقین ہو جائے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہو گی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

بعض صورتوں میں ریاستوں پر یونین کا اختیار۔

257-(1) ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ اس سے یونین کے عاملانہ اختیار کے استعمال میں رکاوٹ نہ ہو یا اس کو مضرت نہ پہنچے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہو گی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر اور نگہداشت کے بارے میں ہدایتیں دینے

1۔ ریاست جموں و کشمیر پر اطلاق کی صورت میں دفعہ 256 کا نشان تبدیل کر کے اس کو اس دفعہ کا فقرہ (1) کر دیا جائے اور حسب ذیل اضافہ کیا جائے، یعنی:۔

(2) ریاست جموں و کشمیر اپنے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طور سے کرے گی کہ یونین کو آئین کے تحت اس ریاست کے متعلق اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں سہولت ہو اور خاص طور سے مذکورہ ریاست، اگر یونین کا مطالبہ ہو تو، یونین کی جانب سے اور اس کے خرچ پر جائیداد حاصل یا طلب کرے گی اور اگر جائیداد اس ریاست کی ملکیت ہو تو اس کو ان شرائط پر، جن پر قرارداد ہو جائے، یونین کو منتقل کر دے گی اور ایسا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں ان شرائط پر منتقل کر دے گی جن کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

تک ہو گی جن کا ہدایت میں قومی یا فوجی اہمیت کا ہونا قرار دیا جائے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کے یہ معنی نہ لیے جائیں گے کہ اس سے شاہراہوں یا آبی راہوں کو قومی شاہراہیں یا قومی آبی راہیں قرار دینے کے پارلیمنٹ کے اختیار پر یا اس طرح قرار دی ہوئی شاہراہوں یا آبی راہوں کے بارے میں یونین کے اختیار پر یا بحری، بری اور فضائی فوج کے کام سے متعلق اس کے کارہائے منصبی کے جز کے طور پر رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کے اختیار پر پابندی ہے۔

(3) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان تدابیر کے بارے میں ہدایت دینے پر بھی ہو گی جو اس ریاست کے اندر ریلوں کی حفاظت کے لیے اختیار کی جاتی ہوں۔

(4) جب کسی ایسی ہدایت کی تعمیل کرنے میں جو کسی ریاست کو فقرہ (2) کے تحت کسی رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کی نسبت یا فقرہ (3) کے تحت ان تدابیر کی نسبت دی گئی ہو جو کسی ریلوے کی حفاظت کے لیے اختیار کی جاتی ہوں اس سے زیادہ صرفہ ہوا ہو، جو ریاست کے معمولی فرائض کی انجام دہی میں ہوا ہوتا، اگر ایسی ہدایت نہ دی گئی ہوتی تو بھارت کی حکومت اس ریاست کو اس ریاست کے اس طرح کیے ہوئے زائد صرفے کی بابت ایسی رقم جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم دے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

257الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 33 کے ذریعہ (20.6.1979) سے حذف۔

بعض حالات میں ریاستوں کو اختیارات وغیرہ عطا کرنے کا یونین کا اختیار۔

258-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر، کسی ریاست کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے، جس تک یونین کے اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کا اطلاق کسی ریاست

میں ہوتا ہو، باوجود اس کے کہ وہ ایسے امر کے متعلق ہو، جس کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار نہ ہو، اس ریاست یا اس کے عہدہ داروں اور حکام کو اختیار عطا کر سکے گا اور ان پر فرائض عائد کر سکے گا یا اختیار عطا کرنے کا اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کر سکے گا۔

(3) جب اس دفعہ کی رو سے کسی ریاست یا اس کے عہدہ داروں یا حکام کو اختیارات اور فرائض عطا کیے گیے ہوں یا ان پر عائد کیے گیے ہوں تو بھارت کی حکومت ریاست کو نظم و نسق کے زائد صرفے کی نسبت، جو ریاست کو ان اختیارات کے استعمال یا فرائض کے انجام دینے میں کرنے پڑے ہوں، ایسی رقم ادا کرے گی جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں ایسی رقم ادا کرے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

یونین کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا ریاستوں کا اختیار۔

258 الف- اس آئین میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر بھارت کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

259- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

بھارت کے باہر کے علاقوں کے تعلق سے یونین کا اختیار سماعت۔

260- بھارت کی حکومت کسی ایسے علاقہ کی حکومت سے جو بھارت کے علاقہ کا حصہ نہ ہو، اقرار نامہ کے ذریعہ کوئی عاملانہ، قانون سازی سے متعلقہ یا عدالتی کارہائے منصبی، جو اس علاقہ کی حکومت میں مرکوز ہوں، اپنے ذمہ لے سکے گی لیکن ایسا ہر ایک اقرار نامہ ملک غیر میں اختیار کے استعمال سے متعلق کسی نافذ الوقت قانون کے تابع اور اس سے محکوم ہو گا۔

سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیاں۔

261- بھارت کے پورے علاقہ میں یونین اور ہر ریاست

کے سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیوں کی صحت پر کامل اعتماد کیا جائے گا اور اس کو وقعت دی جائے گی۔

(2) وہ طریقہ جس کے بموجب اور وہ شرائط جن کے تحت فقرہ (1) میں مذکورہ افعال، ریکارڈ اور کارروائیاں ثابت کی جائیں گی اور ان کے اثر کا تعین کیا جائے گا، ایسی ہوں گی جن کی پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی رو سے توضیع کی گئی ہو۔

(3) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں دیوانی عدالتوں کے دیئے ہوئے یا صادر کیے ہوئے حتمی فیصلے یا احکام اس علاقہ کے اندر کسی جگہ قانون کے بموجب قابل تعمیل ہوں گے۔

پانی کے متعلق تنازعات

بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے پانی سے متعلق تنازعات کا تصفیہ۔

262-(1) پارلیمنٹ کسی بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کے یا اس کے اندر پانی کے استعمال، تقسیم یا اس پر اختیار سے متعلق کسی تنازع یا شکایت کا تصفیہ کرنے کے لیے بذریعہ قانون توضیع کر سکے گی۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، بذریعہ قانون، توضیع کر سکے گی کہ نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کوئی دیگر عدالت کسی ایسے تنازع یا شکایت کے بارے میں اختیار سماعت استعمال کرے گی جس کا حوالہ فقرہ (1) میں ہے۔

ریاستوں کے مابین رابطہ

بین ریاستی کونسل کے بارے میں توضیعات۔

263-اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایک ایسی کونسل کے قیام سے جس پر—

(الف) ان تنازعات کی تحقیقات کرنے اور ان کے بارے میں صلاح دینے کا، جو ریاستوں کے مابین پیدا ہوئے ہوں؛

(ب) ان موضوعات کی تفتیش اور ان پر بحث کرنے کا، جن میں

چند یا تمام ریاستوں یا یونین اور ایک یا زیادہ ریاستوں کا مشترکہ مفاد؛ یا

(ج) کسی ایسے موضوع پر سفارشات کرنے اور خاص طور سے اس موضوع کے متعلق حکمت عملی اور کارروائی میں بہتر باہم ربط کے لیے سفارشات کرنے کا،

فرض عاید کرنے سے مفادات عامہ پورے ہوں گے،

تو صدر کے لیے جائز ہو گا کہ بذریعہ حکم، ایسی کونسل قائم کرے اور ان فرائض کی نوعیت کا جو اس کو انجام دینے ہوں اور اس کی تنظیم اور طریق کار کا تعین کرے۔

حصہ 12

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب۔1۔مالیات

عام

تعبیر۔

264-اس حصہ میں ''مالیاتی کمیشن'' سے ایسا مالیاتی کمیشن مراد ہے جس کو دفعہ 280 کے تحت تشکیل دیا گیا ہو۔

قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس نہ لگائے جائیں گے۔

265-قانونی اختیار کے بغیر نہ تو کوئی ٹیکس لگایا جائے گا اور نہ وصول کیا جائے گا۔

بھارت اور ریاستوں کے مجتمعہ فنڈ اور سرکاری کھاتے۔

266-(1)دفعہ 267 کی توضیعات اور اس باب کی ان توضیعات کے تابع جو بعض ٹیکس اور محصولات کی کل خالص آمدنی یا اس کے جز کو ریاستوں کے تفویض کرنے سے متعلق ہوں، جملہ آمدنی سے، جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں، جملہ قرضوں سے جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کرکے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے، جو اس حکومت کو قرضوں کی بازادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہوگا جس کا نام ''بھارت کا مجتمعہ فنڈ'' ہوگا اور جملہ آمدنی سے جو کسی ریاستی حکومت کو وصول ہو، جملہ قرضوں سے

جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کر کے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے جو اس حکومت کو قرضوں کی باز ادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہو گا جس کا نام ''ریاست کا مجتمعہ فنڈ'' ہو گا۔

(2) بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کو ان کی جانب سے وصول شدہ جملہ دیگر سرکاری رقوم، جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں جمع کی جائیں گی۔

(3) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف نہ ہو گا سوائے اس کے کہ وہ قانون کے بموجب اور ان اغراض کے لیے ہوں اور اس طریقہ سے ہوں جن کی اس آئین میں توضیح ہے۔

اتفاقی مصارف فنڈ۔

267-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''بھارت کا اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعہ تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ صدر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 115 یا دفعہ 116 کے تحت پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ ایسے خرچ کا مجاز کیے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''ریاستی اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعے تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ گورنر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 205 یا دفعہ 206 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز کے قانون کے ذریعے ایسے خرچ کا مجاز کیے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

محصولات جن کو یونین نے عائد لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔

268-(1) ایسے رسوم اسٹامپ اور ادویات اور بناؤ سنگھار کی مصنوعات پر ایسے محصولات آبکاری، جن کا ذکر یونین فہرست میں ہے، بھارت کی حکومت عائد کرے گی لیکن ان کو۔۔۔

(الف) اس صورت میں، جہاں ایسے محصولات کسی یونین علاقہ کے اندر عائد کیے جاسکتے ہیں، بھارت کی حکومت وصول کرے گی؛ اور

(ب) دیگر صورتوں میں، ان کو ایسی ریاستیں وصول کریں گی جن کے اندر فرداً فرداً ایسے محصولات وصول کیے جاسکتے ہیں۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے محصول کی آمدنی جو کسی ریاست کے اندر لگایا جاسکتا ہے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز نہیں ہوگی بلکہ اس ریاست کو تفویض کر دی جائے گی۔

خدمت ٹیکس جو یونین کے ذریعہ عائد کیا جائے گا اور یونین اور ریاستوں کے ذریعہ وصول اور صرف کیا جائے گا۔

[1]268 الف۔ (1) خدمات پر ٹیکس حکومت بھارت کے ذریعہ عائد کئے جائیں گے اور ایسا ٹیکس فقرہ (2) میں وضع شدہ طریقہ سے حکومت بھارت اور ریاستوں کے ذریعہ وصول اور صرف کیا جائے گا۔

(2) کسی مالیاتی سال میں فقرہ (1) کی توضیع کے مطابق عائد کئے گئے ایسے ٹیکسوں کی آمدنی کا۔۔۔

(الف) حکومت بھارت اور ریاستوں کے ذریعہ وصولی؛

---

1 آئین (اٹھاسی ویں ترمیم) ایکٹ، 2003 کے نفاذ کی تاریخ سے جوڑا جائے گا۔

(ب) حکومت بھارت اور ریاستوں کے ذریعہ تصرف، وصولی اور تصرف کے ایسے اصولوں کے مطابق کیا جائے گا جنھیں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ بنائے۔

وہ ٹیکس جن کو یونین عائد اور وصول کرے گی لیکن ان کو ریاستوں کے تفویض کیا جائے گا۔

269(1) حسب ذیل محصولات اور ٹیکس بھارت کی حکومت عائد اور وصول کرے گی لیکن فقرہ (2) میں توضیع کیے گئے طریقہ سے ریاستوں کو تفویض کر دیے جائیں گے یعنی —

(الف) زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی وراثت کے بارے میں محصولات؛

(ب) زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کے بارے میں محصول املاک؛

(ج) ریلوے، بحری یا فضائی راستوں سے لے جائے جانے والے مال یا مسافروں پر حدواری ٹیکس؛

(د) ریلوے کے مسافروں کے کرایہ اور مال کے بھاڑے پر ٹیکس؛

(ہ) صرافوں اور وعدہ بازاروں میں لین دین پر رسوم اسٹامپ کے سوا دیگر ٹیکس؛

(و) اخبارات کی بکری یا خرید اور ان میں شائع شدہ اشتہارات پر ٹیکس؛

(ز) اخبارات کے سوا دوسرے مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس جب ایسی بکری یا خرید بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران واقع ہو؛

(ح) مال ترسیل کرنے پر ٹیکس (چاہے ترسیل اسے کرنے والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں ایسی ترسیل بین

ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے ٹیکس کی خالص آمدنی سوائے ایسی آمدنی کے جو یونین علاقوں سے ہونے والی آمدنی کہی جاسکتی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز نہ ہوگی بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کردی جائے گی جن کے اندر وہ محصول یا ٹیکس اس سال عائد ہو سکتا ہو اور ان ریاستوں میں تقسیم کے ایسے اصولوں کے مطابق تقسیم کردی جائے گی جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، مرتب کر سکے گی۔

(3) پارلیمنٹ اس امر کا تعین کرنے کی غرض سے کہ مال کی بکری یا خرید یا ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران کب واقع ہوتی ہے، قانون کے ذریعہ، اصول مرتب کر سکے گی۔

عائد کیا گیا اور یونین وصوبوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ٹیکس۔

270-(1) بالترتیب، دفعہ 268، دفعہ 268الف اور دفعہ 269 میں مصرحہ محصول اور ٹیکسوں کے سوائے، یونین فہرست میں مصرحہ سبھی ٹیکس اور محصول، دفعہ 271 میں مصرحہ ٹیکسوں اور محصولات پر سرچارج اور پارلیمنٹ کے ذریعہ تیار کئے گئے کسی قانون کے تحت خصوصی اغراض کے لئے عائد کیا گیا کوئی ابواب حکومت بھارت کے ذریعہ عائد اور وصول کئے جائیں گے اور فقرہ (2) میں دئے گئے طریقہ سے یونین اور ریاستوں کے بیچ تقسیم کئے جائیں گے۔

(2) کسی مالیاتی سال میں کسی ایسے ٹیکس یا محصول کی خالص آمدنی کا اتنا فیصد جو مقرر کیا جائے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہ ہوگا بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کردیا جائے گا جن کے اندر وہ ٹیکس یا محصول اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور اسے

ان ریاستوں میں ایسے طریقہ اور وقت سے، جو مقرر کیا جائے، تقسیم کر دیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ میں ''مقررہ'' سے مراد ہے'۔

(i) جب تک مالیاتی کمیشن کی تشکیل نہیں ہو جاتی صدر کے ذریعہ مقررہ؛ اور

(ii) مالیاتی کمیشن کے تشکیل پا جانے کے بعد مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد صدر کے حکم کے ذریعہ مقررہ۔

یونین کی اغراض کے لیے بعض محصولات اور ٹیکسوں پر سرچارج۔

271- دفعات 269 اور 270 میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کسی وقت یونین کی اغراض کے لیے ان دفعات میں محولہ محصولات یا ٹیکسوں میں سے کسی پر سرچارج بڑھا سکے گی اور کسی ایسے سرچارج کی پوری آمدنی بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز ہو گی۔

272- حذف۔

سن اور سن کی اشیا پر محصول بر آمد کے عوض رقمی امداد۔

273- (1) سن اور سن کی اشیا پر محصول بر آمد کی ہر سال کی خالص آمدنی میں سے کسی جز کو آسام، بہار، اڑیسہ اور مغربی بنگال کی ریاستوں کو تفویض کرنے کے بجائے ان ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امداد کے طور پر بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر اتنی رقوم کا بار عائد کیا جائے گا، جو مقرر کی جائیں۔

(2) اس طرح مقررہ رقوم کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا رہے گا جب تک کہ بھارت کی حکومت کوئی محصول بر آمد سن یا سن کی اشیاء پر لگاتی رہے یا تاوقتیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی نہ ہو جائیں، ان میں سے جو بھی پہلے ہو۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''مقررہ'' کے وہی معنی ہیں جو دفعہ 270 میں ہیں۔

ان بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔

274-(1) کوئی ایسا بل یا ایسی ترمیم جس سے کوئی ٹیکس یا محصول جس میں ریاستوں کا مفاد ہو، عائد کیا جائے یا اس میں تبدیلی کی جائے یا جس سے اصطلاح ''زرعی آمدنی'' کے معنی میں تبدیلی ہو، جیسا کہ اس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے یا جس سے وہ اصول متاثر ہوتے ہوں جن کے مطابق اس باب میں متذکرہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت رقوم ریاستوں کو قابل تقسیم ہیں یا ہوسکیں گی یا جس سے یونین کی اغراض کے لیے ایسا سرچارج عائد ہو جس کا ذکر اس باب کی مندرجہ بالا توضیعات میں ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہوگی یا اس کی تحریک نہ کی جائے گی۔

(2) اس دفعہ میں اصطلاح ''ٹیکس یا محصول جن میں ریاستوں کا مفاد ہو'' سے مراد ہے—

(الف) وہ ٹیکس یا محصول جس کی پوری خالص آمدنی یا کوئی جز ریاست کو تفویض کیا جائے؛ یا

(ب) وہ ٹیکس یا محصول جس کے حوالے سے خالص آمدنی کی رقوم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے فی الوقت کسی ریاست کو واجب الادا ہوں۔

بعض ریاستوں کو یونین سے رقمی امدادیں۔

275-(1) ایسی رقوم کا بار جن کی پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ توضیع کرے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہر سال ایسی ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر عائد ہوگا جن کے بارے میں پارلیمنٹ تعین کرے کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور مختلف ریاستوں کے لیے مختلف رقوم تعین کی جاسکیں گی:

بشرطیکہ بھارت کے مجتمع فنڈ سے کسی ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو اس ریاست کو ایسی ترقیاتی اسکیموں کا صرفہ برداشت کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی کو فروغ دینے کی یا اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے:

مزید شرط یہ ہے کہ بھارت کے مجتمع فنڈ سے ریاست آسام کی مال گزاری کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسے سرمائے اور متوالی رقمیں دی جائیں گی—

(الف) جو چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 سے منسلک جدول کے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین ماقبل دو سال کے دوران میں آمدنی سے زائد خرچ کے اوسط کے مساوی ہوں؛ اور

(ب) جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی ان رقبوں کے نظم ونسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(1الف) دفعہ 244 الف کے تحت خود اختیاری ریاست کے قائم ہونے پر اور اس کے قائم ہونے کے وقت سے—

(i) ایسی رقوم جو فقرہ (1) کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے فقرہ (الف) کے تحت واجب الادا ہوں اگر اس میں متذکرہ

تمام قبائلی رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو اس خود اختیاری ریاست کو ادا کی جائیں گی اور اگر ان قبائلی رقبوں میں سے صرف چند رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو ریاست آسام اور خود اختیاری ریاست کے درمیان اس طرح تقسیم کر دی جائیں گی جس کی صراحت صدر، بذریعہ حکم کرے؛

(ii) بھارت کے مجمعہ فنڈ سے خود اختیاری ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ خود اختیاری ریاست، بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے ریاست آسام کے باقی حصہ کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(2) تاوقتیکہ فقرہ (1) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے، اس فقرہ کے تحت پارلیمنٹ کو عطا کیے ہوئے اختیارات کو صدر، بذریعہ حکم استعمال کرے گا اور اس فقرہ کے تحت صدر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم پارلیمنٹ کی ایسی توضیع کے تابع نافذ رہے گا:

بشرطیکہ مالیاتی کمیشن کے تشکیل پانے کے بعد صدر اس فقرہ کے تحت کوئی حکم مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کیے بغیر صادر نہ کرے گا۔

پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس۔

276-(1) دفعہ 246 میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست یا اس میں کسی بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کے فائدہ کے لیے پیشوں، تجارتوں، حرفوں یا ملازمتوں سے متعلق ٹیکسوں کے بارے میں اس ریاست کی مجلس

قانون ساز کا کوئی قانون اس بنا پر باطل نہ ہو گا کہ وہ آمدنی پر ٹیکس کے متعلق ہے۔

(2) کل رقم کسی ایک شخص کی نسبت اس ریاست یا اس کے اندر کسی ایک بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کو پیشوں، تجارتوں حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس کے طور پر واجب الادا مجموعی رقم دو ہزار پانچ سو روپے سالانہ سے متجاوز نہ ہو گی۔

(3) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکسوں کی نسبت قوانین بنانے کے مذکورہ بالا اختیار کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں سے حاصل یا پیدا ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی بابت پارلیمنٹ کے قوانین بنانے کا اختیار کسی طرح محدود ہوتا ہے۔

مستثنیات۔

277- ٹیکس، محصولات، ابواب یا فیسیں جنہیں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی ریاست کی حکومت یا کوئی بلدیہ یا دوسرا مقامی حاکم یا جماعت اس ریاست، بلدیہ، ضلع یا دوسرے مقامی رقبہ کی اغراض کے لیے جائز طور پر وصول کر رہی تھی باوجود اس کے کہ ان ٹیکسوں، محصولات، ابواب یا فیسوں کا یونین فہرست میں ذکر ہے، قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ میں اس کے خلاف توضیع کرنے تک وصول اور ان ہی اغراض کے لیے صرف کی جاتی رہیں گی۔

278- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

''خالص آمدنی'' وغیرہ کا حساب لگانا۔

279- (1) اس باب کی ما قبل توضیعات میں ''خالص آمدنی'' سے کسی ٹیکس یا محصول کے تعلق سے اس کی وہ آمدنی

مراد ہے جس سے وصولی کا خرچہ کم کر دیا گیا ہو اور ان توضیعات کی اغراض کے لیے کسی ٹیکس یا محصول یا کسی ٹیکس یا محصول کے جز کی ایسی خالص آمدنی کو جو کسی رقبہ میں ہو یا اس کا آمدنی ہونا سمجھا جا سکتا ہو، بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل تعین کرے گا اور اس کی تصدیق کرے گا جس کا صداقت نامہ حتمی ہو گا۔

(2) مذکورہ بالا اور اس باب کی کسی دیگر صریح توضیع کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون یا صدر کا کوئی حکم کسی ایسی صورت میں جب اس حصہ کے تحت کسی محصول یا ٹیکس کی آمدنی کسی ریاست کو تفویض کی جاتی ہے یا کی جائے اس طریقہ کے لیے، جس میں آمدنی کا حساب لگایا جائے گا، اس وقت کی، جس سے یا جس پر اور اس طریقہ کی، جس کے مطابق ادائیاں کرنی ہیں ایک مالیاتی سال اور کسی اور مالیاتی سال کے درمیان مطابقت پیدا کرنے اور کسی دیگر ذیلی یا ضمنی امور کے لیے توضیع کر سکے گا۔

مالیاتی کمیشن۔

280-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دو سال کے اندر اور اس کے بعد ہر پانچویں سال کے منقضی ہو جانے پر یا اس سے پیشتر کسی وقت جس کو صدر ضروری سمجھے، بذریعہ حکم ایک مالیاتی کمیشن، تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور چار دیگر ارکان پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اس کمیشن کے ارکان کی حیثیت سے تقرر کے لیے مطلوب اہلیتوں اور ان کے انتخاب کے طریقہ کا تعین کر سکے گی۔

(3) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ صدر کو حسب ذیل امور کے بارے میں سفارشات کرے —

(الف) یونین اور ریاستوں کے درمیان ان ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم جو اس باب کے تحت ان کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہوں یا کیے جا سکیں گے اور ان ریاستوں کے مابین ایسی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو مختص کرنا؛

(ب) ایسے اصول جن کے مطابق بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادیں محکوم ہونی چاہئیں؛

(ب ب) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(ج) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(د) کوئی دیگر امر جس کو صدر مستحکم مالیات کی اغراض کے لیے کمیشن سے رجوع کرے۔

(4) کمیشن اپنا طریق کار معین کرے گا اور اس کو اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس کو عطا کرے۔

مالیاتی کمیشن کی سفارشات۔

281- صدر، اس آئین کی توضیعات کے تحت کی ہوئی ہر سفارش، اس پر کی گئی کارروائی کے بارے میں مالیاتی کمیشن کی ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

متفرق مالیاتی توضیعات

یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائی خرچ۔

282-یونین یا کوئی ریاست کسی غرض عامہ کے لیے رقمی منظوریاں دے سکے گی باوجود اس کے کہ وہ غرض ایسی نہ ہو جس کے بارے میں پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز، جیسی کہ صورت ہو، قوانین بنا سکے۔

مجتمعہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔

283- (1) بھارت کے مجتمعہ فنڈ اور بھارت کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے، ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، بھارت کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتہ سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے میں اس طرح توضیع نہ ہو، صدر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

(2) ریاست کے مجتمعہ فنڈ اور ریاست کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے اور ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو ریاست کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، ریاست کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتوں سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے

میں اس طرح توضیع نہ ہو، ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔

284 - وہ جملہ رقوم جو -

(الف) یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں مامور کسی عہدہ دار کو ایسی حیثیت میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں سوائے ان آمدنیوں یا سرکاری رقوم کے جو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، حاصل کرلے یا اس کو وصول ہوں، یا

(ب) بھارت کے علاقہ کے اندر کسی عدالت کے پاس کسی مقدمہ، امر، حساب یا اشخاص کے کھاتے میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں،

بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں، جیسی کہ صورت ہو، جمع کی جائیں گی۔

یونین کی جائیداد کا ریاستی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

285-(1) یونین کی جائیداد، سوائے اس حد تک جس کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، کسی ریاست یا ریاست کے اندر کسی حاکم کے عائد کیے ہوئے جملہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر، تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کے اندر کسی حاکم کو یونین کی کسی جائیداد پر کوئی ٹیکس وصول کرنے میں مانع نہ ہو گا جس کی ایسی جائیداد اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل مستوجب ہو سکتی تھی یا سمجھی جاسکتی تھی بشرطیکہ اس ریاست میں وہ ٹیکس وصول ہوتا رہا ہو۔

مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔

286-(1) کسی ریاست کا کوئی قانون مال کی بکری یا خرید پر کوئی ٹیکس عائد نہ کرے گا اور نہ اس کے عائد کرنے کا مجاز کرے گا جہاں ایسی بکری یا خرید—

(الف) ریاست کے باہر واقع ہو؛ یا
(ب) بھارت کے علاقہ میں مال کی در آمد یا اس سے مال کی بر آمد کے دوران واقع ہو۔

(2) اس کا تعین کرنے کے لیے کہ کب مال کی بکری یا خرید فقرہ (1) میں متذکرہ طریقوں میں سے کسی طریقہ پر واقع ہوئی ہے، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اصول مرتب کر سکے گی۔
(3) جہاں تک کسی ریاست کا کوئی قانون، —
(الف) ایسے مال کی، جسے پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعہ بین ریاستی تجارت یا بیوپار میں خاص اہمیت کا مال ہونا قرار دیا ہو، بکری یا خرید پر کوئی ٹیکس عائد کرتا ہے یا عائد کرنے کا مجاز کرتا ہے؛ یا
(ب) مال کی بکری یا خرید پر کوئی ٹیکس عائد کرتا ہے یا عائد کرنے کا مجاز کرتا ہے جو دفعہ 366 کے فقرہ (29الف) کے ذیلی فقرہ (ب)، ذیلی فقرہ (ج) یا ذیلی فقرہ (د) میں محولہ نوعیت کا کوئی ٹیکس ہے،
وہاں تک ایسا قانون ٹیکس کے عائد کرنے کے طریقے، شرحوں اور دیگر ضمنی باتوں کے تعلق سے ایسی پابندیوں اور شرطوں کے تابع ہوگا جن کی پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، صراحت کرے۔

بجلی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

287- سوائے اس حد تک، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ریاست کا کوئی قانون ایسی بجلی کے خرچے یا فروخت پر نہ ٹیکس عائد کرے گا اور نہ عائد کرنے کا مجاز کرے گا (خواہ اس بجلی کو کوئی حکومت پیدا کرے یا دوسرے اشخاص) جو —
(الف) بھارت کی حکومت خرچ کرے یا بھارت کی حکومت کو

اس حکومت کے خرچے کے لیے فروخت کی جائے؛ یا

(ب) کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں بھارت کی حکومت یا اس ریلوے کو چلانے والی کوئی ریلوے کمپنی خرچ کرے یا اس حکومت کو یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے،

اور کسی ایسے قانون میں جو بجلی کی فروخت پر ٹیکس عائد کرے یا عائد کرنے کا مجاز کرے اس امر کی ضمانت ہو گی کہ اس بجلی کی قیمت جو بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچ یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو، جیسا کہ اوپر ذکر ہے، کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے اس قیمت سے جو بجلی کی کافی مقدار کے دیگر صارفین سے طلب کی جائے، ٹیکس کی رقم کی حد تک کم ہو گی۔

پانی یا بجلی کی بابت ریاستوں کے ٹیکسوں سے بعض صورتوں میں استثنیٰ۔

288-(1) سوائے اس حد تک، جس کی صدر اپنے حکم سے دیگر طور پر توضیع کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل ریاست کا کوئی نافذہ قانون کوئی ٹیکس کسی ایسے پانی یا بجلی کی بابت نہ عائد کرے گا اور نہ اس کو عائد کرنے کا مجاز کرے گا جو کوئی حاکم، جو کسی موجودہ قانون یا بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کی ضابطہ بندی یا ترقی کے لیے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہو، ذخیرہ کرے، پیدا کرے، خرچ کرے، تقسیم کرے یا فروخت کرے۔

تشریح:- اس فقرہ میں ''ریاست کا نافذہ قانون'' کی اصطلاح میں کسی ریاست کا ایسا قانون شامل ہو گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور ہوا ہو یا بنایا گیا ہو اور جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ اس وقت وہ یا اس کے حصے یا تو تمام تر یا مخصوص علاقوں میں ہی نافذ العمل نہ ہوں۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز فقرہ (1) میں متذکرہ کسی ٹیکس

کو قانون کے ذریعہ عائد کر سکے گی یا اس کو عائد کرنے کا مجاز کر سکے گی لیکن کسی ایسے قانون کا کوئی اثر نہ ہو گا جب تک اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قانون ایسے ٹیکس کی شرحوں یا اس کے دیگر متعلقہ امور کا ان قواعد یا توضیعات کے ذریعہ تعین کرنے کی توضیع کرے، جن کو قانون کے تحت کوئی حاکم بنائے تو اس قانون میں کسی ایسے قاعدہ کے بنانے یا حکم کے صادر کرنے کے لیے صدر کی ماقبل منظوری حاصل کرنے کی توضیع ہو گی۔

یونین کے ٹیکس سے ریاست کی جائیداد اور آمدنی کا استثنیٰ۔

289-(1) کسی ریاست کی جائیداد اور آمدنی یونین کے ٹیکس سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر یونین کو ایسی ریاست کی حکومت یا اس کی طرف سے کی جانے والی کسی قسم کی تجارت یا کاروبار یا اس سے متعلق معاملات یا ایسی تجارت یا کاروبار کی اغراض کے لیے زیر استعمال یا زیر دخل کسی جائیداد یا اس کے تعلق سے حاصل یا پیدا ہونے والی کسی آمدنی کے بارے میں اس حد تک، اگر کوئی ہو، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، کسی ٹیکس کے عائد کرنے یا اس کے عائد کرنے کا مجاز کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسی تجارت یا کاروبار یا کسی قسم کی تجارت یا کاروبار پر نہ ہو گا جس کی نسبت پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یہ قرار دے کہ وہ حکومت کے معمولی کارہائے منصبی کے ضمن میں ہیں۔

بعض مصارف اور پنشن کے بارے میں مطابقت پیدا کرنا۔

290-جب اس آئین کی توضیعات کے تحت کسی عدالت یا کمیشن کے مصارف یا کسی ایسے شخص کو یا اس کے بارے میں واجب الادا پنشن جس نے اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل بھارت میں تاج شاہی کے تحت ملازمت کی ہو یا ایسی تاریخ نفاذ کے بعد یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں ملازمت کی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ

یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوں، تب—

(الف) بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے کسی ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس شخص نے پوری ملازمت یا جزو ملازمت کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو؛ یا

(ب) ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے یونین یا دوسری ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس شخص نے پوری ملازمت یا جزو ملازمت یونین یا دوسری ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو،

ان مصارف یا پنشن کی بابت اس قدر حصہ کا بار جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں جس کا تعین وہ ثالث کرے، جس کو بھارت کا اعلیٰ جج مقرر کرے، ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اس دوسری ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس کی اس میں ادائیگی ہو گی۔

بعض دیو سوم فنڈوں کو سالانہ ادائیگی۔

290 الف- چھیالیس لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست کیرالا کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں سے ہر سال ٹراونکور دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا اور تیرہ لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست تامل ناڈو کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں سے ہر سال اس دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا جو اس ریاست میں ہندوؤں کے مندروں اور پوتر استھانوں کی نگہداشت کے لیے ان علاقوں میں قائم کیا گیا ہے جو اس ریاست کو بتاریخ یکم نومبر 1956ء کو ریاست ٹراونکور کوچین سے منتقل ہوئے ہیں۔

291- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف۔

باب 2

قرضہ لینا

بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔

292-یونین کا عاملانہ اختیار بھارت کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

ریاستوں کا قرضہ لینا۔

293-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کا عاملانہ اختیار ریاست کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، بھارت کے علاقہ کے اندر قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

(2) بھارت کی حکومت ایسی شرائط کے تابع جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت لگائی جائیں، کسی ریاست کو قرضے دے سکے گی جب تک وہ دفعہ 292 کے تحت حدود سے متجاوز نہ ہوں یا کسی ریاست کے لیے ہوئے قرضوں کے بارے میں ضمانتیں دے سکے گی اور ایسی رقوم کا بار جو ایسے قرضے دینے کی غرض سے درکار ہوں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا۔

(3) کوئی ریاست بھارت کی حکومت کی بلا رضامندی کوئی قرضہ حاصل نہ کر سکے گی اگر اس قرضہ کا کوئی حصہ ہنوز غیر اداشدہ ہو جس کو بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے اس ریاست کو دیا ہو یا جس کی بابت ضمانت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے دی ہو۔

(4) فقرہ (3) کے تحت کوئی رضامندی ایسی شرائط کے تابع،

اگر کوئی ہوں، دی جاسکے گی جن کا عائد کرنا بھارت کی حکومت مناسب خیال کرے۔

باب 3

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

بعض صورتوں میں جائیداد، اثاثے، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

294- ایسی کسی مطابقت کے تابع جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل پاکستان کی ڈومینین یا مغربی بنگال، مشرقی بنگال، مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب کے صوبوں کے بننے کی وجہ سے کی گئی ہو یا کی جاتی ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے—

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی حکومت کی اغراض کے لیے ہز مجیسٹی میں مرکوز تھے اور تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہر ایک گورنر کے صوبہ کی حکومت کی اغراض کے لیے ہز مجیسٹی میں مرکوز تھے، ترتیب وار یونین اور مماثل ریاست میں مرکوز ہو جائیں گے؛ اور

(ب) بھارت کی ڈومینین کی حکومت اور ہر ایک گورنر کی صوبہ کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں، ترتیب وار بھارت کی حکومت اور مماثل ریاست کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے۔

دیگر صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

295- (1) کسی ایسے اقرار نامہ کے تابع جو اس بارے میں بھارت کی حکومت ریاست کی حکومت سے کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے —

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل

پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرجہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست میں مرکوز تھے، یونین میں مرکوز ہو جائیں گے اگر ایسی اغراض، جن کے لیے ایسی جائیداد اور اثاثے ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر قبضہ تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق یونین کی اغراض ہوں گی؛اور

(ب) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں بھارت کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے اگر وہ اغراض، جن کے لیے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے حقوق حاصل کیے گئے تھے یا ذمہ داریاں یا وجوب عائد ہوئے تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق بھارت کی حکومت کی اغراض ہوں گی۔

(2) متذکرہ بالا کے تابع پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ ہر ایک ریاست کی حکومت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے اپنی مماثل بھارتی ریاست کی تمام جائیداد اور اثاثوں اور تمام حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب سے متعلق، بجز ان کے جن کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، جانشین ہوگی خواہ وہ کسی معاہدہ سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں۔

عود بحق سرکار یا سقوط حق سے یا جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہونے والی جائیداد۔

296-اس میں بعد میں مندرجہ توضیعات کے تابع بھارت کے علاقہ میں کوئی جائیداد، جو اگر یہ آئین نافذ العمل نہ ہوتا تو ہز مجیسٹی یا جیسی کہ صورت ہو، کسی بھارتی ریاست کے حکمراں کو عود بحق سرکار ہونے یا حق ساقط ہونے یا کسی جائز مالک کے نہ ہونے کی وجہ سے جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہوتی اگر وہ ایسی جائیداد ہو جو کسی ریاست میں واقع ہو تو ایسی ریاست میں مرکوز ہوگی اور کسی دوسری صورت میں یونین میں مرکوز ہوگی:

بشرطیکہ کوئی جائیداد جو اس تاریخ پر جب وہ اس طرح ہز مجیسٹی یا کسی بھارتی ریاست کے حکمران کو حاصل ہوئی ہوتی، بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے قبضہ میں یا زیر اختیار تھی تو اگر وہ، اغراض جن کے لیے اس وقت استعمال ہوئی تھی یا قبضہ میں تھی یونین کی اغراض تھیں تو ان کے مطابق یونین میں یا اور کسی ریاست کی تھیں تو اس ریاست میں مرکوز ہو گی۔

تشریح: اس دفعہ میں اصطلاحات ''حکمران'' اور ''بھارتی ریاست'' کے وہی معنی ہیں جو ان کے دفعہ 363 میں ہیں۔

ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آب کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیا کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔

297-(1) تمام اراضیات، معدنیات اور دیگر قیمتی اشیا، جو ملکی سمندر یا بھارت کے براعظمی کنارہ آب یا کلیتاً معاشی علاقہ کے اندر سمندر کے نیچے ہوں، یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(2) بھارت کے کلیتاً معاشی علاقہ کے جملہ دیگر وسائل یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(3) ملکی سمندر، بھارت کے براعظمی کنارہ آب کلیتاً معاشی علاقہ اور دیگر سمندری علاقے کی سرحدیں ایسی ہوں گی جو پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً مصرحہ ہوں۔

تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔

298- یونین اور ہر ایک ریاست کا عاملانہ اختیار کسی تجارت یا کاروبار کے کرنے اور جائیداد کے حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور منتقل کرنے اور کسی غرض کے لیے معاہدات کرنے سے متعلق ہو گا:

بشرطیکہ—

(الف) یونین کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا

کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت پارلیمنٹ قوانین بنا سکتی ہے، ہر ایک ریاست میں اس ریاست کی قانون سازی کے تابع ہو گا؛ اور

(ب) ہر ایک ریاست کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز قوانین بنا سکتی ہے، پارلیمنٹ کی قانون سازی کے تابع ہو گا۔

معاہدات۔

299-(1) جملہ معاہدات جو یونین یا کسی ریاست کا عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں صدر یا ریاست کے گورنر کے کیے ہوئے، جیسی کہ صورت ہو، ظاہر کیے جائیں گے اور وہ جملہ معاہدات اور جائیداد کے تملیک نامے جو اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں، صدر یا گورنر کی جانب سے ایسے اشخاص ایسے طریقہ سے تکمیل کریں گے جن کو اور جس طریقے کی وہ ہدایت کرے یا مجاز کرے۔

(2) نہ تو صدر اور نہ گورنر کسی معاہدہ یا جائیداد کے تملیک نامے کی بابت ذاتی طور پر ذمہ دار ہو گا جو وہ اس آئین کی اغراض کے لیے یا بھارت کی حکومت سے متعلق اس سے قبل نافذ کسی قانون کی اغراض کے لیے کرے یا تکمیل کرے اور نہ کوئی شخص جو ان میں سے کسی کی جانب سے ایسا معاہدہ یا تملیک نامہ کرے یا اس کی تکمیل کرے اس کے بارے میں ذاتی حیثیت سے ذمہ دار ہو گا۔

مقدمات اور کارروائیاں۔

300-(1) بھارت کی یونین کے نام سے بھارت کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ریاست کے نام سے ریاست کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ان توضیعات کے تابع جو اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے پارلیمنٹ یا ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے وضع کیے ہوئے ایکٹ کے ذریعہ کی جائیں اپنے متعلقہ امور کے تعلق سے اس قسم کی صورتوں میں مقدمہ دائر

کر سکیں گے یا ان پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا جیسا کہ بھارت کی ڈومینین اور مماثل صوبے یا مماثل بھارتی ریاستیں دائر کر سکتی تھیں یا ان پر دائر کیا جا سکتا تھا اگر یہ آئین نہ وضع کیا گیا ہوتا۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

(الف) اگر کوئی ایسی کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں بھارت کی ڈومینین فریق ہو تو اس کارروائی میں بھارت کی یونین کا ڈومینین کا قائم مقام ہونا متصور ہوگا؛ اور

(ب) اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں کوئی صوبہ یا کوئی بھارتی ریاست فریق ہو تو اس کارروائی میں مماثل ریاست کا اس صوبے یا بھارتی ریاست کا قائم مقام ہونا متصور ہوگا۔

باب 4

جائیداد کا حق

بہ استثنا قانونی اختیار کے اشخاص کو جائیداد سے محروم نہ کیا جائے گا۔

300الف - بہ استثنا قانونی اختیار کے کسی شخص کو جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

حصہ 13

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔

301-اس حصہ کی دوسری توضیعات کے تابع بھارت کے سارے علاقہ میں تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی ہو گی۔

تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

302-پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایک ریاست اور دوسری ریاست کے درمیان یا بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں۔

تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔

303-(1) دفعہ 302 میں کسی امر کے باوجود نہ تو پارلیمنٹ کو اور نہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسا کوئی قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا جس سے ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں تجارت اور بیوپار کی نسبت کسی اندراج کی رو سے ایک ریاست کو دوسری ریاست پر ترجیح دی جائے یا دینے کا مجاز کیا جائے یا ایک ریاست اور دوسری ریاست میں کوئی امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع

نہ ہو گا جس سے کوئی ترجیح دی جائے یا ترجیح دینے کا مجاز کیا جائے یا امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے اگر ایسا قانون یہ قرار دے کہ ایسی صورت حال سے نمٹنے کے لیے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں مال کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ایسا کرنا ضروری ہے۔

ریاستوں کے درمیان تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں۔

304- دفعہ 301 یا دفعہ 303 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، —

(الف) دوسری ریاستوں یا یونین علاقوں سے در آمد کیے ہوئے مال پر کوئی ایسا ٹیکس جو اس ریاست میں اس قسم کے بنائے ہوئے یا تیار کیے ہوئے مال پر لگتا ہو اس طرح عائد کر سکے گی کہ ایسے در آمد کیے ہوئے مال اور بنائے یا تیار کیے ہوئے مال میں امتیاز ہو نہ ہو؛ اور

(ب) اس ریاست کے ساتھ یا اس کے اندر تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی معقول پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں:

بشرطیکہ فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی بل پیش ہو گا اور نہ کسی ترمیم کی تحریک ہو گی۔

موجودہ قوانین اور ان قوانین کا تحفظ جن میں سرکاری اجارہ داریوں کی توضیع ہو۔

305- دفعات 301 اور 303 میں کوئی امر کسی موجودہ قانون کی توضیعات کو سوائے اس کے کہ جس حد تک صدر بذریعہ حکم دیگر طور پر ہدایت کرے، متاثر نہ کرے گا؛ اور دفعہ 301 کا کوئی امر آئین (چوتھی ترمیم) ایکٹ، 1955 کی تاریخ نفاذ کے قبل بنائے ہوئے قانون کے نفاذ کو اس حد تک متاثر نہ کرے گا جس کا تعلق ایسے کسی امر سے ہو جس کا حوالہ دفعہ 19 کے فقرہ (6) کے ذیلی فقرہ (ii) میں ہے یا جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے امر کی بابت قانون بنانے میں مانع ہو۔

306- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دفعات 301 تا 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے حاکم کا تقرر۔

307- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسے حاکم کا تقرر کر سکے گی جس کو وہ دفعات 301، 302، 303 اور 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے مناسب سمجھے اور اس حاکم کو جس کا اس طرح تقرر ہو ایسے اختیارات اور ایسے فرائض عطا کر سکے گی جو وہ ضروری خیال کرے۔

حصہ 14

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب۔1 ملازمتیں

تعبیر۔

308-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح "ریاست" میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی بھرتی اور شرائط ملازمت۔

309-اس آئین کی توضیعات کے تابع متعلقہ مجلس قانون ساز کے ایکٹ یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں سرکاری ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کر سکیں گے:

بشرطیکہ یونین کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت صدر یا کوئی ایسا شخص جس کو وہ ہدایت دے، اور ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت ریاست کا گورنر یا کوئی شخص جس کو وہ ہدایت دے، اس دفعہ کے تحت متعلقہ مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے یا اس کے تحت اس بارے میں توضیع ہونے تک ایسی ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنانے کا مجاز ہو گا اور اس طرح بنے ہوئے قواعد کسی ایسے ایکٹ کی توضیعات کے تابع نافذ رہیں گے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کے عہدوں کی مدت۔

310-(1) سوائے اس کے کہ صریح طور سے اس آئین میں توضیع ہو، ہر شخص جو یونین کی دفاعی ملازمت، سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت کا رکن ہو یا دفاع کے سلسلہ میں کسی عہدہ یا یونین کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدے پر مامور رہے گا اور ہر شخص جو ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو اس ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر مادور رہے گا۔

(2) باوجود اس کے کہ ہر شخص جو یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدہ پر مامور رہتا ہے، کسی معاہدہ میں، جس کے تحت کسی شخص کا جو دفاعی ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کی سول ملازمت کا رکن نہ ہو اس آئین کے تحت کسی ایسے عہدہ پر تقرر ہو اگر صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، خصوصی اہلیتیں رکھنے والے کسی شخص کی خدمات حاصل کرنے کے لیے ضروری تصور کرے تو یہ شرط ہو سکے گی کہ اس کو معاوضہ ادا کیا جائے گا اگر کسی منظورہ مدت کے ختم ہونے کے قبل اس عہدہ کو برخواست کر دیا جائے یا ان وجوہ سے جن کا تعلق اس شخص کی بدچلنی سے نہ ہو اس کو عہدو چھوڑ دینے کا حکم دیا جائے۔

یونین یا ریاست کے تحت سول حیثیت میں مامور اشخاص کی برطرفی، علاحدگی یا درجہ میں تنزلی۔

311-(1) کسی شخص کو جو یونین کی کسی سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا یونین یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو، ہر کوئی ایسا حاکم برطرف یا علاحدہ نہیں کر سکے گا جو اس حاکم کا ماتحت ہو جس نے اس شخص کا تقرر کیا ہو۔

(2) متذکرہ بالا کسی شخص کی اس وقت تک برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی نہیں کی جائے گی جب تک کہ ایسی تحقیقات نہ کی

جائے جس میں اس کو اس کے خلاف الزامات کی اطلاع دے دی گئی ہو اور اسے ان الزامات کے بارے میں عذرات پیش کرنے کا مناسب موقع دیا گیا ہو:

بشرطیکہ ایسی تحقیقات کے بعد اس پر ایسا کوئی تاوان عائد کرنے کی تجویز کی جائے تو ایسا تاوان ایسی تحقیقات کے دوران پیش کی گئی شہادت کی اساس پر عائد کیا جاسکے گا اور یہ ضروری نہ ہو گا کہ ایسے شخص کو تاوان پر نمائندگی کرنے کا موقع دیا جائے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ کا اطلاق نہ ہو گا —

(الف) جب کسی شخص کی ایسے چال چلن کی بنا پر برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کی جائے جس کے باعث اس کو کسی فوجداری الزام میں مجرم قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) جب ایسا حاکم جسے کسی شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو، مطمئن ہو کہ کسی وجہ سے، جس کو وہ حاکم قلم بند کرے گا، مناسب طور پر ایسی تحقیقات نہیں کی جاسکتی؛ یا

(ج) جب صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ریاست کی سلامتی کی خاطر ایسی تحقیقات کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔

(3) اگر متذکرہ بالا کسی شخص کی بابت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا ایسی تحقیقات جس کا حوالہ فقرہ (2) میں ہے مناسب طور سے کی جاسکتی ہے تو اس پر ایسے حاکم کا فیصلہ حتمی ہو گا جسے ایسے شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

کل بھارت ملازمتیں۔

312-(1) حصہ 6 کے باب 6 یا حصہ 11 میں کسی امر کے باوجود اگر راجیہ سبھا نے ایسی قرارداد کے ذریعہ جس کی تائید کم سے کم ایسے دو تہائی ارکان نے کی ہو، جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، قرار دیا ہو کہ قومی مفاد کی خاطر ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے تو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ یونین اور ریاستوں کے

لیے مشترکہ ایک یا زیادہ کل بھارت ملازمتیں (جس میں کل بھارت ملازمت عدلیہ شامل ہے) قائم کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی اور اس باب کی دوسری توضیعات کے تابع کسی ایسی ملازمت کے لیے بھرتی اور اس میں تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(2) ان ملازمتوں کا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارتی نظم ونسق سروس اور بھارتی پولیس سروس کہلاتی تھیں، اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ کی قائم کی ہوئی ملازمتیں ہونا متصور ہوگا۔

(3) فقرہ (1) میں محولہ کل بھارت ملازمت عدلیہ میں ضلع جج کے، جیسا کہ اس کی تعریف دفعہ 236 میں کی گئی ہے، عہدے سے کم تر کوئی عہدہ شامل نہیں ہوگا۔

(4) متذکرہ بالا کل بھارت ملازمت عدلیہ کے قیام کی توضیع کرنے والے قانون میں حصہ 6 کے باب 6 کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی توضیعات کو موثر کرنے کے لیے ضروری ہوں اور ایسا کوئی قانون دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

بعض ملازمتوں کے عہدہ داروں کی شرائط ملازمت میں تبدیلی یا ان کو منسوخ کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

312 الف۔(1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون —

(الف) ان اشخاص کے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سیکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ پر اور اس کے بعد کسی ملازمت یا عہدہ پر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت خدمت انجام دے رہے ہوں حق محنت، رخصت اور پینشن کے متعلق شرائط ملازمت اور تادیبی امور سے متعلق حقوق میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی

یاان کو منسوخ کر سکے گی۔

(ب) ان اشخاص کی جواس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سکریٹری آف اسٹیٹ یاسکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت ملازمت سے علاحدہ ہو گئے ہوں یا دیگر طور پر ملازمت میں نہ رہے ہوں، پینشن سے متعلق شرائط ملازمت میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یاان کو منسوخ کر سکے گی:

بشرطیکہ ایسے کسی شخص کی صورت میں جو سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج، بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، یونین یا کسی ریاست کے پبلک سروس کمیشن کے رکن یاصدر یا اعلیٰ انتخابی کمشنر کے عہدہ پر مامور ہو یا رہا ہو، ذیلی فقرہ (الف) یاذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کیجائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کو اس شخص کے ایسے عہدے پر تقرر کے بعد اس کی شرائط ملازمت میں سوائے اس حد تک جس حد تک ایسی خدمت کی شرائط ملازمت کا اطلاق اس شخص کے سکریٹری آف اسٹیٹ یاسکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کرنے کی وجہ سے اس پر ہوتا، اس کے لیے ناموافق تبدیلی کرنے یا ان کو منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

(2) سوائے اس حد تک جس حد تک اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ بذریعہ قانون توضیع کرے، اس دفعہ کا کوئی امر اس آئین کی کسی دیگر توضیع کے تحت کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم کے فقرہ (1) میں محولہ اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے اختیار کو متاثر نہ کرے گا۔

(3) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو —

(الف) کسی نزاع میں جو کسی ایسے قول و قرار، اقرار نامہ یا اس قسم کے دیگر نوشتہ کی کسی شرط یا اس پر کسی تصدیق ظہری سے پیدا ہو جو فقرہ (1) میں مذکورہ کسی شخص نے کیا تھا یا تکمیل کیا تھا یا جو کسی ایسے مراسلہ سے پیدا ہو جو ایسے شخص کو تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں اس کے تقرر یا بھارت کی ڈومینین یا اس کے کسی صوبہ کی حکومت کے تحت ملازمت میں اس کے برقرار رہنے کے تعلق سے اجرا ہوا ہو؛

(ب) دفعہ 314 کے تحت، جیسی کہ وہ ابتدأ وضع کی گئی تھی، کسی حق، ذمہ داری یا وجوب سے متعلق کس نزاع میں اختیار سماعت حاصل ہوگا۔

(4) دفعہ 314 میں، جیسی کہ وہ ابتدأ وضع کی گئی تھی، یا اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں کسی امر کے باوجود اس دفعہ کی توضیعات نافذ ہوں گی۔

عبوری توضیعات۔

313- تاوقتیکہ اس آئین کے تحت اس بارے میں دوسری توضیع نہ کی جائے وہ تمام قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل نافذ اور کسی ایسی سرکاری ملازمت یا کسی عہدہ پر قابل اطلاق تھے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد ایک کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی ملازمت یا عہدہ کے طور پر برقرار رہے، اس حد تک نافذ رہیں گے جس حد تک وہ اس آئین کی توضیعات کے مطابق ہوں۔

314- آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 29.8.1972 سے حذف۔

باب 2

پبلک سروس کمیشن

یونین اور ریاستوں کے لیے پبلک سروس کمیشن۔

315-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع ایک پبلک سروس کمیشن یونین کے لیے اور ایک پبلک سروس کمیشن ہر ایک ریاست کے لیے ہو گا۔

(2) دو یا زیادہ ریاستیں رضامند ہو سکیں گی کہ ان ریاستوں کے زمرہ کے لیے ایک ہی پبلک سروس کمیشن ہو اگر ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا جہاں ان کے دو ایوان ہوں ہر ایک ایوان اس مقصد کی قرار داد منظور کرے تو پارلیمنٹ ان ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ ایک مشترکہ ریاست پبلک سروس کمیشن کا (جس کا اس باب میں مشترکہ سروس کمیشن کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) تقرر کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(3) کسی ایسے قانون میں جس کا اوپر ذکر ہے ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ضروری یا مناسب ہوں۔

(4) یونین کا پبلک سروس کمیشن، اگر اس سے کسی ریاست کا گورنر ایسا کرنے کی درخواست کرے تو صدر کی منظوری سے اس ریاست کی تمام ضروریات یا ان میں سے کسی ضرورت کو پورا کرنے پر رضامند ہو سکے گا۔

(5) اس آئین میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے حوالوں کی، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ مخصوص زیر غور امر کے تعلق

سے یونین کی یا، جیسی کہ صورت ہو، اس ریاست کی ضروریات کو پورا کرنے والے کمیشن کے حوالے ہیں۔

ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی معیاد۔

316-(1) پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر، یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں، صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں، اس ریاست کا گورنر کرے گا:

بشرطیکہ جہاں تک ہوسکے ہر پبلک سروس کمیشن کے تقریباً آدھے ارکان ایسے اشخاص ہوں گے جو اپنے ایسے تقرر کی تاریخ پر کم سے کم دس سال تک یا تو بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہے ہوں اور دس سال کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل کی کوئی ایسی مدت شامل کی جائے گی جس کے دوران کوئی شخص تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہا ہو۔

(1الف) اگر کمیشن کے میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے یا اگر کوئی ایسا میر مجلس غیر موجودگی یا کسی اور وجہ سے اپنے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے سکے تو ان فرائض کو جب تک کوئی شخص، جس کا فقرہ (1) کے تحت خالی عہدہ پر تقرر کیا گیا ہو، اس کے فرائض نہ سنبھالے یا، جیسی کہ صورت ہو، جب تک کہ میر مجلس اپنے کام پر واپس نہ آگیا ہو، کمیشن کے دیگر ارکان میں سے ایک ایسا رکن انجام دے گا جس کا تقرر یونین پبلک سروس کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر، اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر اس غرض سے کرے۔

(2) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے چھ سال کی مدت تک یا اگر وہ یونین پبلک سروس کمیشن کا رکن ہو تو پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اور اگر ریاستی کمیشن یا مشترکہ کمیشن کا رکن ہو تو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک، ان میں جو

بھی پہلے ہو، اپنے عہدہ پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ —

(الف) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر کے نام اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کے گورنر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) پبلک سروس کمیشن کے کسی رکن کو دفعہ 317 کے فقرہ (1) یا فقرہ (3) میں توضیع کیے گئے طریقہ سے عہدہ سے علاحدہ کیا جاسکے گا۔

(3) کوئی شخص جو پبلک سروس کمیشن کے رکن کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو اپنے عہدہ کی مدت کے اختتام پر اس عہدہ پر دوبارہ تقرری کے لیے اہل نہ ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے رکن کی علاحدگی اور معطلی۔

317-(1) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع کسی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یا کوئی دیگر رکن صرف صدر کے حکم سے بد اطواری کی بنا پر اس کے عہدہ سے تب علاحدہ کیا جائے گا جب سپریم کورٹ، صدر کے اس سے استصواب کرنے پر دفعہ 145 کے تحت اس بارے میں مقررہ طریق کار کے مطابق تحقیقات کرکے رپورٹ کرے کہ میر مجلس کو یا جیسی کہ صورت ہو، ایسے دیگر رکن کو اس بنا پر علاحدہ کر دینا چاہئے۔

(2) یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں گورنر کمیشن کے میر مجلس یا کسی ایسے رکن کو جس کے متعلق فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ سے استصواب کیا گیا ہو اس وقت تک کے لیے عہدے سے معطل کر سکے گا جب تک صدر ایسے استصواب پر سپریم کورٹ کی رپورٹ ملنے پر احکام صادر نہ کرے۔

(3) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود صدر، پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا دیگر رکن کو اپنے حکم سے علاحدہ کر سکے گا اگر میر مجلس یا ایسا دیگر رکن، جیسی کہ صورت ہو، —

(الف) دیوالیہ قرار دیا جائے؛ یا

(ب) اپنے عہدہ کی مدت کے دوران اپنے عہدہ کے فرائض سے غیر متعلق کوئی باقاعدہ کام معاوضہ پر کرے؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں دماغی یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے اپنے عہدہ پر برقرار رہنے کے لیے ناموزوں ہو۔

(4) اگر پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا کسی دیگر رکن کا بھارت کی حکومت یا ریاستی حکومت کے یا اس کی طرف سے کیے ہوئے کسی معاہدے یا اقرار نامہ سے کسی طرح کا تعلق یا غرض ہو یا ہو جائے یا وہ اس کے نفع یا اس سے پیدا ہونے والے کسی فائدہ یا مشاہرہ میں کسی سند یافتہ کمپنی کے رکن کی حیثیت سے اور اس کے دوسرے ارکان کے ساتھ اشتراک کے سوا دیگر طور پر حصہ لے تو اس کا فقرہ (1) کی اغراض کے لیے بداطواری کا مرتکب ہونا متصور ہوگا۔

کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

318-یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور کسی ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر دساتیر العمل کے ذریعہ —

(الف) کمیشن کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین کر سکے گا؛ اور

(ب) کمیشن کے عملہ کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط کے متعلق توضیع کر سکے گا:

بشرطیکہ پبلک سروس کمیشن کے رکن کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہ کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کمیشن کی رکنیت سے ہٹ جانے کے بعد عہدوں پر اس کے ارکان کے فائز رہنے کی ممانعت۔

319- عہدے سے ہٹ جانے کے بعد—

(الف) یونین پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید ملازمت کے نااہل ہو گا؛

(ب) ریاستی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا کسی دوسرے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(ج) یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(د) کسی ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن، یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا اس ریاستی پبلک سروس کمیشن یا دیگر ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے کارہائے منصبی۔

320-(1) یونین اور ریاستی پبلک سروس کمیشنوں کا فرض ہو گا کہ وہ یونین کی ملازمتوں اور ریاستی ملازمتوں پر تقرر کے لیے علاحدہ امتحانات منعقد کریں۔

(2) یونین کمیشن کا یہ بھی فرض ہو گا کہ اگر کوئی دو یا زیادہ ریاستیں ایسی خواہش کریں تو کسی ملازمت کے لیے، جس کے لیے خاص اہلیت رکھنے والے امید وار درکار ہوں، مشترکہ بھرتی کی اسکیمیں

مرتب کرنے اور ان کو روبہ عمل لانے میں ان ریاستوں کی مدد کرے۔

(3) یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی سے، جیسی کہ صورت ہو، مشورہ لیا جائے گا—

(الف) سول ملازمتوں اور سول عہدوں کے لیے بھرتی کرنے کے طریقوں سے متعلق تمام امور پر؛

(ب) ان اصولوں پر جن پر سول ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے اور ایک ملازمت سے دوسری ملازمت میں ترقیاں دینے اور تبادلہ کرنے کے لیے عمل کیا جائے اور ایسے تقررات، ترقیوں، یا تبادلوں کے لیے امیدواروں کی موزونیت کے بارے میں؛

(ج) ان سب تادیبی امور پر جن کا اثر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے ماتحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے والے شخص پر پڑے جن میں ایسے امور سے متعلق عرض داشت یا عرضیاں شامل ہیں؛

(د) کسی ادعا پر جس کو وہ شخص کرے یا اس کے متعلق کیا جائے جو بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کر رہا ہو یا کی ہو، کہ کوئی صرفہ، جو اس نے ایسی قانونی کارروائی میں صفائی پیش کرنے پر برداشت کیا ہو جو اس کے خلاف ان افعال کی بابت دائر کی گئی ہو جو اس نے اپنے فرض کی انجام دہی میں کیے ہوں یا جن کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے دیا جائے؛

(ہ) ان جسمانی ضرر کی بابت پینشن دینے کے ادعا پر، جو کسی شخص کو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے کے دوران پہنچے ہوں اور ایسی

دی جانے والی کسی رقم کی مقدار کے سوال پر،
اور پبلک سروس کمیشن کا فرض ہو گا کہ وہ اس سے اس طرح رجوع کیے ہوئے کسی امر پر اور کسی دیگر امر پر صلاح دے جس پر صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کا گورنر اس سے رجوع کرے:

بشرطیکہ صدر کل بھارت ملازمتوں اور یونین کے امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں بھی اور گورنر ریاستی امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں دساتیر العمل بنا سکے گا جن میں ان امور کی صراحت کی جائے گی جن میں یا تو عام طور پر یا کسی خاص قسم کی کارروائی میں یا خاص حالات میں پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینا ضروری نہ ہو گا۔

(4) فقرہ (3) میں کسی امر سے یہ لازم نہ ہو گا کہ پبلک سروس کمیشن سے مشورہ اس طریقہ کے بارے میں، جس کے مطابق دفعہ 16 کے فقرہ (4) میں محولہ کوئی توضیع کی جائے یا اس طریقہ کے بارے میں کیا جائے، جس کے مطابق دفعہ 335 کی توضیعات نافذ کی جائیں۔

(5) فقرہ (3) کے فقرہ شرطیہ کے تحت صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے سب دساتیر العمل پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان میں، جیسی کہ صورت ہو، ان کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، اتنی مدت تک جو چودہ دن سے کم نہ ہو، رکھے جائیں گے اور وہ ایسی رد و بدل کے تابع ہوں گے جن کو تنسیخ یا ترمیم کے طور پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا دونوں ایوان اس اجلاس کے دوران کرے جس میں وہ اس طرح رکھے جائیں۔

پبلک سروس کمیشنوں کے کارہائے منصبی کو وسیع کرنے کا اختیار۔

321- پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کا، جیسی کہ صورت ہو، بنایا ہوا کوئی ایکٹ توضیع کر سکے گا کہ یونین اور ریاست کی ملازمتوں کے بارے میں نیز کسی مقامی حاکم یا قانون کے ذریعہ تشکیل

دی ہوئی دیگر سند یافتہ جماعت یا کسی عوامی ادارہ کی ملازمتوں کے بارے میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن زائد کارہائے منصبی انجام دے۔

پبلک سروس کمیشنوں کے مصارف۔

322-یونین یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے مصارف کا بار جن میں کمیشن کے ارکان یا عملہ کو یا ان کی بابت واجب الادا یافت، الاؤنس اور پنشن شامل ہیں بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

پبلک سروس کمیشنوں کی رپورٹیں۔

323-(1) یونین کمیشن کا فرض ہو گا کہ صدر کو کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ایسی رپورٹ کے ملنے پر صدر اس کی نقل ایک یاد داشت کے ساتھ جس میں ان کار روائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) ریاستی کمیشن کا فرض ہو گا کہ ریاست کے گورنر کو کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور مشترکہ کمیشن کا فرض ہو گا کہ ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کے گورنر کو جس کی ضروریات کو وہ مشترکہ کمیشن پورا کرتا ہو اس ریاست کے بارے میں کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ہر ایک صورت میں گورنر ایسی رپورٹ کے ملنے پر اس کی نقل ایک یاداشت کے ساتھ جس میں ایسی کار روائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 14 الف

ٹریبونل

انتظامی ٹریبونل۔

323 الف۔(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ ایسے اشخاص کی، جو یونین یا کسی ریاست یا بھارت کے علاقے کے اندر یا بھارت کی حکومت کے زیر اختیار یا حکومت کی ملکیتی یا زیر اختیار کسی کارپوریشن کے امور سے متعلق سرکاری ملازمتوں اور عہدوں پر مقرر کیے گئے ہوں، ملازمت میں بھرتی اور شرائط ملازمت کے بارے میں انتظامی ٹریبونل کے ذریعے تنازعات وشکایات کے تصفیہ یا سماعت کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل امور کے لیے توضیع کی جا سکے گی۔—

(الف) یونین کے لیے انتظامی ٹریبونل کا اور ہر ریاست کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے علاحدہ انتظامی ٹریبونل کا قیام عمل میں لانا؛

(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کر سکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جن میں قانون میعاد سماعت کی توضیعات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جن پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوا تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو فقرہ (1) میں متذکرہ تنازعات وشکایات کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹریبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعویٰ جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی توضیع کرنا؛

(و) دفعہ 371د کے فقرہ (3) کے تحت صدر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کرنا یا اس میں ترمیم کرنا؛

(ز) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات (جن میں فیس کی توضیعات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو پارلیمنٹ مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(3) اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

دیگر امور کے لیے ٹریبونل۔

323ب۔ (1) متعلقہ مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ فقرہ (2) میں مصرحہ تمام امور یا ان میں سے کسی ایسے امر کی نسبت جن کے بارے میں مذکورہ مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو تنازعات، شکایات یا جرائم کے ٹریبونل کے ذریعے تصفیے یا سماعت کے لیے توضیع کرسکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ امور حسب ذیل پر مشتمل ہوں گے، یعنی:-

(الف) کوئی ٹیکس عائد کرنا، اس کی تشخیص، وصولی اور اس کا نفاذ؛

(ب)زر مبادلہ، کسٹم کی حدود کے آر پار در آمد اور بر آمد؛

(ج) صنعتی اور مزدوروں کی نسبت تنازعات؛

(د) زرعی اصلاحات جو دفعہ 31الف میں تعریف کے مطابق کسی املاک کے یا ان میں کسی حقوق کے ریاست کے ذریعہ حصول یا ایسے حقوق کے زائل یا ان میں تبدیلی کرنے یا زرعی اراضی کی حد مقرر کرنے کے طریق کے طور پر یا کسی دیگر طریق پر کی جائیں؛

(ہ)شہری جائیداد کی انتہائی حد مقرر کرنا؛

(و) پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان یا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات لیکن اس میں ایسے امور شامل نہیں ہیں جن کا دفعہ 329 اور دفعہ 329الف میں حوالہ دیا گیا ہے؛

(ز) غذائی اجناس (جن میں کھانے کے تیل اور ان کے بیج شامل ہیں) اور ایسی دیگر اشیا کی، جن کی نسبت صدر بذریعہ سرکاری اعلان قرار دے کہ وہ اس دفعہ کی اغراض کے لیے لازمی اجناس ہیں، پیداوار، خوش خرید، فراہمی و تقسیم اور مذکورہ اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی رکھنا؛

(ح) کرایہ، اس کی ضابطہ بندی اور نگرانی اور کرایہ داری کے مسائل جن میں مالک مکان اور کرایہ داروں کا حق، ٹائٹل اور مفاد شامل ہے؛

(ط) ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ح) میں مصرحہ امور کی نسبت قوانین کے خلاف جرائم اور ان امور میں سے کسی کی نسبت فیس؛

(ی) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ط) میں مصرحہ امور کے ضمن میں آتا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل توضیع کی جاسکے گی—

(الف) ٹریبونل کے نظام کا قیام عمل میں لانا؛

(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے

قانون اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کر سکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جس میں میعاد ٹریبونل کی نسبت توضیعات اور شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جس پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوائے تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو متذکرہ ٹوبیونل کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام امور یا ان میں سے کسی اور کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹوبیونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعوے جن پر ایسے مقدمات یا کار وائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی نسبت توضیع کرنا؛

(و) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات (جن میں فیس کے متعلق توضیعات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو متعلقہ مجلس قانون ساز مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(4) اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

تشریح:-اس دفعہ میں کسی امر سے متعلق مجلس قانون ساز سے پارلیمنٹ یا، جیسی کہ صورت ہو، کوئی ایسی ریاستی مجلس قانون ساز مراد ہے جو اس امر کی نسبت حصہ XI کی توضیعات کے مطابق قوانین بنانے کی مجاز ہو۔

حصہ 15

انتخابات

انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔

324-(1) اس آئین کے تحت پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی مجلس قانون ساز کے لیے ہونے والے تمام انتخابات اور صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایک کمیشن میں مرکوز ہو گی (جس کو اس آئین میں انتخابی کمیشن کہا گیا ہے)۔

(2) انتخابی کمیشن اعلیٰ انتخابی کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کی، اگر کوئی ہوں، ایسی تعداد پر مشتمل ہو گا جس کا صدر وقتاً فوقتاً تعین کرے اور انتخابی کمشنروں کا تقرر اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع صدر کرے گا۔

(3) جب کسی دیگر کمشنر کا اس طرح تقرر ہو تو اعلیٰ انتخابی کمشنر انتخابی کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(4) لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر انتخاب سے پہلے اور ہر ریاست کی قانون ساز کونسل کے، جس میں ایسی کونسل ہو، پہلے عام انتخاب سے قبل اور اس کے بعد دو سالہ انتخاب سے قبل انتخابی کمیشن سے مشورہ کرنے کے بعد صدر ایسے علاقائی کمشنروں کا بھی تقرر کر سکے گا جن کو وہ کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے

کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد دینے کے لیے ضروری سمجھے۔

(5) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع انتخابی کمشنروں اور علاقائی کمشنروں کی شرائط ملازمت اور ان کے عہدہ پر رہنے کی معیاد ایسی ہو گی جن کا صدر قاعدہ کے ذریعہ تعین کرے:

بشرطیکہ اعلیٰ انتخابی کمشنر کو اس طریقہ کے سوا جس کے بموجب اور ان وجوہ کے بغیر جن کی بنا پر سپریم کورٹ کے کسی جج کو علاحدہ کیا جا سکتا ہے، اس کے عہدے سے علاحدہ نہیں کیا جائے گا اور اعلیٰ انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہیں کی جائے گی جو اس کے ناموافق ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی دیگر انتخابی کمشنر یا علاقائی کمشنر کو اعلیٰ انتخابی کمشنر کے مشورہ کے بغیر عہدہ سے علاحدہ نہ کیا جائے گا۔

(6) صدر یا کسی ریاست کا گورنر، جب انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے، انتخابی کمیشن یا علاقائی کمشنر کے لیے ایسا عملہ مہیا کرے گا جو کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ضروری ہو۔

کوئی شخص مذہب، نسل، ذات یا جنس کی بنا پر خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لیے نااہل نہ ہو گا اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے۔

325- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے انتخاب کے لیے ہر علاقائی حلقہ انتخاب کی ایک عام انتخابی فہرست ہو گی اور کوئی شخص محض مذہب، نسل، ذات، جنس یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی ایسی فہرست میں شامل ہونے کے لیے نااہل نہ ہو گا اور نہ وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی ایسے حلقہ انتخاب کی کسی خصوصی انتخابی فہرست میں شامل کیا جائے۔

لوک سبھا اور ریاستوں

326- لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے یعنی ہر شخص جو

کی قانون ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے۔

بھارت کا شہری ہو اور اس تاریخ پر جو متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائے، اٹھارہ سال کی عمر سے کم نہ ہو اور اس آئین یا متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت عدم سکونت، فتور عقل، جرم یا رشوت ستانی یا بد عنوانی کی بنا پر نااہل نہ ہو، کسی ایسے انتخاب میں رائے دہندہ کی حیثیت سے درج فہرست کیے جانے کا مستحق ہوگا۔

پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

327-اس آئین کی توضیعات کی تابع، پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جن میں انتخابی فہرستوں کی تیاری، انتخابی حلقوں کی حد بندی اور وہ جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

328-اس آئین کی توضیعات کے تابع اور جب تک پارلیمنٹ اس بارے میں توضیع نہ کرے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جس میں انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ایسے جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوان یا ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔

329-اس آئین میں کسی امر کے باوجود —

(الف) کسی ایسے قانون کے جواز پر جو انتخابی حلقوں کی حد بندی یا ایسے انتخابی حلقوں کے لیے نشستیں مختص کرنے سے متعلق دفعہ 327 یا دفعہ 328 کے تحت بنایا گیا ہو یا بنایا گیا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں یا کسی ریاست کی مجلس قانون

ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے لیے کسی انتخاب پر کسی عدالت میں اعتراض انتخابی درخواست کے سوانہ کیا جائے گا جو ایسے حاکم کو ایسے طریقہ سے پیش ہو جس کے بارے میں متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کی جائے۔

329الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 36 کے ذریعہ 20.6.1979 سے حذف۔

حصہ 16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیحات

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لئے لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

330-(1)لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی—

(الف)درج فہرست ذاتوں کے لیے؛

(ب) آسام کے خود اختیاری اضلاع کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لئے ؛اور

(ج) آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے۔

(2) ان نشستوں کی تعداد کا جو درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست یا یونین علاقہ میں محفوظ کی جائیں ان نشستوں کی کل تعداد سے جو اس ریاست یا یونین علاقہ کو لوک سبھا میں مختص کی جائیں تقریباً وہی تناسب ہو گا جو درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا اس ریاست یا یونین علاقہ کے جز میں، جیسی کہ صورت ہو، جس کی بابت نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں اس ریاست یا یونین علاقہ کی کل آبادی میں ہے۔

(3) فقرہ (2) میں مندرج کسی امر کے باوجود ان نشستوں کی تعداد کا جو آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے لوک سبھا میں محفوظ کی جائیں ان نشستوں کی کل تعداد سے جو اس ریاست کو مختص کی جائیں، ایسا تناسب ہو گا جو اس تناسب سے کم نہ ہو گا جو مذکورہ خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا ریاست کی کل آبادی سے ہو۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 332 میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

لوک سبھا میں اینگلو انڈین فرقہ کی نمائندگی۔

331- دفعہ 81 میں کسی امر کے باوجود صدر، اگر اس کی رائے ہو کہ اینگلو انڈین فرقہ کی لوک سبھا میں کافی نمائندگی نہیں ہے تو، اس فرقہ کے زیادہ سے زیادہ دو ارکان کو لوک سبھا کے لیے نامزد کر سکے گا۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ۔

332-(1) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست ذاتوں کے لیے اور آسام کے خود اختیاری ضلعوں کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی۔

(2) ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری اضلاع کے لیے بھی نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

(3) ان نشستوں کی تعداد کا جو درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز

اسمبلی میں محفوظ کی جائیں اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد سے، جہاں تک ہوسکے وہی تناسب ہوگا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا یا اس ریاست یا اس کے جز میں، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا، جس کی بابت نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں، اس ریاست کی آبادی میں ہے۔

(3الف) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر اروناچل پردیش، میگھالیہ، میزورم اور ناگالینڈ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشست ایسی کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی وہ —

(الف) اگر آئین (ستاونویں ترمیم) ایکٹ، 1987 کے نافذ ہونے کی تاریخ کو ایسی ریاست کی موجودہ قانون ساز اسمبلی میں (جسے اس فقرہ میں اس کے بعد موجودہ قانون ساز اسمبلی کہا گیا ہے) سبھی نشستیں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ذریعہ رکھی ہوئی ہیں تو ایک نشست کو چھوڑ کر سبھی نشستیں ہوں گی؛ اور

(ب) کسی دیگر حالت میں اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب نشستوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہوگا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی (مذکورہ تاریخ کو اس طرح موجود) تعداد کا تناسب موجودہ قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(3ب) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر تری پورہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشستیں اس موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست

قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی، وہ اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب جگہوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہو گا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی آئین (بہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے ذریعہ نافذ ہونے کی تاریخ کو اس طرح موجودہ تعداد کا تناسب مذکورہ تاریخ کو اس قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(4) ان نشستوں کی تعداد کا جو ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ کی جائیں اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ایسا تناسب ہو گا جو اس ضلع کی آبادی اور اس ریاست کی کل آبادی کے تناسب سے کم نہ ہو۔

(5) آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ نشستوں کے لیے انتخابی حلقوں میں اس ضلع کے باہر کا کوئی رقبہ شامل نہ ہو گا۔

(6) کوئی شخص جو ریاست آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے کسی درج فہرست قبیلہ کا رکن نہ ہو اس ضلع کے کسی حلقہ انتخاب سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں انتخاب کے قابل نہ ہو گا:

بشرطیکہ آسام ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع میں شامل انتخابی حلقوں میں درج فہرست قبائل اور غیر درج فہرست قبائل کی نمائندگی، جسے اس طرح مطلع کیا گیا تھا اور بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کی تشکیل کے قبل موجود تھی، بنائی رکھی جائے گی۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی۔

333- دفعہ 170 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کا گورنر اگر اس کی رائے ہو کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی کی ضرورت ہے اور اس میں اس کی کافی نمائندگی نہیں ہے تو اس فرقے کے ایک رکن کو اسمبلی کے لیے نامزد کرے گا۔

نشستوں کے تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا ستر سال بعد ختم ہو جانا۔

334-اس حصہ میں مندرجہ بالا توضیعات کے باوجود اس آئین کی توضیعات جو —

(الف) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ کرنے؛ اور

(ب) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نامزدگی کے ذریعے اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی سے متعلق ہیں،

اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ستر سال کی مدت کے منقضی ہو جانے پر نافذ نہ رہیں گی:

ملازمتوں اور عہدوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ادعا۔

335-یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے میں نظم ونسق کی کارکردگی برابر قائم رکھتے ہوئے درج فہرست ذاتوں اور فہرست قبیلوں کے ارکان کے ادعا کا لحاظ کیا جائے گا:

بشرطیکہ اس دفعہ کا کوئی امر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے مفاد میں یونین یا کسی ریاست کے امور سے متعلق ملازمتوں کی کسی قسم یا قسموں میں یا عہدوں پر ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لئے، کسی امتحان میں اہلیت کے لئے ضروری نمبروں میں رعایت دینے یا اس کی سطح کم کرنے کے لئے توضیعات کرنے میں مانع نہیں ہوگا۔

بعض ملازمتوں میں اینگلو انڈین فرقے کے لیے خصوصی توضیع۔

336-(1) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد اس کے پہلے دو سال کے دوران اینگلو انڈین فرقے کے ارکان کے تقررات ریلوے، کسٹم، ڈاک وتار کی یونین ملازمتوں میں عہدوں پر اسی بنا پر کیے جائیں گے جس پر پندرہ اگست، 1947ء سے عین قبل کیے جاتے تھے۔

بعد کے آنے والے دو سال کی ہر مدت کے دوران مذکورہ ملازمتوں میں اس فرقے کے ارکان کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کی تعداد عین ماقبل کے دو سال کی مدت کے دوران اس طرح محفوظ کی

ہوئی تعداد سے جہاں تک ہو سکے دس فیصد کم ہو گی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسے تحفظات ختم ہو جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کا کوئی امر اس فقرہ کے تحت اینگلو انڈین فرقے کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کے سوا یا ان کے علاوہ دوسرے عہدوں پر اس فرقے کے ارکان کے تقررات میں مانع نہ ہو گا اگر ایسے ارکان قابلیت کی بنا پر دوسرے فرقوں کے ارکان کے مقابلہ میں مقرر ہونے کے اہل پائے جائیں۔

اینگلو انڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیمی رقمی منظوریوں کی بابت خصوصی توضیع۔

337-اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے تین مالیاتی سالوں کے دوران یونین اور ہر ایک ریاست اینگلو انڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیم کی بابت اتنی ہی رقمی منظوریاں، اگر کوئی ہوں، دے گی جتنی 31 مارچ، 1948 پر ختم ہونے والے مالیاتی سال میں دی گئی تھیں۔

بعد کے آنے والے تین سال کی ہر مدت کے دوران رقمی منظوریاں عین ماقبل کے تین سال کی مدت کی رقمی منظوریوں سے دس فیصدی کم ہوں گی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسی رقمی منظوریاں جس حد تک وہ اینگلو انڈین فرقے کے لیے خصوصی رعایت ہوں، ختم ہو جائیں گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی تعلیمی ادارہ اس دفعہ کے تحت کسی رقمی منظوری کے پانے کا مستحق نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس میں کم سے کم چالیس فیصدی سالانہ داخلے اینگلو انڈین فرقے کے سوا دوسرے فرقوں کے ارکان کو دیے جاتے ہوں۔

درج فہرست ذاتوں کے لیے قومی کمیشن۔

338-(1) درج فہرست ذاتوں کے لیے ایک کمیشن ہو گا جو درج فہرست ذاتوں کے لیے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعے اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ—

(الف) درج فہرست ذاتوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست ذاتوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست ذاتوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے

متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لے تجویز کی ہوئی کاروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گونر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کاروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی ساعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:-

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اسکی نقل

کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست ذاتوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

(10) اس دفعہ میں درج فہرست ذاتوں کے لیے ہدایت کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ اس میں ایسے دیگر پسماندہ طبقوں کے لیے ہر ہدایت، جن کو صدر دفعہ 340 کے فقرہ (1) کے تحت متعین کمیشن کی رپورٹ کو حاصل کرنے پر حکم کے ذریعہ صراحت کرے، اور اینگلو انڈین فرقے کے لیے ہدایت بھی ہے۔

درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن۔

338الف۔(1) درج فہرست قبیلوں کے لئے ایک کمیشن ہو گا جو درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی معیاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ—

(الف) درج فہرست قبیلوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے

اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست قبیلوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست قبیلوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہییں اور درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہوگا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گا اور

اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کاروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یاد داشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی: —

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

(10) اس دفعہ میں درج فہرست قبیلوں کے لیے ہدایت کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ اس میں ایسے دیگر پسماندہ طبقوں کے لیے ہر ہدایت، جن کی صدر دفعہ 340 کے فقرہ (1) کے تحت متعین کمیشن کی رپورٹ کو حاصل کرنے پر حکم کے ذریعہ صراحت کرے، اور اینگلو انڈین فرقے کے لیے ہدایت بھی ہے۔

درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پر یونین کی نگرانی۔

339-(1) صدر، ریاستوں کے درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور قبیلوں کے مفاد کے بارے میں رپورٹ دینے کے لیے کمیشن کا تقرر حکم کے ذریعہ کسی بھی وقت اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر کرسکے گا۔

حکم میں کمیشن کی بناوٹ، اختیارات اور ضابطے واضح کیے جاسکیں گے اور اس میں ایسی ضمنی یا معاون توضیع مندرج ہوسکے گی جنہیں صدر ضروری یا پسندیدہ سمجھے۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی توسیع کسی ریاست کو ایسی ہدایت دینے تک ہوگی جو اس ریاست کے درج فہرست قبیلوں کے مفاد کے لیے ہدایت میں ضروری بتائے گئے منصوبوں کے بنانے اور تکمیل کے بارے میں ہے۔

پسماندہ طبقوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر۔

340-(1) صدر، حکم کے ذریعہ بھارت کے علاقہ کے اندر سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پسماندہ طبقوں کے حالات اور ان دقتوں کی، جو ان کو اٹھانی پڑتی ہیں، تفتیش کرنے اور ان تدابیر کے بارے میں جو یونین یا کسی ریاست کو ایسی دقتوں کو رفع کرنے اور ان کے حالات کو سدھارنے کے لیے کرنی چاہئیں اور ان رقمی منظوریوں کی بابت جو یونین یا کسی ریاست کو اس غرض کے لیے دینی چاہئیں اور ان شرائط کی بابت جن کے تابع ایسی رقمی منظوریاں دینی چاہئیں، سفارش کرنے کے لیے ایسے اشخاص پر مشتمل، جن کو وہ موزوں خیال کرے، ایک کمیشن کا تقرر کرسکے گا اور اس حکم میں جس سے اس کمیشن کا تقرر کیا جائے اس طریقۂ کار کا تعین کیا جائے گا جس کے مطابق کمیشن عمل کرے گا۔

(2) اس طرح تقرر کیا ہوا کمیشن ان امور کی تفتیش کرے گا جو اس کے سپرد کیے جائیں اور صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا جس میں وہ واقعات درج ہوں گے جن کا اس کو علم ہو اور ایسی

سفارشات کی جائیں گی جو وہ مناسب خیال کرے۔

(3) صدر، اس طرح پیش کی ہوئی رپورٹ کی ایک نقل، ایک یاد داشت کے ساتھ جس میں اس پر کی ہوئی کارروائی کی وضاحت کی گئی ہو، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

درج فہرست ذاتیں۔

341-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورہ کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں یا ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے ایسی ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت، درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں کسی ذات، نسل یا قبیلہ کو یا کسی ذات، نسل یا قبیلہ کے حصہ کو یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ بالا طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں سے کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

درج فہرست قبیلے۔

342-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورے کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان قبیلوں، یا قبائلی فرقوں یا قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے اس ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو گا۔

(2)پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست قبیلوں کی فہرست سے کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ یا کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ کے حصہ یااس کے کسی زمرہ کو داخل یااس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ طریقہ کے سوااس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

حصہ 17

سرکاری زبان

باب 1۔ یونین کی زبان

یونین کی سرکاری زبان۔

343-(1) یونین کی سرکاری زبان دیوناگری رسم الخط میں ہندی ہو گی۔

یونین کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل بھارتی ہندسوں کی بین الاقوامی شکل ہو گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت تک انگریزی زبان کا استعمال یونین کی ان سب اغراض کے لیے برقرار رہے گا جس کے لیے وہ ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہو رہی تھی:

بشرطیکہ صدر، مذکورہ مدت کے اندر یونین کی سرکاری اغراض میں سے کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے علاوہ ہندی زبان اور ہندسوں کی بین الاقوامی شکل کے علاوہ ہندسوں کی دیوناگری شکل کے استعمال کو بذریعہ حکم مجاز کر سکے گا۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ پندرہ سال کی مذکورہ مدت کے بعد۔

(الف) انگریزی زبان، یا

(ب) ہندسوں کی دیوناگری شکل،

ایسی اغراض کے لیے استعمال کرنے کی، جن کی صراحت اس قانون میں کی جائے، توضیع کر سکے گی۔

سرکاری زبان کے لیے کمیشن اور پارلیمنٹ کی کمیٹی۔

344-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کے منقضی ہونے پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی ہونے پر، بذریعہ حکم، ایک کمیشن تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور آٹھویں فہرست بند میں مصرحہ مختلف زبانوں کی نمائندگی کرنے والے ایسے دوسرے ارکان پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے اور اس حکم میں اس طریق کار کا تعین ہو گا جس کے مطابق کمیشن کام کرے گا۔

(2) اس کمیشن کا فرض ہو گا کہ وہ حسب ذیل امور کے بارے میں صدر سے سفارشات کرے۔

(الف) یونین کی سرکاری اغراض کے لیے ہندی زبان کا بتدریج استعمال؛

(ب) یونین کی تمام سرکاری اغراض یا کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے استعمال پر پابندیاں؛

(ج) دفعہ 348 میں متذکرہ تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کی جانے والی زبان؛

(د) یونین کی ایک یا زیادہ مصرحہ اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل؛

(ہ) یونین کی سرکاری زبان اور یونین اور کسی ریاست یا ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین مراسلت کی زبان اور ان کے استعمال سے متعلق صدر کی جانب سے کمیشن سے رجوع ہوا کوئی دیگر امر۔

(3) فقرہ (2) کے تحت اپنی سفارشات کرتے وقت کمیشن بھارت کی صنعتی، ثقافتی اور سائنسی ترقی کا اور سرکاری ملازمتوں کے بارے میں ان رقبوں کے اشخاص کے جائز حقوق اور مفادات کا، جہاں ہندی نہیں بولی جاتی، مناسب لحاظ کرے گا۔

(4) تیس ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جن میں سے بیس لوک سبھا کے ارکان اور دس راجیہ سبھا کے ارکان ہوں گے جن کو لوک سبھا کے ارکان اور راجیہ سبھا کے ارکان تناسبی نمائندگی کے طریقہ کے مطابق واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ منتخب کریں گے۔

(5) کمیٹی کا فرض ہو گا کہ فقرہ (1) کے تحت تشکیل دیئے ہوئے کمیشن کی سفارش کی جانچ کرے اور صدر کو ان پر اپنی رائے کی نسبت رپورٹ پیش کرے۔

(6) دفعہ 343 میں کسی امر کے باوجود، فقرہ (5) میں متذکرہ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد صدر، اس پوری رپورٹ یا اس کے کسی جز کے بموجب ہدایات جاری کر سکے گا۔

باب 2

علاقائی زبانیں

ریاست کی سرکاری زبان یا زبانیں۔

345- دفعات 346 اور 347 کی توضیعات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، اس ریاست میں استعمال ہونے والی کسی ایک یا زیادہ زبانوں یا ہندی کو اس زبان یا ان زبانوں کی حیثیت سے اختیار کر سکے گی جس کا یا جن کا اس ریاست کی تمام سرکاری اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کیا جاتا ہو:

بشرطیکہ جب تک اس ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دیگر طور پر توضیع نہ کرے انگریزی زبان ان سرکاری اغراض کے لیے اس ریاست کے اندر استعمال ہوتی رہے گی جن کے لیے وہ اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہوتی تھی۔

ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست یا کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان۔

346-وہ زبان جس کا یونین میں سرکاری اغراض کے لیے استعمال فی الوقت مجاز کیا گیا ہے ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست اور کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہو گی:

بشرطیکہ اگر دو یا زیادہ ریاستیں متفق ہو جائیں کہ ہندی زبان ایسی ریاستوں کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہو گی تو وہ زبان ایسی مراسلت کے لیے استعمال ہو سکے گی۔

اس زبان کے متعلق خصوصی توضیع جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔

347-اس بارے میں مطالبہ کیے جانے پر صدر، اگر وہ مطمئن ہو کہ کسی ریاست کی آبادی سے قابل لحاظ تناسب کی خواہش ہے کہ وہ ریاست کی کسی زبان کے استعمال کو جس کو وہ بولتے ہیں، تسلیم کرے تو ہدایت کر سکے گا کہ ایسی زبان بھی اس ریاست بھر میں یا اس کے کسی حصہ میں اس غرض کے لیے، جس کی وہ صراحت کرے، سرکاری طور پر تسلیم کر لی جائے۔

باب 3

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ وغیرہ کی زبان

زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں اور بلوں وغیرہ کے لیے استعمال ہو گی۔

348-(1) اس حصہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں سے کسی امر کے باوجود، تاوقت کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے۔

(الف) سپریم کورٹ اور ہر عدالت العالیہ میں ساری کار وائی انگریزی زبان میں ہو گی؛

(ب) مستند متن —

(i) ان سب بلوں یا ان کی ترمیمات کا جو پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں میں پیش کیے جائیں یا ان کی تحریک کی جائے،

(ii) ان سب ایکٹوں کا جو پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہوں اور ان سب آرڈیننسوں کا جن کا صدر یا کسی ریاست کا گورنر بذریعہ اعلان نافذ کرے، اور

(iii) ان سب احکام، قواعد، دساتیر العمل اور ذیلی قوانین کا جو اس آئین کے تحت یا پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت اجرا ہوں،

انگریزی زبان میں ہو گا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر صدر کی ماقبل منظوری سے ہندی زبان یا کسی دوسری زبان کو جو اس ریاست کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال ہوتی ہو، اس عدالت العالیہ کی کاروائی میں جس کا صدر مقام اس ریاست میں ہو، استعمال کرنے کا مجاز کر سکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، ڈگری یا حکم پر نہ ہو گا جو ایسی عدالت العالیہ صادر کرے یا دے۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کے باوجود، جہاں ریاست کی مجلس قانون ساز نے انگریزی زبان کے سوا کسی اور زبان کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش شدہ بلوں یا اس کے منظور کیے ہوئے ایکٹوں یا اس ریاست کے گورنر کی جانب سے ذریعہ اعلان نافذ کیے ہوئے آرڈیننسوں یا اس ذیلی فقرہ کے پیرا (iii) میں متذکرہ کسی حکم، قاعدہ، دستور العمل یا ذیلی قانون میں استعمال کے لیے مقرر کیا ہو تو انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ جو اس ریاست کے گورنر کے اختیار سے اس ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع

ہو، اس دفعہ کے تحت انگریزی زبان میں ان کا مستند متن متصور ہو گا۔

زبان سے متعلق بعض قوانین وضع کرنے کا خاص طریق کار۔

349-اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی ایسا بل پیش ہو گا نہ اس میں ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 348 کے فقرہ (1) کی متذکرہ اغراض میں سے کسی غرض کے لیے استعمال ہونے والی زبان کی نسبت توضیع درج ہو اور صدر جب تک دفعہ 344 کے فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے ہوئے کمیشن کی سفارشات اور اس دفعہ کے فقرہ (4) کے تحت دی ہوئی رپورٹ پر غور کر لے نہ کسی ایسے بل کو پیش کرنے اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے بارے میں اپنی منظوری دے گا۔

باب 4

خاص ہدایتیں

شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان۔

350-ہر شخص کو کسی شکایت کے ازالہ کے لیے یونین یا کسی ریاست کے کسی عہدہ دار یا حاکم کو ان زبانوں میں سے کسی زبان میں جو یونین یا اس ریاست میں، جیسی کہ صورت ہو، استعمال ہوں عرض داشت پیش کرنے کا حق ہو گا۔

ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں۔

350 الف۔ ہر ریاست اور اس ریاست کے اندر ہر مقامی حاکم کی کوشش ہو گی کہ لسانی اقلیتی زمروں سے تعلق رکھنے والے بچوں کو تعلیم کے ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی کافی سہولتیں مہیا کرے اور صدر، کسی ریاست کو ایسی ہدایتیں اجرا کر سکے گا جو ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے وہ ضروری یا مناسب سمجھے۔

لسانی اقلیتوں کے لیے خاص عہدیدار۔

350ب۔ (1) لسانی اقلیتوں کے لیے ایک خاص عہدہ دار ہو گا جس کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) اس خاص عہدے دار کا فرض ہو گا کہ اس آئین کے تحت لسانی اقلیتوں کے لیے دیئے ہوئے تحفظات کے متعلق سب امور کی تفتیش کرے اور صدر کو ان امور پر ایسے وقفوں سے، جن کی صدر ہدایت دے، رپورٹ کرے اور صدر ایسی ساری رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں پیش کروائے گا اور متعلقہ ریاستوں کی حکومتوں کو بھجوائے گا۔

ہندی زبان کو فروغ دینے کے لیے ہدایت۔

351-یونین کا یہ فرض ہو گا کہ ہندی زبان کی اشاعت کو فروغ دے تا کہ وہ بھارت کی ملی جلی تہذیب کے تمام عناصر کے لیے اظہار خیال کے ذریعہ کے طور پر کام آئے اور اس کے مزاج میں دخل انداز ہوئے بغیر ہندوستانی اور آٹھویں فہرست بند میں مندرجہ بھارت کی دوسری زبانوں میں استعمال ہونے والی تراکیب، اسلوب اور اصطلاحات کو جذب کر کے اور، جہاں بھی ضروری ہو یا مناسب ہو، اس کے ذخیرہ الفاظ کے لیے اولاً سنسکرت اور ثانیاً دوسری زبانوں سے اخذ کر کے اس کو مالا مال کرے۔

حصہ 18

ہنگامی حالت سے متعلق توضیعات

ہنگامی حالت کا اعلان نامہ۔

352-اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی شدید ہنگامی حالت موجود ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ، بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے تو وہ اعلان نامہ کے ذریعہ پورے بھارت یا اس کے کسی علاقے کی نسبت، جس کی اعلان نامہ میں صراحت کی گئی ہو، اس منشا کا ایک اعلان کر سکے گا۔

تشریح:-ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ جس میں یہ قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملے یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے حقیقی طور پر جنگ یا ایسا کوئی حملہ یا بغاوت واقع ہونے سے پہلے کیا جا سکے گا جب کہ صدر مطمئن ہو کہ اس کے واقع ہونے کا فوری خطرہ ہے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کو مابعد اعلان نامہ سے تبدیل یا منسوخ کیا جا سکے گا۔

(3) صدر تب تک فقرہ (1) کے تحت اعلان نامہ یا ایسے اعلان نامہ میں تبدیلی کا اعلان جاری نہ کرے گا جب تک اسے یونین کابینہ (یعنی کابینہ جو دفعہ 75 کے تحت مقررہ وزیر اعظم اور کابینہ درجے کے

دیگر وزراپر مشتمل ہو) کا یہ فیصلہ کہ ایسا اعلان نامہ جاری کیا جائے، تحریری طور پر موصول نہ ہو۔

(4)اس دفعہ کے تحت جاری کیا گیا ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا اور سابقہ اعلان نامہ کو منسوخ کرنے والے اعلان نامہ کے سوا اس کا نفاذ ایک مہینے کی مدت منقضی ہونے پر ختم ہو جائے گا تاوقت کہ ایسی مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قرار داد کے ذریعے منظور نہ کیا جائے:

بشر طیکہ اگر ایسا اعلان نامہ (جو سابقہ اعلان نامہ منسوخ کرنے والا اعلان نامہ نہ ہو) اس وقت جاری کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی گئی ہو یا لوک سبھا کا توڑا جانا اس فقرہ میں محولہ ایک مہینے کی مدت کے دوران واقع ہو اور اگر اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن لوک سبھا نے اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے منظور نہ کی ہو تو اسی تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کے ختم ہونے پر اعلان نامہ کا نفاذ ختم ہو جائے گا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرار دادا کو منظور کر دے۔

(5)اس طرح منظور کیا گیا اعلان نامہ، جب تک کہ اسے منسوخ نہ کیا جائے، فقرہ (4) کے تحت اعلان نامہ کی منظوری کی دوسری قرار داد منظور ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا:

بشر طیکہ اگر اور اتنی بار جتنی بار ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرار داد پارلیمنٹ کے دونوں ایوان منظور کرتے ہیں، ایسا اعلان نامہ بجز اس کے کہ منسوخ کیا جائے، اس تاریخ سے

جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتا، چھ مہینوں کی مزید مدت کے لیے نافذ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر چھ مہینوں کی کسی ایسی مدت کے دوران لوک سبھا کا توڑا جانا واقع ہو جائے اور ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرارداد کو راجیہ سبھا نے منظور کر دیا ہو لیکن مذکورہ مدت کے دوران لوک سبھا نے اسے منظور نہ کیا ہو تو ایسا اعلان نامہ اس تاریخ سے، جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا اگر مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرارداد کو منظور نہ کر دے۔

(6) فقرہ (4) اور (5) کی اغراض کے لیے کسی قرارداد کو پارلیمنٹ کا کوئی ایوان صرف اس ایوان کی کل رکنیت کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان کے موجود اور رائے دینے والے کم سے کم دو تہائی ارکان کی اکثریت سے منظور کرے گا۔

(7) متذکرہ فقروں میں درج کسی امر کے باوجود، صدر فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ کسی اعلان نامہ کو یا ایسے اعلان نامہ کو تبدیل کرنے والے کسی اعلان نامہ کو، اگر لوک سبھا ایسے اعلان نامہ کی نامنظوری کی یا اس کے نفاذ کو نامنظور کرنے کی قرارداد منظور کرے، منسوخ کر دے گا۔

(8) جب لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ اپنے دستخط سے۔

(الف) اگر اجلاس جاری ہو تو اسپیکر کو؛ یا

(ب) اگر اجلاس جاری نہ ہو تو صدر کو،

اپنے اس منشا کا تحریری نوٹس دے کہ فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ

اعلان نامہ کے نفاذ کو یا اس اعلان نامہ کو بدلنے والے کسی نافذہ اعلان نامہ کو، جیسی کہ صورت ہو، نامنظور کرنے کی نسبت قرار داد پیش کی جانی چاہیئے تو اس صورت میں اسپیکر یا صدر کو، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے چودہ دن کے اندر اس قرارداد پر غور وخوض کرنے کے لیے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

(9) صدر کو اس دفعہ کی رو سے جو اختیار عطا کیا گیا ہے، اس میں جب جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت ہو یا جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا فوری خطرہ ہو تو مختلف وجوہ کی بنا پر مختلف اعلان نامے اجرا کرنے کا اختیار شامل ہو گا خواہ فقرہ (1) کے تحت صدر کا پہلے ہی سے اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ موجود ہو یا نہ ہو اور ایسا اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا نہ ہو۔

ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کا اثر۔

353-جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو—

(الف) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو اس کے عاملانہ اختیار کے استعمال کرنے کے طریقے کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کے اختیار میں ایسے قوانین بنانا شامل ہو گا جن سے اس امر کی بابت یونین یا یونین کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کیے جائیں اور ان پر فرائض عائد کرنے کا مجاز کیا جائے باوجود اس کے کہ وہ ایسا امر ہو جو یونین فہرست میں درج نہیں ہے:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقہ کے صرف کسی ایک حصے کے لیے نافذ العمل ہو تو—

(i) فقرہ (الف) کے تحت ہدایت دینے کی نسبت یونین کے علاملانہ اختیار کی، اور

(ii) فقرہ (ب) کے تحت بنانے کے نسبت پارلیمنٹ کے اختیار کی،

ایسی ریاست کے علاوہ جس میں، یا جس کے کسی حصے میں، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو کسی دیگر ریاست پر بھی وسعت ہو گی اگر اور جہاں تک بھارت کو یا اس کے علاقے کے کسی حصہ کی سلامتی کو بھارت کے علاقے کے ایسے حصہ میں یا اس کے تعلق سے جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے سرگرمیوں کے سبب خطرہ درپیش ہے۔

آمدنی کی تقسیم کی نسبت توضیعات کا اطلاق اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو۔

354-(1) صدر، جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ دفعات 268 تا 279 کی تمام توضیعات یا ان میں سے کوئی توضیع اتنی مدت کے لیے جس کی صراحت اس حکم میں ہو اور جو بہر حال اس مالیاتی سال کے اختتام سے جس میں، ایسا اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، متجاوز نہ ہو گی، ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع، جن کو وہ مناسب خیال کرے، نافذ رہے گی۔

(2) ہر حکم جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

ریاستوں کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھنے کا یونین کا فرض۔

355-یونین کا فرض ہو گا کہ وہ ریاست کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھے اور اس کا اطمینان کرے کہ ہر ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق چلائی جاتی ہے۔

ریاستوں میں آئینی طریقوں کے ناکام ہو جانے کی حالت میں توضیعات۔

356-(1) اگر صدر کسی ریاست کے گورنر کی رپورٹ ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی تو صدر اعلان نامہ کے ذریعہ —

(الف) اس ریاست کی حکومت کے جملہ کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کو اور ان جملہ اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو جو گورنر یا ریاست کی مجلس قانون کے سوا اس ریاست کی کسی جماعت یا حاکم میں مرکوز ہو یا جن کو وہ استعمال کر سکتا ہو خود اپنے ذمہ لے سکے گا؛

(ب) قرار دے سکے گا کہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعہ یا اس کے اختیار سے کیا جائے گا؛

(ج) ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جو صدر کو اعلان نامہ کے مقاصد کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، جن میں ریاست میں کسی جماعت یا حاکم سے متعلق اس آئین کی توضیعات کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کی توضیعات شامل ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر سے صدر ان اختیارات میں سے کسی اختیار کو جو عدالت العالیہ میں مرکوز ہوں یا جن کا استعمال وہ کر سکتی ہو خود اپنے ذمہ لینے یا عدالت العالیہ سے متعلق اس آئین کی کسی توضیع کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔

(2) کسی ایسے اعلان نامہ کو کسی مابعد اعلان نامہ سے منسوخ یا تبدیل کیا جا سکے گا۔

(3) اس دفعہ کے تحت ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش ہو گا اور سوائے اس کے کہ وہ ایسا اعلان نامہ ہو جس سے ماقبل اعلان نامہ منسوخ ہوتا ہو، دو ماہ کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قراردادوں کے ذریعہ اس کو منظور کر لیا گیا ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ (جو ماقبل اعلان نامہ کو منسوخ نہ کرتا ہو) اس وقت اجرا کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی جائے یا

لوک سبھا اس فقرہ میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرار داد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کردی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہیگا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرار داد منظور کردی ہو۔

(4) اس طرح منظور کیا ہوا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اعلان نامہ کے اجرا کی تاریخ سے چھ ماہ منقضی ہونے کے بعد نافذ العمل نہ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ایسے اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے پارلیمنٹ کے دونوں ایوان کوئی قرار داد منظور کریں، تو ایسا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اس تاریخ سے، جس پر بصورت دیگر وہ اس فقرہ کے تحت نافذ العمل نہ رہتا، چھ ماہ کی مزید مدت تک نافذ رہے گا، لیکن ایسا کوئی اعلان نامہ بہر صورت تین سال سے زائد نافذ نہ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر لوک سبھا چھ ماہ کی ایسی کسی مدت کے دوران ٹوٹ جائے اور راجیہ سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کا نفاذ منظور کرتے ہوئے منظور کردی ہو لیکن مذکورہ مدت میں لوک سبھا نے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامے کے نافذ رکھنے کی نسبت منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو تیس دن کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا بجز اس کے

کہ مذکورہ تیس دن کی مذکورہ مدت کے قبل لوک سبھا نے بھی کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے منظور کر دی ہو:

مزید شرط یہ بھی کہ پنجاب ریاست کی بابت 11 / مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کئے گئے اعلان نامہ کی صوت میں اس فقرہ کی پہلی شرط میں "3 سال" کے لیے ہدایت کا اس طرح مطلب سمجھا جائے گا کہ جیسے وہ 5 سال کے لیے ہدایت ہو۔

(5) فقرہ (4) میں درج کسی امر کے باوجود فقرہ (3) کے تحت منظور کردہ کسی اعلان نامہ کے نفاذ کو ایسے اعلان نامہ کی تاریخ اجرا سے ایک سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد جاری رکھنے کی نسبت کوئی قرارداد پارلیمنٹ کا کوئی بھی ایوان منظور نہیں کرے گا بجز اس کے کہ۔

(الف) ایسی قرارداد منظور ہوتے وقت تمام بھارت میں یا کسی پوری ریاست یا اس کے کسی حصے میں، جیسی کہ صورت ہو، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ ہو، اور

(ب) انتخابی کمیشن نے اس امر کی تصدیق کی ہو کہ فقرہ (3) کے منظور شدہ اعلان نامہ کا مذکورہ قرارداد میں مصرحہ مدت کے دوران متعلقہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے عام انتخابات کروانے میں درپیش مشکلات کے باعث نافذ رہنا لازمی ہے:

لیکن اس فقرہ کی کوئی بات پنجاب ریاست کی بابت 11 / مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کیے گیے اعلان نامہ کو لاگو نہیں ہوگی۔

دفعہ 356 کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال۔

357-(1) جب دفعہ 356 کے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہو کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعے یا اس کے اختیار سے کیا جاسکے گا تو —

(الف) پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کا قوانین بنانے کا اختیار صدر کو عطا کرے اور صدر کو مجاز کرے کہ وہ ایسی شرائط کے تابع جن کا عائد کرنا وہ مناسب خیال کرے اس طرح عطا کیا ہوا اختیار کسی دیگر ایسے حاکم کو تفویض کرے جس کی صراحت وہ اس بارے میں کرے؛

(ب) پارلیمنٹ یا صدر یا دیگر حاکم کے لیے، جس میں ذیلی فقرہ (الف) کے تحت قوانین بنانے کا اختیار مرکوز ہو، جائز ہو گا کہ وہ ایسے قوانین بنائے جو یونین یا اس کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کریں اور ان پر فرائض عائد کریں یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کریں؛

(ج) صدر کے لیے جائز ہو گا کہ جب لوک سبھا کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو پارلیمنٹ سے مصارف کی منظوری ہونے تک ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مصارف کرنے کا مجاز کرے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو ریاستی مجلس قانون ساز کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے پارلیمنٹ یا صدر یا فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی دیگر حاکم نے بنایا ہو جس کو پارلیمنٹ یا صدر یا ایسا دیگر حاکم دفعہ 356 کے تحت اعلان نامہ اجرا ہونے کے سوا بنانے کا مجاز نہ ہوتا تو اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہنے کے بعد بھی اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ اسے کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم نے بدلا یا منسوخ نہ کیا ہو یا اس میں ترمیم نہ کی ہو۔

ہنگامی حالت میں دفعہ 19 کی توضیعات کی معطلی۔

358-جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ، جس میں قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی علاقہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملہ کی وجہ سے خطرہ درپیش ہے، نافذ العمل ہو تو دفعہ 19 کے کسی امر سے ریاست کا جس کی تعریف حصہ 3 میں کی گئی ہے کوئی ایسا قانون بنانے یا ایسی کوئی عاملانہ کارروائی کرنے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس

کو اگر اس حصہ کی مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی، لیکن اس طرح بنایا ہوا کوئی قانون جواز نہ ہونے کی حد تک جونہی اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، نافذ نہیں رہے گا مگر ان امور کی بابت نافذ رہے گا جو اس قانون کے اس طرح نافذ نہ رہنے کے پہلے کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں پر یا جس کے کسی حصے میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو کوئی ایسا قانون وضع کیا جا سکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جا سکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(2) فقرہ (1) میں مندرجہ کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہو گا —

(الف) کوئی ایسا قانون جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون، جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

ناگہانی حالت کے دوران حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کی معطلی۔

359-(1) جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو صدر، حکم کے ذریعے قرار دے سکے گا کہ حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) ایسے حقوق کو جن کا اس حکم میں ذکر کیا جائے نافذ کرانے کے لیے کسی عدالت میں درخواست کرنے کا حق اور ایسے متذکرہ حقوق کے نافذ کرانے کے

لیے کسی عدالت میں زیر غور تمام کارروائی اس اعلان نامہ کے نفاذ کی مدت کے دوران یا اس سے کم کسی ایسی مدت کے لیے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، معطل رہے گی۔

(1الف) جب فقرہ (1) کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم، جس میں حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) کسی حق کا ذکر ہو، نافذ العمل ہو تو اس حصہ کے کسی امر سے جس سے وہ حقوق عطا ہوں، کسی ایسے قانون کے بنانے کا یا کوئی ایسی عاملانہ کارروائی کرنے کا جس کے بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی اگر اس حصہ میں مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں ریاست کا اختیار جس کی حصہ مذکور میں صراحت ہے محدود نہ ہوگا لیکن اس طرح بنائے گئے کسی قانون کا نفاذ جونہیں متذکرہ بالا حکم نافذ العمل نہ رہے سوائے ان امور کے، جو اس قانون کے نفاذ کے اس طرح موقوف ہو جانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، موقوف ہو جائے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ مں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں یا جس کے کسی حصہ میں ہنگامی حات کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو، کوئی ایسا قانون وضع کیا جاسکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(1ب) فقرہ (1الف) میں مندرج کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہوگا—

(الف) کوئی ایسا قانون، جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی

حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

(2) متذکرہ بالا طریقہ پر صادر کیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق ہو سکے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصے میں ہی نافذ العمل ہو تو اس صورت میں ایسا کوئی حکم بھارت کے علاقہ کے کسی دوسرے حصہ پر قابل اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ صدر، اس امر سے مطمئن ہوتے ہوئے کہ بھارت کے علاقہ کے اس حصے یا اس کی نسبت جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، بھارت یا اس کے علاقے کے کسی حصے کی سلامتی کو سرگرمیوں کے سبب خطرہ درپیش ہے، ایسے اطلاق کو ضروری سمجھے۔

(3) ہر اس حکم کو جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو، اس کے صادر ہونے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

359الف۔ آئین (تریسٹھویں ترمیم) ایکٹ، 1989 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 6.1.1990 سے حذف۔

مالیاتی ہنگامی حالت کے متعلق توضیعات۔

360-(1) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کے مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ ہے تو وہ اس امر کا اقرار ایک اعلان نامہ کے ذریعہ کر سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کیا گیا اعلان نامہ —

(الف) بعد والے اعلان نامہ کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل کیا جا سکے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا؛

(ج) دو ماہ کی مدت منقضی ہونے پر یہ نافذ العمل نہ رہے گا۔
بجز اس کے کہ مذکورہ مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بذریعہ قرارداد منظور کر لیا گیا ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ اس وقت اجرا کیا جائے جبکہ لوک سبھا توڑ دی جائے یا لوک سبھا ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ دو ماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرارداد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرارداد منظور کر دی ہو۔

(3) اس مدت کے دوران جس میں کوئی ایسا اعلان نامہ جس کا ذکر فقرہ (1) میں ہے نافذ العمل ہو تو یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو مالیاتی مناسبت کے ایسے اصولوں پر عمل کرنے کی ہدایات دینے سے، جن کی صراحت ہدایات میں کی جائے اور ایسی دیگر ہدایات دینے سے متعلق ہو گا جن کو صدر اس غرض سے ضروری اور کافی تصور کرے۔

(4) اس آئین میں کسی امر کے باوجود ـــ

(الف) ایسی کسی ہدایت میں شامل ہو سکے گی ـــ

(i) کوئی توضیع جس سے امور ریاست کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی یافت اور الاؤنس میں کمی کرنے کا حکم دیا جائے؛

(ii) کوئی توضیع جس کی رو سے جملہ رقمی بلوں یا دوسرے بلوں

کو جن پر دفعہ 207 کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہونے کے بعد صدر کی منظوری کے لیے علاحدہ رکھ دینے کا حکم دیا جائے؛

(ب) اس مدت کے دوران جس میں اس دفعہ کے تحت مجریہ کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو، صدر کے لیے جائز ہوگا کہ وہ یونین کے امور کے سلسلے میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی جس میں سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے جج شامل ہیں، یافت اور الاؤنسوں میں کمی کرنے کی ہدایت دے۔

حصہ 19

متفرق

صدر اور گورنروں اور راج پر مکھوں کا تحفظ۔

361-(1)صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پر مکھ اپنے منصبی اختیارات اور فرائض استعمال کرنے اور انجام دینے یا کسی ایسے فعل کے لیے جو اس نے ان اختیارات اور فرائض کے استعمال کرنے اور انجام دینے میں کیا ہو یا اسکا کرنا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت کو جواب دہ نہ ہو گا:

بشرطیکہ پارلیمنٹ کے کسی ایوان کی تقرر یا نامزد گی ہوئی عدالت، ٹریبونل یا جماعت دفعہ 61 کے تحت کسی الزام کی تفتیش کے لیے صدر کے رویہ پر نظر ثانی کر سکے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے کسی شخص کے، بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے خلاف مناسب کارروائی دائر کرنے کے حق پر پابندی لگائی گئی ہے۔

(2) کسی بھی قسم کی فوجداری کارروائی صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف اس کے عہدے کی مدت کے دوران کسی عدالت میں دائر نہیں کی جائے گی یا جاری نہیں رکھی جائے گی۔

(3)صدر یا کسی ریاست کے گورنر کی گرفتاری یا قید کا کوئی حکم نامہ اس کے عہدہ کی مدت کے دوران کسی عدالت سے جاری نہ ہو گا۔

(4) کوئی دیوانی کارروائی جس میں صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف دادرسی کا ادعا کیا گیا ہو، اس کے عہدہ کی مدت

کے دوران کسی عدالت میں کسی ایسے فعل کی بابت جو اس نے خواہ صدر یا ایسی ریاست کے گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد اپنی ذاتی حیثیت میں کیا ہو یا جس کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، تب تک دائر نہیں کی جائے گی جب تک کہ تحریری نوٹس کے جس میں کارروائی کی نوعیت، اس کے لیے بنائے دعوی، اس فریق کا نام، حلیہ و مقام سکونت جو ایسی کارروائی دائر کرے اور اس دادرسی کا اندراج ہو جس کا وہ ادعا کرے، صدر یا گورنر کے، جیسی کہ صورت ہو، حوالے کیے جانے یا اس کے دفتر پر رکھے جانے کے عین بعد دو ماہ منقضی نہ ہو جائیں۔

پارلیمنٹ اور ریاستی مجالس قانون ساز کی کارروائی کی اشاعت کا تحفظ۔

361الف۔ (1) پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان، یا جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی کارروائی کی نسبت صحیح رپورٹ کی اخبارات میں اشاعت کی نسبت کسی شخص کے خلاف کسی عدالت میں دیوانی یا فوجداری نوعیت کی کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے گی بجز اس کے کہ ایسی اشاعت کی نسبت یہ ثبوت دیا جائے کہ بدنیتی پر مبنی ہے:

بشرطیکہ اس فقرہ میں مندرج کسی امر کا اطلاق کسی ایسی رپورٹ کی اشاعت پر نہ ہوگا جو پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کے کسی ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی خفیہ نشست کی کارروائی سے متعلق ہو۔

(2) فقرہ (1) کا اطلاق ایسی رپورٹوں یا امور کی نسبت ہوگا جنہیں نشریاتی اسٹیشن کی جانب سے فراہم کردہ کسی پروگرام یا سروس کے حصہ کے طور پر لاسلکی تار برقی کے ذریعے نشر کیا جائے اور اس کا اطلاق اس طرح ہوگا جس طرح کسی اخبار میں ایسی رپورٹوں یا امور کی اشاعت کی نسبت ہوتا ہے۔

تشریح:-اس دفعہ میں "اخبار" میں کوئی ایسی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ بھی شامل ہے جو کسی اخبار میں اشاعت کے لیے مہیا کیے جانے والے مواد پر مبنی ہو۔

نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے نااہلیت۔

361ب۔ کسی سیاسی جماعت کا کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت ایوان کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کے عہدہ کی میعاد ختم ہو گی یا اس تاریخ تک جس کو وہ کسی ایوان کے لئے کوئی انتخاب لڑتا ہے اور منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران کوئی نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے بھی نااہل ہو گا۔

تشریح-اس دفعہ کی اغراض کے لئے، —

(الف) اصطلاح "ایوان" کے وہی معنی ہیں جو اس کے دسویں فہرست بند کے پیرا1 کے فقرہ (الف) میں ہیں؛

(ب) "نفع بخش سیاسی عہدہ" اصطلاح سے مراد ہے، —

(i) بھارت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کوئی عہدہ جہاں ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، کے سرکاری مال میں سے کیا جاتا ہو؛ یا

(ii) کسی ادارے کے تحت، چاہے سند یافتہ جماعت ہو یا نہیں، جو حکومت بھارت یا ریاست کی حکومت کی کلی یا جزوی طور پر ملکیت میں ہو، کوئی عہدہ اور ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی ایسے ادارہ کے ذریعہ کی جاتی ہے،

سوائے اس صورت کے جہاں ایسی تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی معاوضہ کے طور پر ہو۔

دفعہ 362 کو آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف کیا گیا۔

بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والی نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

363-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 143 کی توضیعات کے تابع کسی ایسی نزاع میں، جو ایسے کسی عہد نامہ، اقرار نامہ قول و قرار، قول، سند یا اس قسم کے دوسرے نوشتہ کی کسی شرط سے پیدا ہو جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی بھارتی ریاست کے حکمران نے کیا ہو یا جس کی تکمیل کی ہو اور جس کی بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں سے کوئی حکومت فریق تھی اور جو ایسی تاریخ نفاذ کے بعد نافذ العمل رہا ہو یا نافذ العمل رکھا گیا ہو یا کسی نزاع میں جو کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول و قرار، قول، سند یا دوسرے اسی قسم کے نوشتہ کے متعلق اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت پیدا ہونے والے حق یا اس کے پیدا ہونے والی ذمہ داری یا وجوب کی بابت پیدا ہو، نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہو گا۔

(2) اس دفعہ میں۔

(الف) ''بھارتی ریاست'' سے مراد ہے کوئی علاقہ جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ہز مجیسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کیا ہو؛ اور

(ب) ''حکمران'' میں داخل ہے پرنس، چیف یا دیگر شخص جس کو ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ہز مجیسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا ہو۔

بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو، جنہیں تسلیم کر لیا گیا تھا، تسلیم نہ کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔

363الف۔ اس آئین یا نافذ الوقت کسی قانون میں کسی امر کے باوجود —

(الف) کسی پرنس، چیف یا دیگر شخص کو جس کو آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی دیسی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا ایسا شخص جسے ایسے نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے ایسے حکمران کا جانشین تسلیم

کیا تھا ایسی تاریخ نفاذ پر اور ایسی تاریخ سے ایسا حکمران یا ایسے حکمران کا جانشین تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

(ب) آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ پر اور اس تاریخ سے صرف خاص برخاست کیا جاتا ہے اور صرف خاص سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب زائل کیے جاتے ہیں اور حسبہ فقرہ (الف) میں متذکرہ حکمران یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے حکمران کے جانشین یا دیگر کسی شخص کو کوئی رقم بطور صرف خاص ادا نہ ہو گی۔

بڑی بندر گاہوں اور ہوائی اڈوں کے متعلق خاص توضیعات۔

364-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ ایسی تاریخ سے جس کی اس اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے —

(الف) پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے ہوئے قانون کا کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق نہ ہو گا یا اس کا اطلاق ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے؛ یا

(ب) کوئی موجودہ قانون کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے میں سوائے ان امور کی نسبت جو مذکورہ تاریخ سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو نافذ نہ رہے گا یا وہ ایسی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق کی صورت میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے۔

(2) اس دفعہ میں —

(الف) ''بڑی بندر گاہ'' سے ایسی بندر گاہ مراد ہے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون یا کسی موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندر گاہ قرار دی جائے اور اس میں وہ تمام رقبے داخل ہیں جو فی الوقت ایسی بندر گاہ کی حدود میں واقع ہوں۔

(ب) ''ہوائی اڈے'' سے ایسا ہوائی اڈا مراد ہے جس کی تعریف ہوائی راستوں، طیاروں اور ہوابازی سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے۔

یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔

365-جب کوئی ریاست اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہے تو صدر کے لیے یہ قرار دینا جائز ہوگا کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی۔

تعریفات۔

366-اس آئین میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ذیل کی اصطلاحات کے وہ معنی ہیں جو یہاں ترتیب وار انہیں دیئے گئے ہیں، یعنی —

(1) ''زرعی آمدنی'' سے ایسی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے؛

(2) ''اینگلو انڈین'' سے ایسا شخص مراد ہے جس کا باپ یا جس کے سلسلہ ذکور کے اجداد میں سے کوئی دوسرا مورث یوروپی نسب سے ہے یا تھا لیکن جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو اور ایسے علاقوں میں ایسے ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا ہوا تھا جو وہاں مستقل سکونت رکھتے ہوں نہ کہ محض عارضی اغراض کے لیے وہاں مقیم ہوں؛

(3) ''دفعہ'' سے اس آئین کی کوئی دفعہ مراد ہے؛

(4) ''قرض لینا'' میں سالیانے منظور کرکے رقوم حاصل کرنا شامل ہے اور ''قرضہ'' کی بھی اس طرح تعبیر کی جائے گی؛

(4الف)☆————☆————☆

(5) ''فقرہ'' سے اس دفعہ کا ایسا فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(6) ''کارپوریشن ٹیکس'' سے آمدنی پر کوئی ٹیکس مراد ہے جس حد تک وہ ٹیکس کمپنیوں سے واجب الادا ہو اور وہ ایسا ٹیکس ہو جس کے بارے میں ذیل کی شرائط پوری ہوتی ہوں:-

(الف) یہ کہ وہ زرعی آمدنی کی بابت نہیں لگایا جا سکتا؛

(ب) یہ کہ کمپنیوں کے ادا کیے ہوئے ٹیکس کی بابت کوئی منہائی ایسے موضوعہ قوانین کے ذریعے، جن کا ٹیکس پر اطلاق ہو؛ کمپنیوں سے افراد کو واجب الادا منافع رسدی سے کیے جانے کا اختیار دیا گیا ہو؛

(ج) یہ کہ بھارتی آمدنی ٹیکس کی اغراض کے لیے ایسا منافع رسدی پانے والے افراد کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں یا ایسے افراد سے واجب الادا یا ان کو واپس ملنے والے بھارتی آمدنی ٹیکس کا حساب شمار کرنے میں اس طرح ادا شدہ ٹیکس کا لحاظ کرنے کے لیے کوئی توضیع موجود نہ ہو؛

(7) ''مماثل صوبہ'' ''مماثل بھارتی ریاست'' یا ''مماثل ریاست'' سے شبہات کی صورتوں میں ایسا صوبہ، بھارتی ریاست یا ریاست مراد ہے جس کو صدر کسی زیر بحث خاص غرض کے لیے مماثل صوبہ، مماثل بھارتی ریاست یا مماثل ریاست ہونا، جیسی کہ صورت ہو، قرار دے؛

(8) ''دین'' میں سالیانوں کے طور پر اصل رقوم کے واپس کرنے کے وجوب کی بابت کوئی ذمہ داری شامل ہے اور کسی ضمانت کے تحت کسی ذمہ داری اور ''مصارف دین'' کی حسبہ تعبیر کی جائے گی؛

(9) ''محصول املاک'' سے ایسا محصول مراد ہے جس کی تشخیص ایسی اصل مالیت پر یا اس کے حوالے سے کی جائے جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس محصول کے متعلق بنائے ہوئے قوانین سے یا ان کے تحت مقررہ قواعد کے بموجب اس تمام جائیداد کی معین کی جائے جو موت پر منتقل ہو یا جس کا اس طرح مذکورہ قوانین

کی توضیعات کے تحت اس طرح منتقل ہونا متصور ہو؛

(10) ''موجودہ قانون'' سے ایسا قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستور العمل مراد ہے جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستور العمل کو بنانے کا اختیار رکھنے والی کسی مجلس قانون ساز، حاکم یا شخص نے منظور کیا یا صادر کیا ہو؛

(11) ''فیڈرل کورٹ'' سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کے تحت قائم کی ہوئی فیڈرل کورٹ مراد ہے؛

(12) ''مال'' میں سب سامان، اجناس اور اشیا شامل ہیں؛

(13) ''ضمانت'' میں شامل ہے کوئی وجوب جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی کاروبار کے منافع کے ایک معینہ رقم سے کم ہو جانے کی صورت میں رقوم ادا کرنے کے بارے میں قبول کیا گیا ہو؛

(14) ''عدالت العالیہ'' سے کوئی ایسی عدالت مراد ہے جس کا اس آئین کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی عدالت العالیہ ہونا متصور ہو اور اس میں شامل ہیں—

(الف) بھارت کے علاقہ میں کوئی عدالت جو اس آئین کے تحت عدالت العالیہ کے طور پر قائم یا مکرر قائم کی گئی ہو،

(ب) بھارت کے علاقہ میں کوئی دوسری عدالت جس کا پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس آئین کی سب اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے؛

(15) ''دیسی ریاست'' سے ایسا علاقہ مراد ہے جس کو بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کر لیا ہے؛

(16) ''حصہ'' سے اس آئین کا کوئی حصہ مراد ہے؛

(17) ''پینشن'' سے کسی بھی قسم کی پینشن مراد ہے خواہ اس کے لیے رقمی حصہ دیا جائے یا نہ دیا جائے جو کسی شخص کو یا اس کے متعلق

واجب الادا ہو اور اس میں شامل ہیں اس طرح واجب الادا ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کی یافت اور اس طرح واجب الادا کوئی گریجویٹی اور کوئی رقم یا رقوم جو پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیوں کی واپسی کے طور پر ان پر سود یا بلا سود کے یا ان میں کسی اضافے کے ساتھ واجب الادا ہوں؛

(18) ''ہنگامی حالت کا اعلان نامہ'' سے دفعہ 352 کے فقرہ (1) تحت اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ مراد ہے؛

(19) ''عام اطلاع نامہ'' سے بھارت کے گزٹ یا جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے سرکاری گزٹ میں مندرجہ کوئی اطلاع نامہ مراد ہے؛

(20) ''ریلوے'' میں شامل نہیں ہے —

(الف) وہ ٹرام وے جو کلیتاً بلدی رقبہ میں ہو، یا

(ب) مواصلات کا کوئی دوسرا سلسلہ جو کلیتاً کسی ریاست کے اندر واقع ہو اور جس کا پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعہ ریلوے نہ ہونا قرار دیا ہو؛

(21)☆----------☆----------☆

(22) ''حکمراں'' سے وہ پرنس، چیف یا دیگر شخص مراد ہے جسے آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا کوئی ایسا شخص جسے صدر نے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم کیا تھا؛

(23) ''فہرست بند'' سے اس آئین کا کوئی فہرست بند مراد ہے؛

(24) ''درج فہرست ذاتیں'' سے ایسی ذاتیں، نسلیں، قبیلے یا ایسی ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 341 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو؛

(25) ''درج فہرست قبیلے'' سے ایسے قبیلے یا قبائلی فرقے یا ایسے قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 342 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو؛

(26) ''کفالتوں'' میں اسٹاک شامل ہیں؛

(26الف) ☆--------☆--------☆

(27) ''ذیلی فقرہ'' سے اس فقرہ کا کوئی ایسا ذیلی فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(28) ''ٹیکس اندازی'' میں شامل ہے کسی ٹیکس یا در آمدی محصول کا عائد کرنا خواہ وہ عام، مقامی یا خاص ہو اور ''ٹیکس'' کی حسبہ تعبیر کی جائے گی؛

(29) ''آمدنی ٹیکس'' میں زائد منافع ٹیکس کی نوعیت کا ٹیکس شامل ہے؛

(29الف) ''مال بکری یا خرید پر ٹیکس'' کے تحت حسب ذیل آتے ہیں—

(الف) کسی جائیداد بہ شکل جنس کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض کسی معاہدہ کی مطابقت کے سوا منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ب) کسی معاہدہ کار کی تکمیل میں مضمر جائیداد بہ شکل جنس کو (خواہ مال کے طور پر یا دیگر طور پر) منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ج) کرایا خرید پر یا اقساط میں ادائیگی کے کسی طریقے پر مال کی حوالگی پر ٹیکس،

(د) کسی مال کو کسی غرض کے لیے استعمال کرنے کے حق کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض منتقل کرنے پر (خواہ وہ کسی مصرحہ مدت کے لیے ہو یا نہیں) ٹیکس،

(ھ) کسی غیر سند یافتہ انجمن یا اشخاص کی جماعت کے ذریعہ اپنے کسی رکن کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض مال کی فراہمی پر ٹیکس،

(و) مال کی، جو خوراک یا انسانی استعمال کے لیے دیگر شئے یا مشروب ہو (خواہ وہ مشروب نشہ آور ہو یا نہ ہو) خدمات کے طور پر یا اس کے کسی جزو کے طور پر یا کسی بھی دیگر طریقہ پر فراہمی پر ٹیکس، جب کہ وہ فراہمی یا خدمات نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض ہوں،

اور مال کی ایسی منتقلی جو، حوالگی یا فراہمی کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس شخص کے ذریعہ جو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کر رہا ہے، اس مال کی بکری ہے اور اس شخص کے ذریعہ، جس کو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کی جاتی ہے، اس کی خرید ہے؛

(30) ''یونین علاقہ'' سے کوئی ایسا یونین علاقہ مراد ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند میں ہے اور اس میں ایسا کوئی دیگر علاقہ شامل ہے جو بھارت کے علاقہ میں داخل ہو لیکن جس کی صراحت اس فہرست بند میں نہ ہو۔

تعبیر۔

367-(1) بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 کا اطلاق ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کی جائیں، اس آئین کی تعبیر کے لیے اس طرح ہو گا جیسا کہ اس کا اطلاق بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کی تعبیر کے لیے ہوتا ہے۔

(2) اس آئین میں پارلیمنٹ یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں صدر کے بنائے ہوئے آرڈیننس یا گورنر کے بنائے ہوئے آرڈیننس کا، جیسی

کہ صورت ہو، حوالہ شامل ہے۔

(3) اس آئین کی اغراض کے لیے ''مملکت غیر'' سے بھارت کے سوا کوئی مملکت مراد ہے:

بشرطیکہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی توضیعات کے تابع صدر، حکم کے ذریعہ ایسی اغراض کے لیے جن کی صراحت اس حکم میں کی جائے، کسی مملکت کا مملکت غیر نہ ہونا قرار دے سکے گا۔

حصہ 20

آئین کی ترمیم

پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کے لیے طریق کار۔

368-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ اپنے آئین سازی کے اختیار کے استعمال میں اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر اس دفعہ میں مندرجہ طریق کار کے مطابق ترمیم کر سکے گی۔

(2) اس آئین کی ترمیم کی تحریک اس غرض سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صرف بل پیش کر کے ہو سکے گی اور جب وہ بل ہر ایک ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت سے اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہو جائے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس کو صدر کے پاس پیش کیا جائے گا اور وہ بل کو منظور کرے گا اور تب آئین اس بل کی توضیعات کے مطابق ترمیم شدہ قرار دے دیا جائے گا:

بشرطیکہ اگر ایسی ترمیم سے کوئی تبدیلی—

(الف) دفعہ 54، دفعہ 55، دفعہ 73، دفعہ 162 یا دفعہ 241 میں، یا

(ب) حصہ 5 کے باب 4، حصہ 6 کے باب 5 یا حصہ 11 کے باب 1 میں، یا

(ج) ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں، یا

(د) پارلیمنٹ میں ریاستوں کی نمائندگی میں، یا
(ہ) اس دفعہ کی توضیعات میں،
کرنا مقصود ہو تو اس ترمیم کے لیے اس بل کو، جس میں ایسی ترمیم کے لیے توضیع کی گئی ہو، صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش کرنے سے قبل کم سے کم نصف ریاستوں کی مجالس قانون ساز کی توثیق بھی ان مجالس قانون ساز کی اس غرض سے منظورہ قرار دادوں کے ذریعہ لازمی ہو گی۔

(3) دفعہ 13 کے کسی امر کا اطلاق اس دفعہ کے تحت کی ہوئی کسی ترمیم پر نہ ہو گا۔

(4) اس آئین کی کسی ترمیم پر (جس میں حصہ 3 کی توضیعات شامل ہیں) جو خواہ آئین بیالیسویں ترمیم ایکٹ، 1976ء کی دفعہ 55 کے نفاذ سے قبل یا بعد، اس دفعہ کے تحت کی جائے یا اس کا کیا جانا ظاہر ہوتا ہو، کسی بنا پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(5) شبہات رفع کرنے کے لیے اس کے ذریعے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس دفعہ کے تحت اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر ترمیم کرنے کا پارلیمنٹ کا آئین سازی کا اختیار کسی بھی طرح محدود نہیں ہو گا۔

حصہ 21

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیعات

ریاستی فہرست کے امور کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔

369-اس آئین میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کو حسب ذیل امور کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا گویا کہ وہ متوازی فہرست میں مندرج تھے، یعنی:-

(الف) کسی ریاست کے اندر سوتی اور اونی پارچہ جات، خام روئی (جن میں اوٹی ہوئی روئی اور بنااوٹی ہوئی روئی یا کپاس شامل ہیں)، بنولا، کاغذ (جس میں اخباری کاغذ شامل ہے)، کھانے کی چیزیں (جس میں کھانے کے قابل تلہن اور تیل شامل ہیں)، مویشی کا چارہ (جس میں کھلی اور ان کے دیگر مرتکزے شامل ہیں)، کوئلہ (جس میں کوک اور کوئیلے سے نکالی گئی اشیاء شامل ہیں)، لوہا، فولاد اور ابرق کی تجارت اور بیوپار اور ان کی پیداوار، رسد اور تقسیم؛

(ب) فقرہ (الف) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کی بابت قوانین کے خلاف جرائم، ان امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات اور ان امور میں سے کسی امر کی بابت فیس لیکن اس میں وہ فیس شامل نہیں جو کسی عدالت میں لی جاتی ہو،

لیکن پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ اگر اس

دفعہ کی توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے کی مجاز نہ ہوتی، سوائے اس کے کہ وہ ان امور کی بابت ہو جو اس مدت کے منقضی ہو جانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، مجاز نہ ہونے کی حد تک مذکورہ مدت کے منقضی ہو جانے کے بعد نافذ نہیں رہے گا۔

ریاست جموں و کشمیر کے متعلق عارضی توضیعات[1]۔

370-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) دفعہ 238 کی توضیعات کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر کے تعلق سے نہ ہو گا؛

(ب) مذکورہ ریاست کے لیے قانون بنانے کے بارے میں پارلیمنٹ کا اختیار حسب ذیل امور تک محدود ہو گا —

(i) یونین فہرست اور متوازی فہرست میں مندرجہ ایسے امور جن کی بابت صدر، ریاست کی حکومت کے مشورے سے قرار دے کہ وہ ریاست کی بھارت کی ڈومینن میں شرکت کو منضبط کرنے والی دستاویز شرکت میں صراحت کیے ہوئے ان امور کے مماثل ہیں جن کے بارے میں ڈومینین کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے لیے قانون بنا سکے گی؛ اور

(ii) مذکورہ فہرستوں میں ایسے دوسرے امور جن کی صراحت صدر ریاستی حکومت کے اتفاق رائے سے حکم کے ذریعہ کرے۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، ریاست کی حکومت سے وہ شخص مراد ہے جس کو صدر مہا راجہ کے اعلان نامہ

---

[1] اس دفعہ کے ذریعے عطا کیے ہوئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صدر نے جموں و کشمیر ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر یہ اعلان کیا ہے 17 نومبر 1952 سے مذکورہ دفعہ 370 اس رد و بدل کے ساتھ نافذ ہو گی کہ اس کے فقرہ (1) میں تشریح کی جگہ پر مندرجہ ذیل تشریح کر دی گئی ہے۔ یعنی:-

تشریح:- اس دفعہ کے مقاصد کے لیے ریاست کی سرکار سے وہ شخص مراد ہے جس کو ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر صدر نے ریاست کی اس وقت کام کر رہی وزیروں کی کونسل کی صلاح پر کام کرنے والے جموں و کشمیر کے اب ''گورنر'' صدر ریاست کی شکل میں تسلیم کیا ہو۔ (وزارت قانون حکم نمبر آئینی حکم 66 بتاریخ 15 نومبر 1952)

مورخہ 5/مارچ 1948ء کے تحت فی الوقت برسر کار وزرا کی کونسل کی صلاح پر عمل کرنے والا مہاراجہ جموں و کشمیر تسلیم کرلیا ہو؛

(ج) دفعہ 1 اور اس دفعہ کی توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ہو گا؛

(د) اس آئین کی ایسی دوسری توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صدر حکم[1] کے ذریعے صراحت کرے:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم جو ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (i) میں محولہ ریاست کی دستاویز شرکت میں مصرحہ امور کے متعلق ہو، اس ریاست کی حکومت سے مشورہ کیے بغیر اجرا نہ ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم جو ماقبل شرطیہ پیرا میں مذکورہ امور کے سوا کسی اور امر کے متعلق ہو، بغیر اس حکومت کے اتفاق رائے کے اجرا نہ ہو گا۔

(2) اگر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (ii) یا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے دسرے شرطیہ فقرہ میں محولہ اتفاق رائے اس ریاست کے لیے آئین بنانے کی غرض سے آئین ساز اسمبلی کے انعقاد کے قبل کیا جائے تو وہ اسمبلی میں ایسے فیصلہ کے لیے جو اس پر وہ کرنا چاہے، پیش کیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ وہ دفعہ نافذ العمل نہیں رہے گی یا صرف ایسی مستثنیات یا ترمیمات کے ساتھ اور اس تاریخ سے نافذ العمل رہے گی جن کی وہ صراحت کرے:

بشرطیکہ صدر کے ایسا اطلاع نامہ اجرا کرنے سے قبل فقرہ (2) میں مذکورہ ریاست کی آئین ساز اسمبلی کی سفارش ضروری ہو گی۔

---

[1] مختلف اوقات پر اس طرح ترمیم کیے ہوئے، آئین (جموں و کشمیر ریاست کو لاگو ہونا) حکم، 1954 (آئینی حکم 48)

مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں کے متعلق خصوصی توضیع۔

371-(1)☆——☆——☆

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر ریاست مہاراشٹر یا گجرات سے متعلق معرحہ حکم کے ذریعہ حسب ذیل امور کے بارے میں گورنر کی خصوصی ذمہ داری کی بابت توضیع کرسکے گا۔

(الف) وودربھا، مراٹھواڑہ اور بقیہ مہاراشٹر یا، جیسی کہ صورت ہو، سوراشٹر، کچھ اور بقیہ گجرات کے لیے علاحدہ ترقیاتی بورڈوں کا قیام اس حکم کے ساتھ کہ ان بورڈوں میں سے ہر ایک کے کام پر ایک رپورٹ ہر سال ریاست قانون ساز اسمبلی میں پیش کی جائے گی؛

(ب) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع مذکورہ رقموں پر ترقیاتی مصارف کے لیے رقوم کی منصفانہ تقسیم، اور

(ج) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع ایسا منصفانہ انتظام جس میں سب مذکورہ رقبوں کے متعلق تکنیکی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے لیے کافی سہولیتیں اور اس ریاستی حکومت کے زیر اختیار ملازمتوں میں ملازمت کے کافی مواقع مہیا کیے جائیں۔

ریاست ناگالینڈ کے متعلق خصوصی توضیع۔

371الف۔(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) پارلیمنٹ کے کسی ایسے ایکٹ کا اطلاق جو —

(i) ناگاؤں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii) ناگاؤں کے رواجی قانون اور ضابطہ،

(iii) دیوانی اور فوجداری عدل گستری، جس میں ناگاؤں کے رواجی قانون کے مطابق فیصلے مشتمل ہیں،

(iv) اراضی اور اس کے وسائل کی ملکیت اور انتقال،

سے متعلق ہو، ریاست ناگالینڈ پر نہ ہوگا بغیر اس کے کہ ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی قرارداد کے ذریعہ ایسا فیصلہ کرے۔

(ب) ناگالینڈ کے گورنر کی ریاست ناگالینڈ میں قانون اور

امن وامان قائم رکھنے کی نسبت اس وقت تک خاص ذمہ داری ہوگی جب تک اس کی رائے میں اندرونی فسادات جو ناگا پہاڑی ٹیون سانگ علاقہ میں اس ریاست کے قائم ہونے کے عین قبل ہوتے رہے ہیں، اس علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جاری رہیں اور اس کے تعلق سے اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں گورنر مجلس وزرا سے مشورہ لینے کے بعد اس کارروائی کے بارے میں جو کرنا ہو اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لے گا:

بشرطیکہ اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا امر ہے یا نہیں جس کے متعلق گورنر کو ذیلی فقرہ کے تحت عمل کرنے میں اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لینا ضروری ہے تو گورنر کا اس کے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز پر اس بنا پر اعتراض نہ ہوگا کہ اس کو اپنے انفرادی فیصلہ سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہئے تھا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر صدر گورنر سے رپورٹ کے ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ گورنر پر ریاست ناگالینڈ میں پابندی قانون اور امن وامان کی بابت اب خصوصی ذمہ داری کا ہونا ضروری نہیں ہے تو وہ حکم کے ذریعے ہدایت کر سکے گا کہ اس تاریخ سے، جس کی حکم میں صراحت کی جائے گورنر کی ایسی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؛

(ج) کسی رقمی منظوری کے مطالبہ کے متعلق اپنی سفارش کرتے وقت، ناگالینڈ کا گورنر اس امر کا اطمینان کر لے گا کہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے کسی مخصوص ملازمت یا غرض کے لیے بھارت کی حکومت کی مہیا کی ہوئی کوئی رقم اس ملازمت یا غرض کے متعلق رقمی منظوری کے مطالبہ میں نہ کہ کسی دیگر مطالبہ میں شامل ہے؛

(د) اس تاریخ سے جس کی صراحت ناگالینڈ کا گورنر اس بارے میں عام اطلاع نامہ کے ذریعہ کرے، ٹیون سانگ ضلع کے لیے پینتیس ارکان پر مشتمل ایک علاقائی کونسل قائم کی جائے گی اور گورنر اپنے اختیار تمیزی سے قواعد بنائے گا جن میں ذیل کے بارے میں توضیع ہوگی—

(i) علاقائی کونسل کی بناوٹ اور وہ طریقہ جس سے علاقائی کونسل کے ارکان چنے جائیں گے:

بشرطیکہ ٹیون سانگ ضلع کا نائب کمشنر بہ اعتبار عہدہ علاقائی کونسل کا میر مجلس ہوگا اور علاقائی کونسل کے نائب میر مجلس کو اس کے ارکان اپنے ہی میں سے منتخب کریں گے،

(ii) علاقائی کونسل کے ارکان چنے جانے اور ہونے کی اہلیتیں،

(iii) علاقائی کونسل کے ارکان کے عہدے کی میعاد اور ان کو دی جانے والی یافت اور الاونس، اگر کوئی ہوں،

(iv) علاقائی کونسل کا طریق کار اور کام کا انصرام۔

(v) علاقائی کونسل کے عہدہ داروں اور عملہ کا تقرر اور ان کی شرائط ملازمت، اور

(vi) کوئی دیگر امر جس کی بابت علاقائی کونسل کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے قواعد بنانا ضروری ہو۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ سے دس سال کی مدت یا ایسی مزید مدت تک جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کے مشورہ پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ اس بارے میں کرے—

(الف) ٹیون سانگ ضلع کا نظم ونسق گورنر کرے گا؛

(ب) جب کوئی رقم بھارت کی حکومت ناگالینڈ کی حکومت کو مجموعی حیثیت سے ریاست ناگالینڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے

مہیا کرے تو گورنر اپنے اختیار تمیزی سے ٹیون سانگ ضلع اور بقیہ ریاست کے درمیان اس رقم کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرے گا؛

(ج) ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع پر نہ ہوگا بجز اس کے کہ گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایسے ایکٹ کی بابت ہدایت کرسکے گا کہ اس ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا ترمیمات کے تابع ہوگا جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر کرے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو؛

(د) گورنر ٹیون سانگ ضلع کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی دیگر قانون کی، جس کا فی الوقت اس ضلع پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم استقدامی اثر سے، اگر ضروری ہو، ہوسکے گی؛

(ہ)(i) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی میں ٹیون سانگ ضلع کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن کا گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورہ پر ٹیون سانگ کے امور کے لیے وزیر کی حیثیت سے تقرر کرے گا اور وزیر اعلیٰ اپنی صلاح دیتے وقت مذکورہ بالا ارکان[1] کی اکثریت کی سفارش پر عمل کرے گا،

(ii) ٹیون سانگ کے امور کا وزیر ٹیون سانگ ضلع کے متعلق

---

1 آئین (مشکلات کو دور کرنا حکم نمبر 15 کے پیرا 2 میں یہ توضیع ہے کہ بھارت کے آئین کی دفعہ 371الف اس طرح مؤثر ہوگی جیسے کہ اس کے فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے پیرا (1) میں مندرجہ ذیل شرط (1963-12-1) سے جوڑ دی گئی ہو یعنی'' مگر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح پر کسی شخص کو ٹیون سانگ کے وزیر کی شکل میں ایسے وقت تک کے لیے مقرر کرسکے گا جب تک ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز میں ٹیون سانگ ضلع کے لیے تفویض کی ہوئی نشستوں کو بھرنے کے لیے قانون کے مطابق اشخاص کو منتخب نہیں کرلیا جاتا ہے۔

تمام امور طے کرے گا اور ان کی بابت اس کا گورنر سے براہ راست تعلق رہے گا لیکن وہ اس کے بارے میں وزیر اعلیٰ کو مطلع رکھے گا؛

(و) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ٹیون سانگ ضلع کے متعلق جملہ امور کا حتمی فیصلہ گورنر اپنے اختیار تمیزی سے کرے گا؛

(ز) دفعات 54 اور 55 اور دفعہ 80 کے فقرہ (4) میں کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان یا ایسے ہر ایک رکن کے حوالوں میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے منتخب کیے ہوئے ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان یا رکن کے حوالے شامل ہوں گے؛

(ح) دفعہ 170 میں —

(i) فقرہ (1) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے تعلق سے اس طرح نافذ ہو گا گویا لفظ "ساٹھ" کے بجائے لفظ "چھیالیس" قائم کیا گیا تھا،

(ii) فقرہ مذکورہ میں ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے حوالہ میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے ارکان کا انتخاب شامل ہو گا،

(iii) فقرات 2 اور 3 میں علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالوں سے اضلاع کوہما اور موکوک چنگ کے علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالے مراد ہیں۔

(3) اگر اس دفعہ کی مذکورہ توضیعات میں سے کسی توضیع کو نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر حکم کے ذریعہ کوئی ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اسے ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ سے تین سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہو گا۔

تشریح:- اس دفعہ میں اضلاع کوہما، موکوک چنگ اور ٹیونگ سانگ کے وہی معنی ہوں گے جو ان کے ریاست ناگالینڈ ایکٹ،1962ء میں ہیں۔

ریاست آسام سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ب۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست آسام سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 کے آخر میں دیئے گئے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان اور اس اسمبلی کے دوسرے ارکان کی اتنی تعداد پر مشتمل، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، اس اسمبلی کی ایک کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں اس کمیٹی کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے اس اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں ترمیمات کے بارے میں توضیع کر سکے گا۔

ریاست منی پور سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ج۔(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست منی پور سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی ایسی کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں جو اس ریاست کے پہاڑی علاقوں سے منتخب اس اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ہو اور ان ترمیمات کے بارے میں، جو اس کمیٹی کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے حکومت کے کام کے قواعد اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں کرنے ہوں اور گورنر کی خصوصی ذمہ داری کے بارے میں توضیع کر سکے گا۔

(2) گورنر سالانہ یا جب بھی صدر ایسا حکم دے، صدر کو ریاست منی پور میں پہاڑی رقبوں کے نظم و نسق کے متعلق ایک رپورٹ دے گا اور یونین کا عاملانہ اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا۔

تشریح:- اس دفعہ میں اصطلاح "پہاڑی رقبہ" سے ایسے رقبے

مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم پہاڑی رقبے قرار دے۔

ریاست آندھرا پردیش سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371د۔(1)صدر، ریاست آندھرا پردیش سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے ریاست کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے سرکاری ملازمت اور تعلیم سے متعلق منصفانہ مواقع اور سہولتوں کے لیے توضیع کر سکے گا اور ریاست کے مختلف حصوں کے لیے مختلف توضیعات کی جا سکیں گی۔

(2)فقرہ(1)کے تحت کیے گئے کسی حکم میں خاص طور پر۔۔۔

(الف)ریاستی حکومت کے لیے حکم ہو سکے گا کہ وہ ریاست کی سول ملازمت میں کسی قسم یا اقسام کے عہدوں یا ریاست کے تحت کسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں کو مختلف حصوں کے لیے مختلف مقامی مستقل عملوں میں منظم کرے اور ایسے اصولوں اور طریق کار کے مطابق جن کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر مامور اشخاص کو اس طرح منظم کیے ہوئے مقامی مستقل عملوں میں مختص کرے؛

(ب)ریاست کے کسی حصہ یا حصوں کی صراحت کرے جو۔۔۔

(i)ریاستی حکومت کے تحت کسی مقامی مستقل عملہ میں (چاہے اس دفعہ کے تحت کسی حکم کی متابعت میں قائم ہو یا اور طور پر تشکیل دیا گیا ہو)عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے،

(ii)ریاست میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے، اور

(iii) ریاست میں کسی ایسی جامعہ یا ریاستی حکومت کے زیر نگرانی کسی اور تعلیمی ادارے میں داخلہ کی اغراض کے لیے،

مقامی رقبے سمجھے جائیں گے؛

(ج)اس حد کی جس تک، اس طریقے کی جس کے مطابق اور ان شرائط کی صراحت کرے، جن کے تابع۔۔۔

(i) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسے مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

(iii) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسی جامعہ یا دوسرے تعلیمی ادارے میں داخلے سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

ان امید واروں کو یا ان کے حق میں جو اس مقامی رقبہ میں کسی ایسی مدت تک، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، مقیم رہے ہوں یا تعلیم پائے ہوں، ایسے مستقل عملہ، جامعہ یا دیگر تعلیمی ادارہ سے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، ترجیح دی جائے گی یا ان کا تحفظ کیا جائے گا۔

(3) صدر، حکم کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں ایک انتظامی ٹریبونل اس غرض سے تشکیل دینے کے لیے توضیع کر سکے گا کہ وہ ایسا اختیار سماعت، اختیارات و قانونی اختیار جن کی صراحت حکم میں کی جائے [جن میں ایسا کوئی اختیار سماعت، اختیار و قانونی اختیار شامل ہے جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا کوئی ٹریبونل یا دیگر حاکم استعمال کر سکتا تھا] حسب ذیل امور کے بارے میں استعمال کرے، یعنی:-

(الف) اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں، ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر جن کی حکم میں صراحت کی جائے، تقرر، تعیناتی یا ترقی؛

(ب) سینیارٹی ان اشخاص کی جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی

حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو، جن کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ج) ان اشخاص کی ایسی دیگر شرائط ملازمت جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر ہو یا ریاست میں کسی حاکم مقامی کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو جن کی حکم میں صراحت کی جائے۔

(4) فقرہ (3) کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم میں—

(الف) انتظامی ٹریبونل کو مجاز کیا جاسکے گا کہ وہ اپنے اختیار سماعت کے اندر کسی امر سے متعلق شکایات کے ازالے کے لیے درخواستیں وصول کرے، جس کی صدر حکم میں صراحت کرے، یا ان پر ایسے احکام صادر کرے جو انتظامی ٹریبونل مناسب تصور کرے؛

(ب) انتظامی ٹریبونل کے اختیارات اور اقتدارات اور طریق کار سے متعلق (جن میں انتظامی ٹریبونل کی خود اپنی توہین کی بابت سزا دینے کے اختیارات سے متعلق توضیعات شامل ہیں) ایسی توضیعات درج ہوسکیں گی جو صدر ضروری تصور کرے؛

(ج) انتظامی ٹریبونل کو ایسی اقسام کی کارروائیاں جو اس کے اختیار سماعت کے اندر امور کی نسبت کارروائیاں ہوں اور سپریم کورٹ کے سوا کسی عدالت یا ٹریبونل یا دیگر حاکم کے روبرو ایسے حکم کی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر تصفیہ ہوں جن کی حکم میں صراحت کی جائے، منتقل کرنے کے لیے توضیع ہوسکے گی؛

(د) ایسی اضافی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات درج ہوسکیں گی (جن میں فیس اور میعاد سماعت شہادت یا نافذ الوقت کسی قانون کی مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جو صدر ضروری تصور کرے۔

(5) انتظامی ٹریبونل کا ایسا حکم جس سے کسی کارروائی کا حتمی تصفیہ ہو، ریاستی حکومت کی توثیق کے بعد یا اس تاریخ سے، جب وہ حکم صادر ہو، تین ماہ کے منقضی ہونے پر ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو نافذ ہو جائے گا:

بشرطیکہ ریاستی حکومت خاص حکم سے جو تحریراً صادر کیا جائے اور ان وجوہ کی بنا پر، جن کی اس میں صراحت کی جائے گی، انتظامی ٹریبونل کے کسی حکم میں اس کے نافذ ہونے سے پہلے ترمیم یا اس کی تنسیخ کر سکے گی اور ایسی صورت میں انتظامی ٹریبونل کا حکم صرف ایسی ہی تبدیل شدہ شکل میں نافذ ہو گا یا نافذ نہ ہو گا، جیسی کہ صورت ہو۔

(6) ہر خاص حکم جو ریاستی حکومت فقرہ (5) کے شرطیہ فقرہ کے تحت صادر کرے، اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ریاستی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔

(7) ریاست کی عدالت عالیہ کو انتظامی ٹریبونل پر نگرانی کے کوئی اختیارات نہ ہوں گے (اور سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا ٹریبونل اختیار سماعت یا قانونی اختیار کسی امر کے نسبت استعمال نہیں کرے گا جو انتظامی ٹریبونل کے اختیار، سماعت یا قانونی اختیار کے تابع ہو یا اس سے متعلق ہو۔

(8) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ انتظامی ٹریبونل کا برقرار رہنا ضروری نہیں ہے تو صدر حکم کے ذریعہ انتظامی ٹریبونل کے روبرو زیر تصفیہ کارروائیوں کی منتقلی اور تصفیہ کے لیے ایسے حکم میں ایسی توضیعات کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے۔

(9) کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر حاکم کے کسی فیصلے ڈگری یا حکم کے باوجود،—

(الف) کسی شخص کے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے کا—

(i) جو یکم نومبر، 1956ء سے قبل ریاست حیدر آباد کی، جو اس

تاریخ سے قبل موجود تھی، حکومت یا اس میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو،

(ii) آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے قبل ریاست آندھرا پردیش کی حکومت یا اس میں کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو، اور

(ب) ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ کسی شخص کی یا اس کے رو برو کی ہوئی کسی کارروائی یا کیے ہوئے امر کا محض اس بنا پر جائز یا کالعدم ہو جانا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہو گا کہ ایسے شخص کا تقرر، اس کی تعیناتی، ترقی یا تبادلہ اس وقت نافذ کسی قانون کے بموجب عمل میں آیا تھا جس میں ریاست حیدر آباد میں یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست آندھرا پردیش کے حصوں میں ایسے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے سے متعلق سکونت کی شرط کی توضیع ہو۔

(10) اس فعہ اور اس کے تحت صدر کے کیے گئے کسی حکم کی توضیعات اس آئین کی کسی توضیع میں یا کسی دیگر قانون نافذ الوقت میں کسی امر کے باوجود موثر ہوں گی۔

آندھرا پردیش میں مرکزی جامعہ کا قیام۔

371ہ۔ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں جامعہ کے قیام کے لیے توضیع کر سکے گی۔

ریاست سکم سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371و۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہو گی؛

(ب) آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975ء کی تاریخ نفاذ سے (جس کا یہاں بعد میں اس دفعہ میں مقررہ دن سے حوالہ دیا گیا ہے) —

(i) سکم کی اسمبلی کا، جو اپریل، 1974ء میں سکم میں منعقدہ انتخابات کے نتیجہ میں ان بتیس ارکان کے ساتھ مذکورہ انتخابات میں منتخب ہوئے ہیں (جن کا یہاں بعد میں موجود ارکان سے حوالہ

دیا گیا ہے) بنائی گئی ہے اس آئین کے تحت باضابطہ تشکیل پائی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو گا؛

(ii) موجودہ ارکان کا اس آئین کے تحت باضابطہ منتخب کی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ہونا متصور ہو گا؛ اور

(iii) ریاست سکم کی مذکورہ قانون ساز اسمبلی اس آئین کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اختیارات استعمال کرے گی اور اس کے کارہائے منصبی انجام دے گی؛

(ج) اس اسمبلی کی صورت میں، جس کا فقرہ (ب) کے تحت ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو، دفعہ 172 کے فقرہ (1) میں پانچ سال کی مدت کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ چار سال کی مدت کے حوالے ہیں اور چار سال کی مذکورہ مدت کا مقرر دن سے شروع ہونا متصور ہو گا؛

(د) پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ دیگر توضیعات کیے جانے تک لوک سبھا میں ایک نشست ریاست سکم کو دی جائے گی اور ریاست سکم ایک پارلیمانی حلقہ انتخاب بن جائے گی جسے سکم کا پارلیمانی حلقہ انتخاب کہا جائے گا؛

(ہ) مقررہ دن پر موجودہ لوک سبھا میں ریاست سکم کے نمائندہ کا انتخاب ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کریں گے؛

(و) پارلیمنٹ، سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کی غرض سے ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی میں ان نشستوں کی تعداد کے لیے جو ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں سے پر کی جاسکیں گی اور اسمبلی کے انتخابی حلقوں کی حد بندی کے لیے جن سے صرف ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کے لیے کھڑے ہو سکیں گے، توضیع کر سکے گی؛

(ز) سکم کے گورنر پر سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کی سماجی ومعاشی ترقی کے لیے امن اور منصفانہ انتظام کی خصوصی ذمہ داری ہو گی اور اس فقرہ کے تحت اپنی خصوصی ذمہ داری سے عہدہ براہونے میں سکم کا گورنر ایسی ہدایات کے تابع، جو صدر وقتاً فوقتاً اجرا کرنا مناسب تصور کرے، اپنے حسب صواب دید عمل کرے گا؛

(ح) تمام جائیداد اور اثاثے (خواہ ریاست سکم میں شامل علاقوں کے اندر ہوں یا باہر)، جو مقررہ دن سے عین قبل حکومت سکم یا کسی دیگر حاکم یا کسی شخص میں حکومت سکم کی اغراض کے لیے مرکوز تھے، مقررہ دن سے ریاست سکم کی حکومت میں مرکوز ہو جائیں گے؛

(ط) اس عدالت عالیہ کا جو ریاست سکم میں شامل علاقوں میں مقررہ دن سے عین قبل اس طور پر کام کر رہی تھی مقررہ دن پر اور اس دن سے ریاست سکم کی عدالت عالیہ ہونا متصور ہو گا؛

(ی) ریاست سکم کے سار علاقہ میں دیوانی، فوجداری ومالی اختیارات سماعت کی جملہ عدالتیں، جملہ حکام اور جملہ عدالتی، عاملانہ اور دفتری عہدہ دار مقررہ دن پر اور اس دن سے اپنے متعلقہ کارہائے منصبی اس آئین کی توضیعات کے تابع انجام دیتے رہیں ے؛

(ک) وہ جملہ قوانین جو ریاست سکم میں شامل علاقوں یا اس کے کسی حصہ میں مقررہ دن سے عین قبل نافذ تھے، مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز سے ترمیم یا منسوخ کیے جانے تک ان میں نافذ رہیں گے؛

(ل) ریاست سکم کے نظم ونسق سے متعلق فقرہ (ک) کے محولہ کسی قانون کے اطلاق میں سہولت کی غرض سے اور کسی ایسے قانون کی توضیعات کو آئین کی توضیعات کے مطابق بنانے کی غرض سے صدر، مقررہ دن سے دو سال کے اندر بذریعہ حکم قانون میں ایسی

تطبیقات اور تبدیلیاں بطور تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور اس کے بعد ہر ایسا قانون اس طرح کی ہوئی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی پر کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا؛

(م) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو ایسے کسی تنازعہ یا دیگر امر کی نسبت اختیارات سماعت حاصل ہو گا جو سکم سے متعلق ایسے کسی عہد نامے، اقرار نامہ، قول یا دیگر نوشتہ سے پیدا ہو جو مقررہ دن سے قبل طے یا تکمیل پایا تھا اور جس کی بھارت کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں کوئی حکومت ایک فریق تھی لیکن اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس دفعہ 143 کی توضیعات میں کمی کی گئی ہے؛

(ن) صدر عام اعلان کے ذریعہ کسی بنائے ہوئے قانون کو جو تاریخ اعلان پر بھارت کی کسی ریاست میں نافذ ہو، ایسی پابندیوں یا تبدیلیوں کے ساتھ، جو وہ مناسب خیال کرے، ریاست سکم سے متعلق وسعت پذیر کر سکے گا؛

(س) اگر اس دفعہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر بذریعہ حکم[1] ہر ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دوسری دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اس کو ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم مقررہ دن سے دو سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہو گا؛

(ع) ریاست سکم یا اس میں شامل علاقوں سے متعلق اس مدت کے دوران، جو مقررہ دن سے شروع ہو اور اس تاریخ سے

1۔ آئین (دشواریوں کا رفع کرنا) حکم نمبر:11 آئینی حکم، 99 دیکھیے۔

عین قبل منقضی ہو جب آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کو صدر کی منظوری حاصل ہوئی، کیے ہوئے جملہ امور اور کی ہوئی جملہ کاروائیوں کی نسبت، جہاں تک وہ اس آئین کی توضیعات کے موافق ہوں جن کی آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 سے ترمیم ہوئی ہے، یہ متصور ہو گا کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ آئین کے تحت کیے گئے ہیں یا کی گئی ہیں۔

میزورم ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ز۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) مندرجہ ذیل کے متعلق پارلیمنٹ کا کوئی ایکٹ میزورم ریاست کو تب تک لاگو نہیں ہو گا جب تک میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی قرارداد کے ذریعہ اس طرح طے نہیں کیا جاتا ہے، یعنی:-

(i)میزو لوگوں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii)میزو روایتی قانون اور ضابطہ،

(iii)سول اور فوج داری انصرام جہاں فیصلے میزو روایتی قانون کے مطابق ہونے ہیں،

(iv) ملکیت اور انتقال اراضی:

بشرطیکہ اس فقرہ کی کوئی بات آئین (ترپنویں ترمیم) ایکٹ، 1986 کی تاریخ نفاذ سے ٹھیک پہلے میزورم یونین ریاستی علاقہ میں نافذ کسی مرکزی ایکٹ کو لاگو نہیں ہو گی؛

(ب)میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم چالیس ارکان پر مشتمل ہو گی۔

اروناچل پردیش ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ح۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف)اروناچل پردیش کا گورنر، اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق خصوصی طور پر ذمہ دار رہے گا اور گورنر اس بارے میں اپنے کارہائے منصبی کو انجام دینے میں اپنے

ذاتی فیصلہ کا استعمال وزیروں کی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد کرے گا:

بشرطیکہ اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کوئی معاملہ ایسا معاملہ ہے یا نہیں جس کے بارے میں گورنر سے اس فقرہ کے تحت توقع کی گئی کہ وہ اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کرکے کام کرے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے ذریعہ کسی بات کا جواز اس بنا پر زیر سوال نہیں لایا جائے گا کہ اس کو اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کرکے کام کرنا چاہئے تھا یا نہیں:

مزید شرط یہ کہ اگر گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا کسی اور طرح صدر کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب یہ ضروری نہیں ہے کہ اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق گورنر کی خاص ذمہ داری رہے تو وہ حکم کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ گورنر کی ایسی ذمہ داری اس تاریخ سے نہیں رہے گی جس کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ب) اروناچل پردیش ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

گوا ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ط۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود گوا کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

موجودہ قوانین کا نافذ رہنا اور ان میں تطبیقات۔

372-(1) دفعہ 395 میں محولہ ایکٹوں کے اس آئین سے منسوخ ہو جانے کے باوجود لیکن اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع وہ جملہ قوانین، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ تھے، اس میں نافذ رہیں گے تاوقتیکہ کوئی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز ان کو نہ بدلے یا ان کو منسوخ یا ان میں ترمیم نہ کرے۔

(2) بھارت کے علاقہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو اس

آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر حکم کے ذریعہ[1] ایسے قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، ایسی کی ہوئی مناسب تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا —

(الف) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے تین سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صدر کو کسی قانونی تطبیق یا تبدیلی و ترمیم کرنے کا اختیار دینا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں صدر نے مذکورہ فقرہ کے تحت تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

تشریح:-(1) اس دفعہ میں "نافذ قانون" کی اصطلاح میں کوئی ایسا قانون شامل ہو گا جس کو بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز نے اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور کیا یا بنایا ہو اور وہ اس کے قبل منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ وہ یا اس کے حصے اس وقت بالکل یا مخصوص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہوں۔

تشریح:-(2) بھارت کے کسی علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز کا منظور کیا ہوا یا بنایا ہوا کوئی قانون جو اس آئین کی

1۔ دیکھیے قوانین کے حکم تطبیق 1950 تاریخ 26 جنوری 1950 گزٹ آف انڈیا "غیر معمولی" صفحہ 449 جو کہ اعلان نامہ نمبر ایس آر ایس آر او، 115 تاریخ 5 جون 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 51 کے ذریعہ ترمیم کیا گیا۔ اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 810 تاریخ 4 نومبر 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 903 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 508 تاریخ 4 اپریل 1951 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 287 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 1140 بی تاریخ 2 جولائی 1952 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 616/1 اور ٹراونکور۔ کوچین لینڈ اکویزیشن لاز آرڈر 1952 تاریخ 20 نومبر 1952 کی تطبیق۔

تاریخ نفاذ کے عین قبل بیرون علاقہ نیز بھارت کے علاقہ کے اندر نافذ تھا، متذکرہ بالا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع بیرون علاقہ میں اس طرح نافذ رہے گا۔

تشریح:-(3) اس دفعہ میں مندرجہ کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے کسی عارضی نافذالوقت قانون کو اس تاریخ کے بعد جس پر وہ منقضی ہو جاتا اگر یہ آئین نافذ نہ ہوتا، نافذ رکھنا مراد ہے۔

تشریح:- (4) کوئی آرڈیننس جسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 88 کے تحت کسی صوبے کے گورنر نے شائع و نافذ کیا ہو اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل نافذ ہو بجز اس کے کہ مماثل ریاست کا گورنر اس کے قبل اس کو منسوخ کر دے، دفعہ 382 کے فقرہ (1) کے تحت کام انجام دینے والی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے اجلاس سے چھ ہفتے منقضی ہو جانے پر نافذالعمل نہ رہے گا اور اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ مذکورہ مدت کے بعد کسی ایسے آرڈیننس کو نافذ رکھا گیا ہے۔

قوانین کی تطبیق کا صدر کو اختیار۔

372الف۔ (1) آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو ایکٹ مذکورہ سے ترمیم کیے ہوئے اس آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر یکم نومبر 1957 کے قبل صادر کیے ہوئے حکم[1] کے ذریعہ اس قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت حکم میں کی جائے گی ایسی کی ہوئی تطبیق اور تبدیلیوں کے تابع

1۔ دیکھئے 1956 اور 1957 کا حکم قانون تطبیق۔

نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم کرنے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں فقرہ مذکور کے تحت صدر نے مناسب تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

بعض صورتوں میں صدر کو ان اشخاص کے بارے میں حکم دینے کا اختیار جو انسدادی نظر بندی میں ہوں۔

373- تاوقتیکہ دفعہ 22 کے فقرہ (7) کے تحت پارلیمنٹ قانون نہ بنائے یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ایک سال منقضی نہ ہو جائے ان میں جو بھی پہلے ہو، مذکورہ دفعہ یوں نافذ رہے گی گویا اس کے فقرات (4) اور (7) میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے حوالہ کے بجائے صدر کے صادر کیے ہوئے حکم کا حوالہ قائم کیا گیا تھا۔

فیڈرل کورٹ کے ججوں اور فیڈرل کورٹ میں یا ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے رو برو زیر غور کارروائیوں کے متعلق توضیعات۔

374-(1) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل عہدہ پر مامور فیڈرل کورٹ کے جج بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کیا ہو، ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پنشن کے بارے میں ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 125 کے تحت سپریم کورٹ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر فیڈرل کورٹ میں زیر غور دیوانی یا فوجداری جملہ نالشات، اپیلیں اور کارروائیاں سپریم کورٹ میں منتقل ہو جائیں گی اور سپریم کورٹ کو اس کی سماعت اور فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہو گا اور اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل فیڈرل کورٹ کے دیئے یا صادر کیے ہوئے فیصلوں اور احکام کو وہی نفوذ اور اثر حاصل رہے گا گویا انہیں سپریم کورٹ نے دیا یا صادر کیا تھا۔

(3) اس آئین میں کسی امر کا یہ اثر نہ ہو گا کہ بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلوں اور درخواستوں کا تصفیہ کرنے کے ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل

کے اختیارات سماعت کے استعمال کو، جہاں تک ایسے اختیارات سماعت کا استعمال قانون کی رو سے مجاز کیا جائے، ناجائز قرار دے اور ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے ایسی کسی اپیل یا درخواست پر اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد دیئے ہوئے کسی حکم کا تمام اغراض کے لیے ایسا ہی اثر ہو گا گویا کہ وہ ایسا حکم یا ڈگری تھی جس کو سپریم کورٹ نے اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیار کے استعمال میں صادر کیا تھا۔

(4) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر اور تاریخ نفاذ سے پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست میں پریوی کونسل کی حیثیت سے کام کرنے والے حاکم کو اس ریاست کے اندر کسی عدالت کے کسی فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلیں اور درخواستیں لینے اور تصفیہ کرنے کا اختیار نہ رہے گا اور ایسے نفاذ پر حاکم مذکور کے روبرو زیر غور تمام اپیلیں اور دوسری کارروائیاں سپریم کورٹ میں منتقل ہو جائیں گی اور تصفیہ پائیں گی۔

(5) اس دفعہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مزید توضیعات کر سکے گی۔

عدالتیں، حکام اور عہدیدار اس آئین کی توضیعات کے تابع کار منصبی انجام دیتے رہیں گے۔

375- بھارت کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری اور مال کے اختیار سماعت کی جملہ عدالتیں اور تمام عدالتی، علاملانہ اور انتظامی حکام اور تمام عہدہ دار اپنے متعلقہ کار منصبی اس آئین کی توضیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے۔

عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔

376-(1) دفعہ 217 کے فقرہ (2) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر مامور کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے جج، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کر لیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر مماثل ریاست میں عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور اس بنا پر ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کی بابت ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 221 کے

تحت ایسی عدالت عالیہ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔ کوئی ایسا جج، باوجود اس کے کہ وہ بھارت کا شہری نہیں ہے، ایسی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے یا کسی اور عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے تقرر کے قابل ہو گا۔

(2) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کے مماثل کسی بھارتی ریاست کی عدالت عالیہ کے جج، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر اس طرح مصرحہ ریاست کی عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور دفعہ 217 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اس مدت کے منقضی ہو جانے تک عہدے پر برقرار رہیں گے جس کا تعین صدر حکم کے ذریعے کرے۔

(3) اس فعہ میں ''جج'' کی اصطلاح میں قائم مقام جج یا زائد جج شامل نہیں ہے۔

بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔

377- بھارت کا آڈیٹر جنرل جو اس آئین کی تاریخ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہو، بجز اس کے کہ اس نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل ہو جائے گا اور اس بنا پر ایسی یافت اور رخصت اور پینشن سے متعلق ایسے حقوق کا مستحق ہو گا جن کا بھارت کے کمپٹر ولر و آڈیٹر جنرل کے لیے دفعہ 148 کے فقرہ (3) کے تحت توضیع کی گئی ہے اور اپنے عہدہ کی معیاد کے ختم ہونے تک، جس کا تعین ان توضیعات کے تحت کیا جائے گا جو اس پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل قابل اطلاق تھیں، عہدہ پر برقرار رہنے کا مستحق ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے متعلق توضیعات۔

378-(1) بھارت کی ڈومینین کے پبلک سروس کمیشن کے وہ ارکان جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں

ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، یونین کے پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس معیاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

(2) کسی صوبہ کے پبلک سروس کمیشن یا صوبوں کے ایک گروہ کی ضروریات کو پورا کرنے والے پبلک سروس کمیشن کے ارکان، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں، ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، مماثل ریاست کے پبلک سروس کمیشن یا، جیسی کہ صورت ہو، مماثل ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس میعاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کی مدت کے بارے میں خصوصی توضیحات۔

378الف۔ دفعہ 172 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956ء کی دفعات 28 اور 29 کے تحت تشکیل دی ہوئی ریاست آندھرا پردیش کی قانون ساز مجلس، بجز اس کے کہ اس سے پیشتر توڑ دی جائے، مذکورہ دفعہ 29 میں متذکرہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک نہ کہ اس سے زائد مدت تک برقرار رہے گی اور مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کا اثر اس قانون ساز اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا ہو گا۔

379 تا 391- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 2 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دشواریوں کو رفع کرنے کا صدر کا اختیار۔

392-(1) کسی قسم کی دشواریوں کو خاص طور پر ان دشواریوں کو رفع کرنے کی غرض سے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کی توضیعات کو اس آئین کی توضیعات سے بدلنے کے تعلق سے ہوں، صدر، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ یہ آئین اس مدت کے دوران جس کی اس حکم میں صراحت کی جائے، ایسی ترمیمات کے، جو تبدیلیوں، اضافوں یا حذف کے طور پر کی گئی ہوں، تابع نافذ رہے گا، جن کو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم حصہ 5 کے باب 2 کے تحت باقاعدہ تشکیل دی ہوئی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے بعد صادر نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت صادر شدہ ہر حکم پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

(3) ان اختیارات کو جو اس دفعہ، دفعہ 324، دفعہ 367 کے فقرہ (3) اور دفعہ 391 کی رو سے صدر کو عطا کیے گئے ہیں، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی وڈمینن کا گورنر جنرل استعمال کر سکتا ہے۔

حصہ 22

مختصر نام، تاریخ نفاذ، مستند ہندی متن اور تنسیخ

مختصر نام۔

393-اس آئین کو بھارت کا آئین کہا جائے گا۔

تاریخ نفاذ۔

394-یہ دفعہ اور دفعات 5، 6، 7، 8، 9، 60، 324، 366، 367، 379، 380، 388، 391، 392، اور 393 فی الفور نافذ ہوں گی اور اس آئین کی باقی توضیعات 26/جنوری 1950ء سے، جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ کہا گیا ہے، نافذ ہوں گی۔

ہندی زبان میں مستند متن۔

394الف:(1) صدر، —

(الف) اس آئین کے ہندی زبان میں ترجمہ کو، جس پر آئین ساز اسمبلی کے ارکان نے دستخط کئے تھے، ایسی تبدیلیوں کے ساتھ جو اسے مرکزی ایکٹوں کے ہندی زبان میں مستند متن میں اپنائی گئی زبان، طریقۂ کار اور اصطلاحات کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہیں اور ایسی اشاعت کے قبل کی گئی اس آئین کی سبھی ترمیمات کو اس میں شامل کرتے ہوئے؛

(ب) انگریزی زبان کی گئی اس آئین کی ہر ترمیم کے ہندی زبان میں ترجمہ کو،

اپنی اتھارٹی کے تحت شائع کرائے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت شائع اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کے ترجمہ کے وہی معنیٰ ہونگے جو اس کے اصل کے ہیں اور اگر ایسے ترجمہ کے کسی حصہ کے معنیٰ اس طرح لگانے میں کوئی دشواری

آتی ہے تو صدر اس کی مناسب طریقہ سے نظر ثانی کرائے گا۔

(3) اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کا اس دفعہ کے تحت شائع ترجمہ سبھی اغراض کے لیے اس کا ہندی زبان میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

تنسیخ۔ 395- بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947ء اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء مع ان جملہ ایکٹ کے جو آخر الذکر ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتے ہیں، لیکن جن میں برخاستگی اختیار سماعت پریوی کونسل ایکٹ، 1940ء شامل نہیں ہے، ذریعہ ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں۔

پہلا فہرست بند

(دفعات 1 اور 4)

ا۔ ریاستیں

علاقے

نام۔

1- آندھرا پردیش۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاست آندھرا ایکٹ، 1953 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، آندھرا پردیش ومدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں اور آندھرا پردیش اور میسور (انتقال ریاست علاقہ) ایکٹ، 1968 کے فہرست بند میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش ومدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

2- آسام۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل صوبہ آسام، کھاسی ریاستوں اور آسام کے قبائلی رقبوں میں شامل تھے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کی صراحت آسام (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1951 کے فہرست بند میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جو ناگالینڈ ریاست ایکٹ، 1962 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرحہ ہیں اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں

ہیں جو شمالی مشرقی علاقہ تنظیم جدید ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5، دفعہ 6 اور دفعہ 7 میں مصرحہ ہیں۔

3 بہار۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ بہار میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار و اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ ،1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

4- گجرات۔ وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید بمبئی ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

5- کیرالا۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

6- مدھیہ پردیش۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 9 کے ضمن (1) اور راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن اس میں مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں مصرحہ علاقہ جات نہیں ہیں۔

7- تامل ناڈو۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مدراس میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 4 اور آندھرا پردیش و مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاست آندھرا

ایکٹ،1953 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) اور دفعہ 4 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ،1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب)، دفعہ 6 اور دفعہ 7 کے ضمن (1) کے فقرہ (د) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ،1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

8-مہاراشٹر۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 8 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کا ذکر تنظیم جدید بمبئی ایکٹ،1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کیا گیا ہے۔

9- کرناٹک۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 7 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور کرناٹک (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ،1968 کے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

10-اڑیسہ۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ اڑیسہ میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے۔

11-پنجاب۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ،1956 کی دفعہ 11 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کا ذکر ملحقہ علاقہ جات (انضمام) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کا ذکر آئین (نویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ،1966 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، دفعہ 4 اور دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

12-راجستھان۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 10 میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

13-اترپردیش۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو اس صوبہ میں شامل تھے جو صوبہ جات متحدہ کہلاتا تھا یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبہ کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت ہریانہ اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں اور اترپردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس میں شامل نہیں ہیں جو ہریانہ اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہیں۔

14-مغربی بنگال۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مغربی بنگال میں شامل تھے یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور چندر نگر کا وہ علاقہ جس کا تعین چندر نگر (انضمام) ایکٹ، 1954 کی دفعہ 2 کے فقرہ (ج) میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے بھی جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

15-جموں و کشمیر۔ وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل جموں و کشمیر کی دیسی ریاست میں شامل تھا۔

16-ناگالینڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاست ناگالینڈ ایکٹ، 1962 کی

دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

17- ہریانہ۔ وہ علاقہ جو پنجاب تنظیم جدید ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرحہ ہے اور وہ علاقہ جو ہریانہ اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہے لیکن وہ علاقہ اس کے ضمن میں نہیں ہے جو اس ایکٹ کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہے۔

18- ہماچل پردیش۔ وہ علاقے جن کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ ہماچل پردیش اور بلاسپور کے ناموں سے اعلیٰ چیف کمشنروں کے صوبے تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

19- منی پور۔ وہ علاقہ جس کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ منی پور کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

20- تری پورہ۔ وہ علاقہ جس کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ تری پورہ کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

21- میگھالیہ۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5 میں کی گئی ہے۔

22- سکم۔ وہ علاقے جو آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کی تاریخ نفاذ سے عین قبل سکم میں شامل تھے۔

23- میزورم۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

24- اروناچل پردیش۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 7 میں کی گئی ہے۔

25- گوا۔ وہ علاقے جن کی صراحت گوا، دمن دیو (تنظیم جدید) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

26- چھتیس گڑھ۔ وہ علاقے جن کی صراحت مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

27- اترا کھنڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت اتر پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

28- جھار کھنڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

2- یونین علاقے

وسعت

نام۔

1- دہلی۔ وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ دہلی میں شامل تھا۔

☆[1] ....

☆[2] ....

[3]2- جزائر انڈومان و نکوبار۔ وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ انڈومان و نکوبار میں شامل تھا۔

[4]3- لکش دیپ۔ وہ علاقہ جس کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

---

1 ہماچل پردیش ریاست ایکٹ، 1970 (53 بابت 1970) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (25-1-1971) سے ہماچل پردیش سے متعلق اندراج 2 کو ترک کیا گیا۔

2 شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81 بابت 1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے منی پور اور تری پورہ سے متعلق اندراجات کو ترک کیا گیا۔

3 شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81 بابت 1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے اندراجات 4 سے 9 تک کو اندراجات 2 سے 7 تک کی شکل میں دوبارہ شمار کیا گیا۔

4 لکش دیپ منی کوئی اور امین دیوی جزیرے (تبدیلی نام) ایکٹ، 1973 (34 بابت 1973) کی دفعہ 5 کے ذریعہ (1-11-1973) سے لکش دیپ منی کوئی، امینی دیوی جزیرہ کی جگہ پر قائم مقام کیا گیا۔

4-دادر نگر حویلی۔	وہ علاقہ جو 11/ اگست 1961 سے عین قبل آزاد دادر اور نگر حویلی میں شامل تھا۔
5-دمن اور دیو۔	وہ علاقہ جس میں گوا دمن اور دیو تنظیم جدید ایکٹ، 1987 کی دفعہ 4 میں صراحت کی گئی ہے۔
6-پڈوچیری۔	وہ علاقہ جو 26/ اگست 1962 سے عین قبل بھارت میں پانڈیچری، کاریکل، ماہی اور ینیم نامی فرانسیسی بستیوں میں شامل تھا۔
7-چنڈی گڑھ۔	وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 4 میں کی گئی ہے۔

دوسرا فہرست بند

{دفعات 59(3)، 65(3)، 75(6)، 97، 125،
148(3)، 158(3)، 164(5)، 186 اور 221}

حصہ الف

صدر اور ریاستوں کے گورنر کے متعلق توضیحات

1- صدر اور ریاستوں کے گورنرں کو حسب ذیل ماہانہ مشاہرے ادا ہوں گے، یعنی —

صدر .... ☆10,000 روپے۔

ریاست کا گورنر...... ☆☆ 5,500 روپے۔

2- صدر اور ریاستوں کے گورنروں کو ایسے الاؤنس بھی دیے جائیں گے جو بالترتیب بھارت کی ڈومینین کے گورنر جنرل اور مماثل صوبوں کے گورنروں کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل واجب الادا تھے۔

3- صدر اور ریاستوں کے گورنر عہدہ کی اپنی اپنی پوری میعاد

☆ اب =/1,50,000 روپے بذریعہ 2008 کا ایکٹ نمبر 28 دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

☆☆ اب =/ 1,00,000 روپے بذریعہ 2008 کا ایکٹ نمبر 29 دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

کے دوران ان ہی مراعات کے مستحق ہوں گے جن کے مستحق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بالترتیب گورنر جنرل اور مماثل صوبوں کے گورنر تھے۔

4-جب نائب صدر یا کوئی اور شخص صدر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو یا بہ حیثیت صدر کار گزار ہو یا کوئی شخص گورنر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو تو وہ اتنے ہی مشاہرے، الاؤنس اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کا صدر یا گورنر جس کے کار منصبی وہ انجام دے یا جس کی جگہ وہ کار گزار ہو، جیسی کہ صورت ہو، ہوتا۔

حصہ ب حذف × × × × ×

حصہ ج

لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کے متعلق توضیعات۔

7-لوک سبھا کے اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے اسپیکر کو واجب الادا تھے اور لوک سبھا کے نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے نائب اسپیکر کو واجب الادا تھے۔

8- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت

اور الاؤنس دے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو ترتیب وار واجب الادا تھے اور جہاں ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ میں کوئی قانون ساز کونسل نہ تھی تو اس ریاست کی قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا تعین اس ریاست کا گورنر کرے۔

حصہ د

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔

9-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو مدت کارگزاری کی بابت حسب ذیل شرح سے ماہانہ یافت دی جائے گی، یعنی:-

اعلیٰ جج..............................☆10,000 روپے

کوئی دیگر جج..................☆☆ 9,000 روپے:

بشرطیکہ اگر سپریم کورٹ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت یا ریاستی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو سپریم کورٹ میں اس کی ملازمت کی بابت یافت سے حسب ذیل رقوم گھٹا دی جائیں گی۔

(الف) اس پنشن کی رقم، اور

☆اب =/1,00,000 روپے بذریعہ 2009 کا ایکٹ نمبر 23 دفعہ 8 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

☆☆اب =/90,000 روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ 8 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت، اس کو اداشدنی کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زر معاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم، اور

(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریجیوٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔

(2) سپریم کورٹ کا ہر جج بلا ادائی کرایہ سرکاری قیام گاہ استعمال کرنے کا مستحق ہو گا۔

(3) اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (2) میں کسی امر کا اس جج پر جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل۔

(الف) فیڈرل کورٹ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 374 کے فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، یا

(ب) فیڈرل کورٹ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت سپریم کورٹ کا (اعلیٰ جج کے سوا) کوئی دیگر جج ہو گیا ہو،

ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہنے کی مدت میں اطلاق نہ ہو گا اور ہر وہ جج جو اس طرح سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج یا دیگر جج ہو جائے، اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے یا، جیسی کہ صورت ہو، مدت کارگزاری کی بابت اس یافت کے علاقہ جس کی صراحت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں کی گئی ہے خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پا رہا تھا۔

(4) سپریم کورٹ کے ہر جج کو ان اخراجات کی پابجائی کے لی جو وہ بھارت کے علاقہ کے اندر فرض منصبی کے ضمن میں سفر پر برداشت کرے ایسے مناسب الاؤنس ملیں گے اور سفر کے سلسلے میں اسے

سہولتیں دی جائیں گی جو صدر وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔

(5) سپریم کورٹ کے ججوں کی رخصت (جس میں الاؤنس رخصت شامل ہیں) اور پنشن کے بارے میں حقوق ان توضیعات سے محکوم ہوں گے جن کا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل فیڈرل کورٹ کے ججوں پر اطلاق ہوتا تھا۔

10-(1) عدالت عالیہ کے ججوں کو مدت کار گزاری کی بابت حسب ذیل ماہانہ شرح سے یافت دی جائے گی، یعنی:-

اعلیٰ جج.................☆9,000روپے

کوئی دیگر جج......☆☆ 8,000روپے:

بشرطیکہ اگر عدالت عالیہ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت یا کسی ریاست حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو عدالت عالیہ میں اس کی ملازمت کی بابت اُس کی یافت میں سے حسب ذیل رقم گھٹا دی جائے گی —

(الف) اس پنشن کی رقم، اور

(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت اس کو اداشدنی پنشن کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زر معاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم، اور

(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریچویٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔

(2) ہر وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل،—

(الف) کسی صوبہ کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے

☆اب=/90,000روپے بذریعہ 2009 کا ایکٹ نمبر23 دفعہ2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

☆☆اب=/80,000روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ2 (تاریخ 1.1.2006 سے)۔

عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 376 کے فقرہ (1) کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، یا

(ب) کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ کا (اعلیٰ جج کے سوا) کوئی جج ہو گیا ہو،

ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، مدت کار گزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں مصرحہ یافت کے علاوہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پا رہا تھا۔

(3) کوئی شخص جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر فہرست بند مذکور میں جس کی ترمیم مذکورہ ایکٹ سے ہوئی ہے مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، اگر وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل اپنی یافت کے علاوہ الاؤنس کے طور پر کوئی رقم لے رہا تھا تو وہ ایسے اعلیٰ جج کی حیثیت سے مدت کار گزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاوہ وہی رقم بطور الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا۔

11- اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، —

(الف) اصطلاح ''اعلیٰ جج'' میں کوئی قائم مقام اعلیٰ جج اور ''جج'' میں کوئی عارضی جج شامل ہے۔

(ب) ''اصل مدت کار گزاری'' میں شامل ہے —

(i) وہ مدت جو کسی جج نے جج کی حیثیت سے فرض منصبی پر یا ایسے دیگر کارہائے منصبی کی انجام دہی میں صرف کی ہو جن کا انجام دینا وہ صدر کے کہنے پر اپنے ذمہ لے؛

(ii) تعطیلات جن سے وہ مدت خارج ہے جس کے دوران کوئی جج رخصت پر رہے؛ اور

(3) کسی عدالت عالیہ سے سپریم کورٹ کو یا ایک عدالت عالیہ سے کسی دوسری عدالت عالیہ کو تبادلہ پر ملازمت پر رجوع ہونے کی مدت۔

حصہ ہ

بھارت کے کمپٹرولر و آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔

12-(1) بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر ماہانہ ☆ 4,000 روپے کی شرح ست یافت دی جائے گی۔

(2) وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 377 کے تحت بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہو گیا ہے، اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاوہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے پا رہا تھا۔

(3) بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رخصت اور پنشن

☆ بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو بذریعہ 1971 کے ایکٹ نمبر 56 کی دفعہ 3 کے سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر یافت ادا کی جائے گی۔ 2009 کے ایکٹ نمبر 23 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (1.1.2006) سے سپریم کورٹ کے ججوں کی یافت بڑھا کر =/1,00,000 روپے فی ماہ کر دی گئی ہے۔

کے حقوق اور دیگر شرائط ملازمت ان توضیعات کے تابع محکوم ہوں گے یا ہوتے رہیں گے، جیسی کہ صورت ہو، جن کا اطلاق بھارت کے آڈیٹر جنرل پر اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہوتا اور ان توضیعات میں گورنر جنرل کے لیے جملہ حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے گی گویا کہ وہ صدر کے لیے حوالے ہیں۔

تیسرا فہرست بند

{دفعات 75(4)، 99، 124(6)، 148(2)، 164(3)، 188 اور 219}

حلف یا اقرار صالح کے نمونے

I

یونین کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں یونین کے وزیر کی حیثیت سے اپنے فرائض وفاداری اور دیانتداری سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے بموجب بلا خوف یا رعایت، عناد یا شفقت انصاف کروں گا''۔

II

یونین کے وزیر کے لیے حلف وفاداری کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ کسی امر کی جو یونین کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیر غور لایا جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ

ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ضروری ہو براہ راست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا"۔

III

الف

پارلیمنٹ کے لیے انتخاب کے امیدوار کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب، جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا) میں نشست پر کرنے کے لیے امیدوار کی حیثیت سے نامزد کیا گیا ہے

خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا"۔

ب

پارلیمنٹ کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا اور میں جس کار منصبی کو حاصل کرنے والا ہوں اس کے فرائض کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا"

IV

سپریم کورٹ کے ججوں اور بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب، جسے بھارت کی سپریم کورٹ کے اعلیٰ جج

''میں الف ب، جسے بھارت کی سپریم کورٹ کے اعلیٰ جج (یا جج)
(یا بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل) کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے
خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں
کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو برقرار رکھوں گا''۔

V

ریاست کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں
کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں وفاداری اور دیانتداری سے اپنے فرائض ریاست کے وزیر کی حیثیت سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے مطابق بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد انصاف کروں گا''۔

VI

ریاست کے وزیر کے لیے حلف رازداری کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں
کہ میں کسی امر کی جو ریاست کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیر غور لایا

جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ضروری ہو، براہِ ریاست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا"۔

VII

الف

ریاست کی مجلس قانون ساز کے انتخاب کے لیے امیدوار کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
―――――――――――
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا"۔

ب

ریاست کی مجلس قانون ساز کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
―――――――――――
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا اور اس فرض کو جسے میں انجام دینے والا ہوں وفاداری سے ادا کروں گا"۔

VII

عدالت العالیہ کے ججوں کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

''میں الف ب جس کا...... عدالت عالیہ میں (کے) اعلیٰ جج (یا جج) کی حیثیت سے تقرر کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو برقرار رکھوں گا''۔

چوتھا فہرست بند

[دفعات 4(1) اور 80(2)]

راجیہ سبھا میں نشستوں کی تقسیم

ذیل کے جدول کے پہلے خانہ میں مصرحہ ہر ایک ریاست یا یونین علاقہ کو اتنی نشستیں مختص کی جائیں گی جن کی اس کے دوسرے خانہ میں اس ریاست یا اس یونین علاقہ کے مقابل، جیسی کہ صورت ہو، صراحت ہے۔

جدول

1-	آندھرا پردیش	18
2-	آسام	7
3-	بہار	16
4-	جھارکھنڈ	6

چوتھا فہرست بند

-5	گوا	1
-6	گجرات	11
-7	ہریانہ	5
-8	کیرالا	9
-9	مدھیہ پردیش	11
-10	چھتیس گڑھ	5
-11	تامل ناڈو	18
-12	مہاراشٹر	19
-13	کرناٹک	12
-14	اُڑیسہ	10
-15	پنجاب	7
-16	راجستھان	10
-17	اترپردیش	31
-18	اتراکھنڈ	3
-19	مغربی بنگال	16
-20	جموں و کشمیر	4
-21	ناگالینڈ	1
-22	ہماچل پردیش	3
-23	منی پور	1
-24	تری پورہ	1
-25	میگھالیہ	1
-26	سکم	1

-27	میزورم	1
-28	اروناچل پردیش	1
-29	دہلی	3
-30	پڈوچیری	1
	کل	233

پانچواں فہرست بند

[دفعہ 244(1)]

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی کے متعلق توضیعات

حصہ الف

عام

تعبیر۔

1۔ اس فہرست بند میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو ''ریاست'' کی اصطلاح میں آسام، (میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستیں شامل نہیں ہیں۔

درج فہرست رقبوں میں ریاست کا عاملانہ اختیار۔

2۔ اس آئین کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کا عاملانہ اختیار اس ریاست کے اندر واقع درج فہرست رقبوں سے متعلق ہے۔

درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق صدر کو گورنر کی رپورٹ۔

3۔ ہر ایسی ریاست کا گورنر جس میں درج فہرست رقبے ہیں، سالانہ یا جب بھی صدر اس طرح حکم دے، اس ریاست میں واقع درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا اور یونین کا اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق ہدایتیں دینے سے متعلق ہو گا۔

حصہ ب

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کا نظم ونسق اور ان پر نگرانی

قبائلی مشاورتی کونسل۔

4۔(1) ہر ایک ریاست میں جس میں درج فہرست رقبے ہیں اور اگر صدر ایسی ہدایت دے تو کسی ایسی ریاست میں بھی جس میں درج فہرست قبیلے ہوں لیکن درج فہرست رقبے نہ ہوں ایک قبائلی مشاورتی کونسل قائم کی جائے گی جو بیس سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہو گی جس میں تقریباً تین چوتھائی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے نمائندے ہوں گے:

بشرطیکہ اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے درج فہرست قبیلوں کے نمائندوں کی تعداد قبائلی مشاورتی کونسل میں اتنی نشستوں سے کم ہو جو ایسے نمائندوں سے پُر ہوئی ہوں تو بقیہ نشستیں ان قبیلوں کے دیگر ارکان سے پُر کی جائیں گی۔

(2) قبائلی مشاورتی کونسل کا فرض ہو گا کہ وہ ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی اور ترقی سے متعلق ان امور کے بارے میں مشورہ دے جو گورنر اس سے رجوع کرے۔

(3) گورنر حسب ذیل امور کی نسبت قواعد بنا سکے گا یا ان کو منضبط کر سکے گا جیسی بھی صورت ہو،۔

(الف) کونسل کے ارکان کی تعداد، ان کے تقرر اور کونسل کے میر مجلس اور اس کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقرر کا طریقہ،

(ب) اس کے اجلاسوں کی کارروائی اور اس کا عام طریقہ، اور

(ج) جملہ دیگر ضمنی امور۔

قانون جو درج فہرست

5۔(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود گورنر عام اطلاع نامہ

رقبوں پر قابل اطلاق ہو۔

کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی خاص ایکٹ کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر نہیں ہو گا یا اس کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صراحت وہ اطلاع نامہ میں کرے اور اس ذیلی پیرا کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت استقدامی اثر کے ساتھ دی جا سکے گی۔

(2) کسی ریاست میں ایسے رقبہ کے امن اور اچھے نظم و نسق کے لیے جو فی الوقت درج فہرست رقبہ ہو، گورنر دساتیر العمل بنا سکے گا۔
خاص طور پر متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر ایسے دساتیر العمل سے—

(الف) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو اراضی کے منتقل کرنے یا آپس میں منتقل کرنے سے منع کیا جا سکے گا یا اس پر پابندی لگائی جا سکے گی؛

(ب) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان میں زمین کی تقسیم کی ضابطہ بندی کی جا سکے گی؛

(ج) ان اشخاص کے قرض دہندگی کے کاروبار کی ضابطہ بندی کی جا سکے گی جو ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو رقم قرض پر دیتے ہوں۔

(3) گورنر کوئی ایسا دستور العمل بنانے میں جس کا ذکر اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) میں ہے پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ یا کسی ایسے موجودہ قانون کو، جس کا زیر بحث علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو، منسوخ یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(4) اس پیرا کے تحت بنائے گئے سب دساتیر العمل صدر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہ دے ان کا

کوئی اثر نہ ہو گا۔

(5) اس پیرا کے تحت کوئی دستور العمل نہ بنایا جائے گا جب تک ایسا دستور العمل بنانے والے گورنر نے جہاں اس ریاست کے لیے کوئی مشاورتی قبائلی کونسل ہو ایسی کونسل سے مشورہ نہ کر لیا ہو۔

حصہ ج

درج فہرست رقبے

درج فہرست رقبے۔

6۔(1) اس آئین میں ''درج فہرست رقبے'' کی اصطلاح سے ایسے رقبے مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم[1] درج فہرست رقبے قرار دے۔

(2) صدر کسی وقت بذریعہ حکم[2]۔۔۔

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کسی درج فہرست رقبہ کا کل یا مصرحہ کوئی حصہ درج فہرست رقبہ یا ایسے کسی رقبہ کا جز باقی نہ رہے گا،

(الف الف) ریاست میں کسی درج فہرست رقبے کے رقبے میں اس ریاست کے گورنر سے مشورہ کرنے کے بعد اضافہ کر سکے گا،

(ب) کسی درج فہرست رقبہ میں درستی حدود کے طور پر ردوبدل کر سکے گا،

(ج) کسی ریاست کی حدود میں، کسی ردوبدل یا کسی نئی ریاست کے یونین میں داخلے یا قائم ہونے پر ایسے کسی علاقے کو، جو پہلے سے کسی ریاست میں داخل نہ ہو، درج فہرست رقبہ یا اس کا حصہ قرار دے سکے گا،

(د) کسی ریاست یا ریاستوں کے متعلق اس پیرا کے تحت کوئی

---

1 فہرست بند رقبے ''(حصہ الف ریاست) حکم 1950 (سی۔ او 9) درج فہرست رقبے (حصہ ب ریاست) حکم 1950 (سی۔ او۔ 26) درج فہرست رقبے (ہماچل پردیش) حکم 1975 (سی۔ او۔ 102) اور درج فہرست رقبے (بہار، گجرات، مدھیہ پردیش اور اڑیسہ ریاست) حکم 1977 (سی۔ او۔ 109) دیکھیے۔

2 مدراس درج فہرست رقبے (اختتام) حکم 1950 (سی۔ او۔ 30) اور آندھرا درج فہرست رقبے (اختتام) حکم 1955 (سی۔ او 50) دیکھیے۔

حکم یا احکام منسوخ کر سکے گا اور متعلقہ ریاست کے گورنر سے مشورہ کر کے ان رقبوں کا، جو درج فہرست رقبے ہوتے ہیں از سر نو تعین کرتے ہوئے جدید احکام جاری کر سکے گا،

اور ایسے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات ہو سکیں گی جو صدر کو ضروری اور مناسب معلوم ہوں لیکن مذکورہ بالا طریقہ کے سوا اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت صادر کیا ہوا حکم کسی مابعد حکم سے تبدیل نہ کیا جائے گا۔

حصہ د

فہرست بند کی ترمیم

فہرست بند کی ترمیم۔

7۔ (1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون اس فہرست بند کی توضیعات میں سے کسی توضیع کی بطور اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ وقتاً فوقتاً ترمیم کر سکے گی اور جب فہرست بند کی اس طرح ترمیم ہو جائے تو اس آئین میں اس فہرست بند کے کسی حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ایسے ترمیم شدہ فہرست بند کا حوالہ ہے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو اس پیرے کے ذیلی پیرا (1) میں مندرج ہے اس آئین دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھی جائے گی۔

چھٹا فہرست بند

[دفعات 244(2)اور 275(1)]

آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے قبائلی رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں توضیعات

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقے۔

1[1] (1)اس پیرا کی توضیعات کے تابع اس فہرست بند کے پیرا 20 کے آخر میں دیے ہوئے جدول کے حصہ جات 1، 2 اور 2 الف کی ہر ایک مد میں اور حصہ 3 میں قبائلی رقبے ایک خود اختیاری ضلع ہوں گے۔

(2) اگر کسی خود اختیاری ضلع میں مختلف درج فہرست قبیلے ہوں تو گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ان سے آباد رقبہ یا رقبوں کو خود اختیاری علاقوں میں تقسیم کر سکے گا:

(3) گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ —

(الف) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ میں کوئی رقبہ شامل کر سکے گا،

(ب) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ سے کوئی رقبہ

---

1. آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کے لئے پیرا (1) میں ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑ کر ترمیم کی جائے گی، یعنی:-
"بشرطیکہ اس ذیلی پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہوگا"۔

خارج کر سکے گا،

(ج) ایک نیا خود اختیاری ضلع بنا سکے گا،

(د) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ بڑھا سکے گا،

(ہ) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ گھٹا سکے گا،

(و) ایک خود اختیاری ضلع بنانے کے لیے دو یا زیادہ خود اختیاری اضلاع یا ان کے حصوں کو ملا سکے گا،

(و و) کسی خود اختیاری ضلع کا نام بدل سکے گا،

(ز) کسی خود اختیاری ضلع کی سرحدوں کا تعین کر سکے گا:

بشر طیکہ اس ذیلی پیرا کے فقرات (ج)(د)(ہ) اور (و) کے تحت گورنر کوئی حکم صادر نہ کرے گا جب تک وہ اس فہرست بند کے پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1) کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن کی رپورٹ پر غور نہ کر لے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی پیرا کے تحت گورنر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات (جن میں پیرا 20 اور مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ کی کسی مد کی کوئی ترمیم شامل ہے) ہو سکیں گی جو گورنر کو اس حکم کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے ضروری معلوم ہوں۔

ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کی تشکیل۔

[1,2,3] 2۔ (1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل ہو گی جو تیس سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہو گی جن میں سے زیادہ سے زیادہ چار اشخاص کو گورنر نامزد کرے گا اور بقیہ بالغوں کے

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 2 میں ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل شرط قائم کر کے ترمیم کی گئی یعنی "بشر طیکہ شمالی کچھار پہاڑی ضلع کے لیے بنائی گئی ضلع کونسل شمالی کچھار پہاڑی خود اختیار کونسل کہلائے گی اور کاربی آنگلونگ ضلع کے لیے تشکیل کی گئی ضلع کونسل کاربی آنگلونگ خود مختار کونسل کہلائے گی۔

2۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں اطلاق کے لئے پیرا 2 میں ذیلی پیرا (1) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:-

"بشر طیکہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل زیادہ سے زیادہ چھیالیس ارکان سے مل کر بنے گی جن میں چالیس ارکان (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہوں گے۔

(2) ہر ایک ایسے رقبہ کے لیے جو اس فہرست بند کے پیرا (1) کے ذیلی پیرا (2) کے تحت ایک خود اختیاری علاقہ تشکیل دیا گیا ہو ایک علیحدہ علاقائی کونسل ہو گی۔

(3) ہر ایک ضلع کونسل اور ہر ایک علاقائی کونسل ترتیب وار (ضلع کا نام) ضلع کونسل اور (علاقہ کا نام) علاقائی کونسل کے نام سے ایک سند یافتہ جماعت ہو گی جس کا دائمی تسلسل ہو گا اور اس کی ایک عام مہر ہو گی اور مذکورہ نام سے وہ نالش دائر کرے گی اور اس پر نالش کی جائے گی۔

(4) اس فہرست بند کی توضیعات کے تابع کسی خود اختیاری ضلع کا نظم و نسق، جس حد تک وہ اس فہرست بند کے تحت ایسے ضلع کے اندر کسی علاقائی کونسل میں مرکوز نہ ہو، ایسے ضلع کی کونسل میں مرکوز ہو گا اور کسی خود اختیاری علاقہ کا نظم و نسق ایسے علاقہ کی علاقائی کونسل میں مرکوز ہو گا۔

(5) کسی خود اختیاری ضلع میں جس میں علاقائی کونسلیں ہوں ضلع کونسل کو علاقائی کونسل کے زیر اختیار رقبوں کے متعلق صرف وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو علاقائی کونسل، ان اختیارات کے علاوہ، جو ایسے رقبوں کے متعلق اس فہرست بند سے اس کو عطا کیے گئے ہوں، اس کو تفویض کرے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ کا) کو بالغان کی حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کیا جائیگا جن میں سے تیس درج فہرست قبائل کے لئے، پانچ غیر درج فہرست قبائلی فرقوں کے لئے اور پانچ سبھی فرقوں کے لئے محفوظ ہونگے جب کہ بقایا چھ کو گورنر کے ذریعہ نامزد کیا جائے گا جن کے اختیارات اور مراعات بشمول ووٹ دینے کے اختیار کے، وہی ہونگے جو دیگر ارکان کے ہیں، بوڈولینڈ علاقائی رقبہ کے ان فرقوں میں سے جن کی نمائندگی نہیں ہے، کم سے کم دو خواتین ہونگی''۔

3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام پر اطلاق ہونے کے لئے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) میں شرطیہ فقرہ کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:-

''مزید شرطیہ کہ بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے لئے تشکیل کی گئی ضلع کونسل بوڈولینڈ علاقائی کونسل کہلائے گی''۔

(6) گورنر متعلقہ خود اختیاری اضلاع یا علاقوں کے اندر موجودہ قبائلی کونسلوں یا دوسری نمائندہ قبائلی تنظیموں کے مشورے سے ضلع کونسلیں اور علاقائی کونسلیں پہلی بار تشکیل دینے کے لیے قواعد بنائے گا اور ایسے قواعد میں حسب ذیل کے لیے توضیع ہو گی —

(الف) ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کی بناوٹ اور ان میں نشستوں کی تقسیم؛

(ب) ان کونسلوں کے انتخابات کی غرض سے علاقائی انتخابی حلقوں کی حد بندی؛

(ج) ایسے انتخابات میں رائے دینے کے لیے اہلیتیں اور اس کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری؛

(د) ایسے انتخابات میں ایسی کونسلوں کے ارکان کی حیثیت سے منتخب ہونے کے لیے اہلیتیں؛

(ہ) علاقائی کونسلوں کے ارکان کے عہدے کی میعاد؛

(و) ایسی کونسلوں کے لیے انتخابات یا نامزدگیوں سے متعلق یا اس کے سلسلے میں کوئی دیگر امور؛

(ز) ضلع اور علاقائی کونسلوں کا طریق کار اور ان کے کاروبار کا انصرام (جس میں کسی نشست کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار شامل ہے)؛

(ح) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے عہدہ داروں اور عملے کا تقرر۔

(6الف) ضلع کونسل کے منتخب ارکان کونسل کے عام انتخابات کے بعد کونسل کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدہ پر فائز رہیں گے بجز اس کے کہ ضلع کونسل پیرا 16 کے تحت اس سے پیشتر توڑ دی جائے اور ہر نامزد رکن گورنر کی

خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا اگر ایسے حالات موجود ہوں جن کی وجہ سے گورنر کی رائے میں انتخابات منعقد کرنا عملاً ناممکن ہو جائے، مذکورہ پانچ سال کی مدت میں گورنر اتنی مدت کی، جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو، اور اگر ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو اس اعلان نامہ کے موقوف ہو جانے کے بعد بہ ہر صورت چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو، توسیع کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی رکن جو کسی اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو اس رکن کے عہدہ پر جس کی جگہ وہ لے صرف بقیہ میعاد تک فائز رہے گا۔

(7) ضلع یا علاقائی کونسل اپنی پہلی تشکیل کے بعد گورنر کی منظوری سے اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) میں صراحت کیے ہوئے امور کے بارے میں قواعد بنا سکے گی اور ویسی ہی منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے بھی قواعد بنا سکے گی —

(الف) ماتحت مقامی کونسلوں یا بورڈوں کا قائم کرنا اور ان کا طریق کار اور ان کے کاروبار کا انصرام، اور

(ب) عام طور سے وہ سب امور جو ضلع یا علاقہ کے نظم و نسق کے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، کاروبار کے انجام دینے سے متعلق ہوں:

بشرطیکہ ضلع یا علاقائی کونسل کے اس ذیلی پیرا کے تحت قواعد بنانے تک اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) کے تحت گورنر کے بنائے ہوئے قواعد ہر ایسی کونسل کے انتخابات، اس کے عہدہ داروں اور عملہ اور اس میں طریق کار اور کاروبار کے انصرام کے متعلق نافذ رہیں گے۔

× × × × ×

ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کو قوانین بنانے کے اختیارات[1،2]

3۔(1) کسی خود اختیاری علاقے کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر جملہ رقبوں کے بارے میں اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر جملہ رقبوں کے بارے

1- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 3 کی آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل رکھا جاسکے، یعنی:-

''(3) پیرا 3 الف کے ذیلی پیرا (2) یا پیرا 3ب کے ذیلی پیرا (2) میں جیسا کہ دیگر طور پر توضیع کی گئی ہے، ماسوائے اس کے اس پیرا یا پیرا 3 الف کے ذیلی پیرا (1) یا پیرا 3ب کے ذیلی پیرا (1) کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہیں دے دیتا ہے تب تک نافذ العمل نہیں ہو سکتے۔

2- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعے آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 3 کے بعد اور آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 3 الف کے بعد بالترتیب مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:-

''3 الف۔ شمالی کچھار پہاڑی خود مختار کونسل اور کاربی آنگلونگ خود مختار کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔

(1) پیرا 3 کی توضیعات پر نا موافق اثر ڈالے بنا شمالی کچھار پہاڑی خود مختار کونسل اور کاربی آنگلونگ خود مختار کونسل کو متعلقہ اضلاع کے اندر مندرجہ ذیل کی بابت قانون بنانے کا اختیار ہوگا، یعنی:-

الف:- ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 7 اور اندراج 52 کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے صنعت؛

ب:- مواصلات یعنی سڑکیں، پل، فیری (گھاٹ) اور دیگر ذرائع نقل و حمل جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہے، میونسپل ٹرام شاہراہ، بین الاقوامی آبی گذر گاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی توضیعات کے تابع بین الاقوامی گزر گاہیں اور ان پر آمدورفت کی وہ گاڑیاں جو میکانکی گاڑیاں نہیں ہیں؛

ج:- مویشیوں کی دیکھ بھال تحفظ اور ترقی اور مویشیوں کی بیماریوں کا علاج، مویشیوں کی معالجاتی تعلیم اور اس تعلیم پر کاربند ہونا؛ کانجی ہاؤس؛

د:- تحتانوی اور ثانوی تعلیم؛

ہ:- زراعت جس کے ضمن میں زراعتی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کو روکنا ہے؛

و:- ماہی گاہیں؛

ز:- ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 56 کی توضیعات کے تابع رہتے ہوئے پانی کی سپلائی؛

ح:- سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ، روزگار اور بیروزگاری؛

ط:- دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں وغیرہ کے تحفظ کے لیے باڑ کو روکنے کے منصوبے جو تکنیکی نوعیت کے نہ ہوں؛

ی:- تھیٹر اور ڈرامہ کمپنیاں، ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے سنیما، کھیل کود، سیر و تفریح، صحت عامہ اور حفظان صحت؛

ک:- ہسپتال اور دواخانے؛

ل:- چھوٹی سینچائی؛

م:- اشیائے خوردنی، مویشیوں کا چارہ، خام کپاس اور خام جوٹ کا کاروبار اور ان کی پیداوار سپلائی اور تقسیم؛

ن:- سرکار کی نگرانی میں مالی امداد دئے ہوئے کتب خانے، عجائب گھر اور ویسے ہی دیگر ادارے، پارلیمنٹ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

میں، سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

کے ذریعہ، بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت قومی اہمیت کے اعلان شدہ قدیم اور تاریخی یادگاروں اور تحریروں سے مختلف قدیم اور تاریخی یادگاریں اور تحریریں؛ اور

س:- اراضی انتقال ملکیت۔

(2) پیرا 3 کے تحت یا اس پیرے کے تحت شمالی کچھار پہاڑی خود مختار کونسل اور کاربی آنگلو نگ خود مختار کونسل کے ذریعہ بنائے گئے سبھی قوانین جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو ان کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا۔

(3) جب کوئی قانون صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون پر منظوری دیتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

لیکن صدر، گورنر کو یہ ہدایت دے سکے گا کہ وہ قانون کو، جیسی بھی صورت ہو، شمالی کچھار پہاڑی خود مختار کونسل یا کاربی آنگلو نگ خود مختار کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ درخواست کے ساتھ واپس کردے کہ مذکورہ کونسل اس قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیعات پر دوبارہ غور کرے اور خاص طور سے کوئی سی بھی ترمیمات کو پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح واپس کردیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 مہینے کی میعاد کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کردیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے غور کے لیے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

(3ب)۔ بوڈولینڈ علاقائی کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔ (1) پیرا 3 کی توضیعات پر ناموافق اثر ڈالے بنا، بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو اپنے علاقوں میں مندرجہ ذیل کی بابت قوانین بنانے کے اختیارات ہونگے، یعنی:-

(i) زراعت جس میں زرعی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کا انسداد شامل ہے؛

(ii) مویشی پالنا اور علاج حیوانات یعنی مویشیوں کی نسل کا تحفظ، حفاظت اور افزائش اور جانوروں کی بیماریوں کا انسداد، علاج حیوانات کی تربیت اور بیطاری، کانجی ہاؤس؛

(iii) امداد باہمی؛

(iv) ثقافتی کام کاج؛

(v) تعلیم یعنی پرائمری تعلیم اور سینئر سیکنڈری تعلیم جس میں پیشہ وارانہ تربیت، تعلیم بالغان، کالج تعلیم (عام) بھی شامل ہیں؛

(vi) ماہی گیری؛

(vii) دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں کے تحفظ کے لئے سیلاب کنٹرول (جو تکنیکی طرز کا نہ ہو)؛

(viii) خوراک اور سول سپلائی؛

(ix) جنگلات (محفوظ جنگلوں کو چھوڑ کر)؛

(x) ہتھ کرگھا اور ٹیکسٹائل؛

(xi) صحت اور خاندان بہبودگی؛

(xii) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 84 کے تابع نشہ آور شراب، افیم اور بنائی گئی اشیاء؛

(xiii) آب پاشی؛

(xiv) محنت اور روزگار؛

(xv) اراضی اور مال گزاری؛ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کے، اگر کوئی ہوں،

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

(xvi) کتب خانہ خدمات (ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ؛

(xvii) لاٹریاں (ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تابع)؛

(xiiii) بازار اور میلے؛

(xix) میونسپل کارپوریشن، امپیرومنٹ ٹرسٹ، ضلع بورڈ اور دیگر مقامی حکام؛

(xx) ریاستی حکومت کے زیر نگرانی (اور امداد یافتہ عجائب گھر اور آثار قدیمہ سے متعلق ادارے، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ اس کے قومی اہمیت کے اعلان شدہ قدیمی اور تاریخ یادگاروں اور ریکارڈ سے مختلف قدیمی اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ؛

(xxi) پنچایت اور دیہی ترقی؛

(xxii) منصوبہ بندی اور ترقی؛

(xxiii) طباعت اور اسٹیشنری؛

(xxiv) صحت عامہ انجینئری؛

(xxv) پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (محکمہ تعمیرات سرکاری)؛

(xxvi) تشہیر اور رابطہ عامہ؛

(xxvii) پیدائش اور موت کا رجسٹریشن؛

(xxviii) راحت اور باز آباد کاری؛

(xxix) ریشم کی پیداوار؛

(xxx) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 7 اور 52 کی توضیعات کے تابع چھوٹی، کانج اور دیہی صنعتیں؛

(xxxi) ساجی بہبودگی؛

(xxxii) مٹی کا تحفظ؛

(xxxiii) کھیل کود اور نوجوانوں کی بہبودگی؛

(xxxiv) اعداد و شمار؛

(xxxv) سیاحت؛

(xxxvi) نقل و حمل (اسٹرکیں، پل، فیری اور دیگر مواصلاتی ذرائع جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہیں، میونسپل ٹرام گزرگاہیں، رستہ گزرگاہیں اندرون ملک آبی گزرگاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی توضیعات کے تابع بین الاقوامی اندرون ملک آبی گزرگاہیں اور ان پر آمد و رفت کرنے والی وہ گاڑیاں جو میکانکی گاڑیاں نہیں ہیں)؛

(xxxvii) ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ قبائلی تحقیق ادارہ؛

(xxxviii) شہری ترقی، شہر اور دیہات کی منصوبہ بندی؛

(xxxix) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 50 کی توضیعات کے تابع وزن اور پیمانہ؛ اور

(xL.) میدانی قبائل اور پسماندہ طبقات کی بہبودگی:

بشرطیکہ ایسے قوانین کا کوئی امر، —

(الف) اس ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ پر کسی شہری کے اس کی اراضی کے متعلق موجودہ حقوق اور مراعات کو ختم یا ان میں رد و بدل نہیں کرے گا؛ اور

(ب) کسی شہری کو وراثت، تقسیم، تصفیہ کی شکل میں یا انتقال کے کسی دیگر طریقے اراضی حاصل کرنے میں مانع (بقیہ اگلے صفحہ پر)

زیر اختیار ہوں، حسب ذیل کے متعلق قوانین بنانے کا اختیار ہو گا—

(الف) کسی ایسی اراضی کے سوا جو محفوظ جنگلات ہوں، زراعت یا چرائی کی اغراض یا رہائشی یا دیگر غیر زرعی اغراض یا کسی ایسی دیگر غرض کے لیے جس سے کسی گاؤں یا قصبے کے باشندوں کے مفادات کو فروغ دینے کا امکان ہو، اراضی مختص کرنا، اس پر دخل یا استعمال یا زمین کو علاحدہ رکھنا:

بشر طیکہ ایسے قوانین میں مندرجہ کوئی امر مانع نہ ہو گا کہ متعلقہ ریاستی حکومت کی کسی اراضی کو، خواہ اس پر دخل ہو یا نہ ہو، اغراض عامہ کے لیے کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے مطابق جو جبری حصول اراضی کو مجاز کرتا ہو، جبری حصول اراضی کرے،

(ب) کسی ایسے جنگل کا انتظام کرنا جو محفوظ جنگل نہ ہو،

(ج) زراعت کی غرض سے کسی نہر یا آب گزر کا استعمال،

(د) ''جھوم'' یا دیگر اشکال کی اراضی بدل کاشت کے رواج کی ضابطہ بندی کرنا،

(ہ) گاؤں یا قصبہ کمیٹیاں یا کونسلیں قائم کرنا اور ان کے اختیارات،

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

نہیں ہو گا اگر ایسا شہری بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے اندر اراضی کے ایسے حصول کے لئے دیگر طور پر اہل ہے۔

(2) پیرا 3 کے تحت یا اس پیرا کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین، جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو انھیں صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھے گا۔

(3) جب کوئی قانون صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون کو منظور کرتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

بشر طیکہ صدر، گورنر کو یہ پیغام دے سکے گا کہ وہ قانون کو بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہوئے واپس کر دے کہ مذکورہ کونسل قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیعات پر دوبارہ غور کرے اور خصوصی طور پر، کوئی سی بھی ترمیمات پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح لوٹا دیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 ماہ کی میعاد کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کر لیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

(و) کوئی دیگر امر گاؤں یا قصبہ کے نظم و نسق سے متعلق جس میں گاؤں یا قصبہ کی پولیس اور صحت عامہ اور حفظان صحت شامل ہیں،

(ز) مکھیا یا نمبردار کا تقرر یا جانشینی،

(ح) جائیداد کی وراثت،

(ط) ازدواج اور طلاق،

(ی) سماجی رسوم۔

(2) اس پیرا میں ''محفوظ جنگلات'' سے کوئی ایسا رقبہ مراد ہے جو جنگلات آسام دستور العمل، 1891 کے تحت یا زیر بحث رقبہ میں کسی دیگر نافذ الوقت قانون کے تحت محفوظ جنگلات ہو۔

(3) وہ تمام قوانین جو اس پیرا کے تحت بنائے جائیں گے گورنر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور اس کے منظوری دینے تک نافذ نہ ہوں گے۔[1]

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں میں عدل گستری۔

4۔ (1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل ایسے علاقہ کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع کے اندر کے رقبوں سے متعلق، سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر کی علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہوں، ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے، جن کے سب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں ان نالشات اور مقدمات کے سوا، جن پر اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی عدالت کو ایسے اختیار سے محروم رکھتے ہوئے دیہی کونسلیں یا عدالتیں تشکیل دے سکے گی اور موزوں اشخاص کا ایسی دیہی کونسلوں کے ارکان یا ایسی

1- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (5) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جا سکے، یعنی:-
''(6) اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہوگا''۔

عدالتوں کے صدارت کنندہ عہدیداروں کی حیثیت سے تقرر کر سکے گی اور ایسے عہدیداروں کا بھی تقرر کر سکے گی جو ان قوانین کے نافذ کرانے کے لیے ضروری ہوں جو اس فہرست بند کے پیرا3 کے تحت بنائے جائیں۔

(2)اس آئین میں کسی امر کے باوجود کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل یا علاقائی کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی گئی کوئی عدالت یا اگر کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے متعلق کوئی علاقائی کونسل نہ ہو تو ایسے ضلع کے لیے ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت ایسی نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا5 کے ذیلی پیرا(1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، ان سب نالشات اور مقدمات کی بابت جن کی تجویز ایسے علاقہ یا رقبہ کے اندر اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) کے تحت تشکیل دی گئی دیہی کونسل یا عدالت، جیسی کہ صورت ہو، کر سکتی ہے عدالت اپیل کے اختیارات استعمال کرے گی اور ایسی نالشات یا مقدمات میں عدالت العالیہ اور سپریم کورٹ کے سوا کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل نہ ہو گا۔

(3)عدالت العالیہ کو دیہی نالشات اور مقدمات میں جن پر اس پیرا کے ذیلی پیرا(2) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو وہ اختیار سماعت حاصل ہو گا اور وہ اس کو استعمال کرے گی جس کی گورنر وقتاً فوقتاً بذریعہ حکم صراحت کرے۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی—

(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو اس پیرا کے تحت وہ استعمال کریں گی؛

(ب)وہ طریق کار جس پر دیہی کونسلیں یا عدالتیں اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) کے تحت نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے میں عمل کریں گی؛

(ج)وہ طریق کار جس پر علاقائی یا ضلع کونسل یا ایسی کونسل کی تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت اس پیرا کے ذیلی پیرا(2) کے تحت اپیلوں اور دیگر کارروائیوں میں عمل کرے گی؛

(د)ایسی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں اور احکام کا نفاذ؛

(ہ)اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) اور(2) کی توضیعات کی تعمیل کے لیے تمام دیگر ضمنی امور۔

(5)اس تاریخ پر اور اس تاریخ سے جو صدر متعلقہ ریاست کی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد اطلاع نامہ کے ذریعے اس بارے میں مقرر کرے یہ پیرا ایسے خود اختیاری ضلع یا علاقہ کے تعلق سے جس کی اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے ایسے نافذ ہو گا گویا کہ —

(i)ذیلی پیرا(1) میں بجائے الفاظ "ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے، جن کے سب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں، ان نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا5 کے ذیلی پیرا(1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو" الفاظ "ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے جن کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے اور جو اس فہرست بند کے پیرا5 کے ذیلی پیرا(1) میں محولہ نالشات اور مقدمات کی نوعیت کے نہ ہوں" قائم کیے گئے تھے؛

(ii)ذیلی پیرا(2) اور(3) ترک کیے گئے تھے؛

(iii)ذیلی پیرا(4) میں —

(الف) بجائے الفاظ "کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط

کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی" الفاظ " گورنر ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا" قائم کیے گئے تھے، اور

(ب) پیرا (الف) کے بجائے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:-

"(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو وہ اس پیرا کے تحت استعمال کر سکیں گی اور وہ عدالتیں جن میں دیہی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں کی اپیلیں دائر ہوں گی"

(ج) بجائے پیرا (ج) کے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:-

(ج) ایسی اپیلوں اور دیگر کارروائیوں کی منتقلی جو علاقائی یا ضلع کونسل یا کسی ایسی عدالت میں، جن کو ایسی کونسل نے ذیلی پیرا (5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ سے عین قبل قائم کیا ہو، زیر غور ہوں" اور

(د) پیرا (5) میں بجائے الفاظ، قوسین اور ہندسے " ذیلی پیرا (1) اور (2)" الفاظ، قوسین اور ہندسے " ذیلی پیرا (1)" قائم کیے گئے تھے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898 کے تحت علاقائی اور ضلع کونسلوں اور بعض عدالتوں اور عہدہ داروں کو بعض نالشات مقدمات اور جرائم کی سماعت کے اختیارات کا عطا کرنا۔

5۔ (1) گورنر کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ میں نافذ الوقت ایسے قانون سے جس کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے، پیدا ہونے والی نالشات یا مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے یا ایسے جرائم کی تجویز کرنے کے لیے جن میں تعزیرات بھارت یا کسی دیگر قانون کے تحت جس کا ایسے ضلع یا علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو سزائے موت، حبس دوام بہ عبور دریائے شور یا قید جس کی میعاد پانچ سال سے کم نہ ہو، دی جا سکتی ہو ایسے ضلع یا علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کونسل یا علاقائی کونسل یا ایسی ضلع کونسل کی تشکیل دی ہوئی عدالتوں یا اس بارے میں گورنر کے تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار کو تحت مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898[1]ء، جیسی کہ صورت ہو، ایسے اختیارات عطا کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے اور اس بنا پر مذکورہ کونسل، عدالت یا عہدہ

1۔ اب مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2 بابت 1974) ملاحظہ کریں۔

دار اس طرح عطا کیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے نالشات، مقدمات یا جرائم کی سماعت کریں گے۔

(2) گورنر اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت ضلع کونسل، علاقائی کونسل، عدالت یا عہدہ دار کو عطا کیے ہوئے اختیارات میں سے کسی اختیار کو واپس لے سکے گا یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(3) سوائے اس کے کہ اس پیرا میں صراحتاً توضیع ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898ء[1] کا اطلاق کسی ایسے خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ میں، جس پر اس پیرا کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، نالشات، مقدمات یا جرائم کی تجویز کرنے پر نہ ہوگا۔

(4) کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ کے تعلق سے پیرا (4) کے ذیلی پیرا (5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ پر یا اس تاریخ سے اس پیرا میں مندرجہ کسی امر سے اس ضلع یا علاقہ پر اس کا اطلاق کرنے میں یہ متصور نہ ہوگا کہ وہ گورنر کو اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) میں متذکرہ اختیارات میں سے کوئی اختیار ضلع کونسل یا علاقائی کونسل یا ضلع کونسل کی قائم کی ہوئی عدالتوں کو عطا کرنے کا مجاز کرتا ہے۔

ضلع کونسل کو تحتانوی مدارس وغیرہ قائم کرنے کے اختیارات۔

6۔ (1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع میں تحتانوی مدارس، دواخانوں، بازاروں، کانجی ہاؤسوں، کشتی گھاٹوں، ماہی گاہوں، سڑکوں، نقل و حمل بذریعہ سڑک، آبی راستوں کو قائم، ان کی تعمیر یا ان کا انتظام کر سکے گی اور گورنر کی ماقبل منظوری سے ان میں باقاعدگی اور ان پر نگرانی کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور خاص طور سے وہ زبان اور طریقہ مقرر کر سکے گی جس میں اور جس کے مطابق اس ضلع کے تحتانوی مدارس میں ابتدائی تعلیم دی جائے گی۔

1۔ اب مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2 بابت 1974) ملاحظہ کریں۔

(2) گورنر کسی ضلع کونسل کی منظوری سے اس کونسل یا اس کے عہدہ داروں کو مشروط یا غیر مشروط طور پر زراعت، افزائش مویشی، اجتماعی پراجیکٹ، انجمن امداد باہمی، سماجی بہبود، دیہی منصوبہ بندی یا کسی دیگر ایسے امور کے تعلق سے، جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی سپرد کر سکے گا۔

ضلع اور علاقائی فنڈ۔

7۔ (1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع فنڈ اور ہر ایک خود اختیاری علاقہ کے لیے ایک علاقائی فنڈ قائم کیا جائے گا جس میں وہ تمام رقوم جمع کی جائیں گی جو اس ضلع کی ضلع کونسل اور اس علاقہ کی علاقائی کونسل کو ترتیب وار اور اس آئین کی توضیعات کے بموجب ایسے ضلع یا علاقہ کا نظم و نسق کرنے میں وصول ہوں۔

(2) گورنر ضلع فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ہر علاقائی فنڈ کے انتظام اور اس طریقہ کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا جس پر مذکورہ فنڈ میں رقم کی ادائی یا اس سے رقوم کے نکالنے، اس میں رقوم کی تحویل اور کسی دیگر ایسے امر کے متعلق عمل کیا جائے گا جو مذکورہ بالا امور کے سلسلے میں یا ان کے ضمن میں ہو۔

(3) ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل کے حسابات ایسے نمونے پر رکھے جائیں گے جس کو بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل صدر کی منظوری سے مقرر کرے۔

(4) کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل ضلع اور علاقائی کونسلوں کے حسابات کی جانچ اس طریقہ پر کروائے گا جو وہ مناسب خیال کرے اور ایسے حسابات کے متعلق کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ کونسل میں پیش کروائے گا۔

زر مال گزاری اراضی کے تعین کرنے اور وصول کرنے اور ٹیکس لگانے کے اختیارات۔

8۔ (1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر سب اراضیات کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر سب اراضیات کے متعلق سوائے

ان کے جو اس ضلع کے اندر کے علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار رقبوں میں ہوں، ایسی اراضیات کی بابت زر مال گزاری اراضی کا تعین کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ان اصولوں کے مطابق ہو گا جن پر اس ریاست کی حکومت عموماً ریاست میں زرمال گزاری اراضی کی غرض سے اراضیات کے تعین کرنے کے لیے فی الوقت عمل کرتی ہو۔

(2) کسی خود اختیار علاقہ کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر سب رقبوں کے متعلق سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہیں، ایسے رقبوں میں اراضیات اور عمارتوں پر ٹیکس اور سکونت رکھنے والے اشخاص پر راہداری عائد کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ہو گا۔

(3) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر حسب ذیل تمام ٹیکس یا ان میں سے کسی ٹیکس کے لگانے اور وصول کرنے کا اختیار ہو گا، یعنی:-

(الف) پیشوں، تجارتوں، حرفے، اور روزگاروں پر ٹیکس،

(ب) جانوروں، گاڑیوں اور کشتیوں پر ٹیکس،

(ج) کسی بازار میں اس کے اندر بکری کے لیے مال کے داخلے پر ٹیکس اور کشتیوں سے لے جائے جانے والے مسافروں اور مال پر راہداری، اور

(د) مدرسوں، دواخانوں یا سڑکوں کی مرمت و نگہداشت کے لیے ٹیکس۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) اور (3) میں صراحت کیے ہوئے ٹیکسوں میں سے کسی ٹیکس کے عائد کرنے کا حکم دینے کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور ایسا ہر دستور العمل فی الفور گورنر کو پیش کیا جائے گا اور تاوقتیکہ وہ اس کی منظوری نہ دے نافذ نہ ہو گا۔

معدن تلاش کرنے یا نکالنے کی غرض سے لائسنس یا پٹے۔

9[1]۔(1) کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے بارے میں ریاستی حکومت کے ذریعہ معدن تلاش کرنے یا نکالنے کی غرض سے عطا کیے ہوئے لائسنسوں یا پٹوں سے ہر سال حاصل ہونے والی رائلٹی کا ایسا حصہ ضلع کونسل کو دیا جائے گا جس پر ریاستی حکومت اور ایسے ضلع کی ضلع کونسل متفق ہوں، ضلع کونسل کو دیا جائے گا۔

(2) اگر ایسی رائلٹی کے اس حصے کے بارے میں کوئی نزاع پیدا ہو جائے جو ضلع کونسل کو منتقل کرنا ہو تو اس نزاع کو تصفیہ کی غرض سے گورنر کے سپرد کر دیا جائے گا اور ایسی رقم کا، جس کا گورنر اپنے اختیار تمیزی سے تعین کرے، اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت ضلع کونسل کو واجب الادا رقم ہونا متصور ہو گا اور گورنر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

غیر قبائلیوں کی قرض

10[2-3]۔(1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 9 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں حسب ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس کے ذریعہ ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل ذیلی پیرا قائم کیا گیا ہے یعنی:-
"(3) گورنر، حکم کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس پیرا کے تحت ضلع کونسل کو دی جانے والی رائلٹی کا حصہ اس کونسل کو، جیسی بھی صورت ہو، ذیلی پیرا (1) کے تحت کسی اقرار یا ذیلی پیرا (2) کے تحت کسی تعین کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد کے اندر دیا جائے گا،

2 آئین چھٹا فہرست بند ترمیم ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 10 تری پورہ، میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا ہے—
الف:- عنوان میں سے "درج فہرست قبیلوں سے مختلف اشخاص کی" کے حروف کو ترک کیا جائے گا: (بقیہ اگلے صفحہ پر)

دہندگی اور تجارت پر نگرانی کے لیے ضلع کونسل کو دستور العمل بنانے کا اختیار۔

میں سکونت رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کے سوا دیگر اشخاص کی اس ضلع میں قرض دہندگی یا تجارت کے انضباط اور نگرانی کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی۔

(2) خاص طور سے اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے دساتیر العمل کے ذریعہ—

(الف) یہ مقرر کیا جاسکے گا کہ سوائے اس شخص کے جسے اس غرض سے لائسنس اجرا کیا گیا ہو، کوئی دوسرا شخص قرض دہندگی کا کاروبار نہ کرے،

(ب) ایسی انتہائی شرح سود مقرر کی جاسکے گی جو کوئی قرض دہندہ لگا سکے گا یا وصول کر سکے گا،

(ج) قرض دہندوں کے حسابات کے رکھنے اور اس بارے میں ضلع کونسل کے تقرر کیے ہوئے عہدہ داروں کے ذریعہ ایسے حسابات کی جانچ کرنے کے بارے میں توضیع ہو سکے گی،

(د) یہ مقرر کیا جاسکے گا کہ کوئی شخص جو اس ضلع میں سکونت رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کا رکن نہ ہو ضلع کونسل کے اس غرض سے اجرا کیے ہوئے لائسنس کے بغیر کسی جنس کا تھوک یا پرچون کاروبار نہ کرے گا:

بشرطیکہ اس پیرا کے تحت کوئی دساتیر العمل نہیں بنائے جائیں گے بجز اس کے کہ وہ ضلع کونسل کی جملہ رکنیت کی کم سے کم تین

(بقیہ پچھلے صفحہ کا)

ب:-ذیلی پیرا (1) میں سے "درج فہرست قبیلوں سے مختلف" حروف کو ترک کیا جائے گا؛

ج:-ذیلی پیرا (2) میں فقرہ (د) کی جگہ پر مندرجہ ذیل فقرہ رکھا جائے گا، یعنی:-

"(د)- متعین کر سکیں گے کہ کوئی شخص جو ضلع کا باشندہ ہے ضلع کونسل کے ذریعہ اسی طور دیئے گئے لائسنس کے تحت کوئی تھوک یا پرچون کاروبار کرے گا ور نہ نہیں"۔

3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جاسکے گا، یعنی:-

"(4) اس پیرا کی کسی بات کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈو لینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہو گا"۔

چوتھائی اکثریت سے منظور ہوں:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے دساتیر العمل کے تحت یہ اختیار نہ ہوگا کہ کسی ایسے قرض دہندہ یا تاجر کو جو ایسے دساتیر العمل کے بننے سے پہلے اس ضلع کے اندر کاروبار کر رہا ہو لائسنس عطا کرنے سے انکار کیا جائے۔

(3) اس پیرا کے تحت بنائے گئے تمام دساتیر العمل فی الفور گورنر کو پیش کیے جائیں گے اور تاوقتیکہ وہ ان کی منظوری نہ دے وہ نافذ نہ ہوں گے۔

فہرست بند کے تحت بنے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کی اشاعت۔

11۔ اس فہرست بند کے تحت ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے سب قوانین، قواعد اور دساتیر العمل ریاست کے سرکاری گزٹ میں فی الفور شایع کیے جائیں گے اور اس طرح شایع ہونے کے بعد ان کو قانون کا اثر حاصل ہوگا۔

ریاست آسام میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12[2,1] (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود —

(الف) ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ان امور کے طور پر صراحت کی گئی ہے جن کے بارے میں کوئی ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کا جس سے ناکشیدہ الکحلی شراب کے استعمال کی ممانعت یا اس پر پابندی ہو، اس ریاست

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا (12) آسام ریاست میں لاگو ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا، یعنی:-

پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) میں ''اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ایسے مضامین'' الفاظ اور ہندسوں کی جگہ پر اس ''فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف میں ایسے مضامین'' الفاظ ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

2۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 12 آسام ریاست کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا، یعنی:-

''پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (الف) میں ''اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف میں ایسے مضامین'' الفاظ، ہندسے اور حروف کی جگہ پر ''اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف یا پیرا 3 ب میں ایسے مضامین'' الفاظ، ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہوگا بجز اس کے کہ ہر دو صورتوں میں ایسے ضلع کی یا ایسے علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت دے اور کسی ایکٹ کے متعلق ہدایت دیتے ہوئے ضلع کونسل ہدایت دے سکے گی کہ ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر وہ ایکٹ ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہوگا جو وہ مناسب خیال کرے؛

(ب) گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کرسکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے پیرا (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا کسی خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہوگا یا ان کا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع اطلاق ہوگا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت دی ہوئی ہدایت اس غرض سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

ریاست میگھالیہ میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12 الف۔ (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود—

(الف) اگر اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (1) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق ریاست میگھالیہ میں ضلع یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع یا اس فہرست بند کے پیرا 8 یا پیرا 10 کے تحت اس ریاست میں ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی دستور العمل کی کوئی توضیع اس امر سے متعلق ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کسی توضیع کے خلاف ہو تو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل کا بنایا ہوا قانون یا دستور العمل، خواہ وہ ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا

بعد بنایا گیا ہو، تناقض کی حد تک باطل ہو گا اور ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون نافذ رہے گا۔

(ب) صدر پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق بذریعہ اطلاع نامہ ہدایت کر سکے گا کہ اس کا اطلاق ریاست میگھالیہ میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر نہ ہو گا یا اس کا اطلاق ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور کوئی ایسی ہدایت اس غرض سے دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

تری پورہ ریاست میں خود مختار اضلاع اور خود مختار علاقوں پر پارلیمنٹ کے اور تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12 الف الف۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود —

(الف) تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون سے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو کسی ناکشیدہ الکحلی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس کا اس ریاست میں کسی خود مختار ضلع یا خود مختار علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہو گا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کونسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعے اس طرح ہدایت نہیں دیدیتی ہے اور ضلع کونسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے موثر ہو گا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ

تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست کے کسی خود مختار ضلع پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اس ایکٹ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعے ہدایت دے سکے گا کہ اس کا تری پورہ ریاست میں کسی خود مختار ضلع پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایت اس طرح دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

میزورم ریاست میں خود مختار اضلاع اور خود مختار علاقوں پر پارلیمنٹ اور میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12ب: اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون کے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کسی ایکٹ کا جو کسی نا کشیدہ الکحلی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس ریاست میں کسی خود مختار ضلع یا خود مختار علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہو گا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کونسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعہ اس طرح ہدایت نہیں دیدیتی ہے اور ضلع کونسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ وہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے موثر ہو گا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست میں کسی خود مختار ضلع یا خود مختار علاقہ پر اطلاق نہیں ہوگا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصے پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہوگا جس کی وہ اس اطلاع نامہ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ اس کا میزورم ریاست میں کسی خود مختار ضلع یا خود مختار علاقہ پر اطلاق نہیں ہوگا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہوگا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایات اس طرح دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

خود اختیاری اضلاع سے متعلق تخمینی آمدنی و مصارف سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

13۔ کسی خود اختیاری ضلع سے متعلق وہ تخمینی آمدنی و مصارف جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں جمع ہوتے ہیں یا اس میں سے صرف کیے جاتے ہیں، پہلے ضلع کونسل میں بحث کے لیے پیش کیے جائیں گے اور پھر ایسی بحث کے بعد ریاست کے مالیاتی گوشوارہ میں دفعہ 202 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کی تحقیقات اور اس پر رپورٹ کرنے کے

14۔ [1](1) گورنر، ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق سے متعلق اس کے صراحت کیے ہوئے کسی امر کی بشمول ان امور کے جن کی صراحت اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (3) کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ہ)

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 14 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کی گئی، یعنی:-
پیرا 14 کے ذیلی پیرا (2) میں، ''اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں'' الفاظ ترک کئے گئے۔

لیے کمیشن کا تقرر۔

اور (و) میں کی گئی ہے، تحقیقات اور اس پر رپورٹ دینے کے لیے کسی وقت کمیشن کا تقرر کر سکے گا یا وہ ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کے بارے میں عام طور سے، اور —

(الف) ایسے اضلاع اور علاقوں میں تعلیمی اور طبی سہولتوں اور رسل ورسائل کے بندوبست،

(ب) ایسے اضلاع اور علاقوں کے بارے میں کسی جدید یا خاص قانون سازی کی ضرورت، اور

(ج) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے بنائے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کے نفاذ کے بارے میں خاص طور پر تحقیقات کرنے اور وقتاً فوقتاً رپورٹ دینے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر کر سکے گا،

اور اس طریق کار کا تعین کر سکے گا جس پر ایسے کمیشن کو عمل کرنا ہو۔

(2) متعلقہ وزیر ایسے ہر کمیشن کی رپورٹ اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں اور اس کارروائی کے بارے میں، جو ریاستی حکومت ان پر کرنے کی تجویز کرے، ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کرے گا۔

(3) اپنے وزیروں میں ریاست کی حکومت کے کام کی تقسیم کرتے ہوئے گورنر اپنے وزیروں میں سے ایک کو خاص طور سے ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کی فلاح کا کام سپرد کر سکے گا۔

1 ضلع اور علاقائی

15۔(1) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو کہ کسی ضلع یا علاقائی

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 15 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا ہے، —
(الف) حصہ آغاز میں "ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ" حروف کی جگہ پر "گورنر کے ذریعہ" حروف رکھے جائیں گے:
(ب) شرط کو ترک کیا جائے گا۔

کونسلوں کے افعال اور قرار دادوں کا کالعدم یا معطل کیا جانا۔

کونسل کے کسی فعل یا قرار داد سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ میں پڑنے یا اس کے امن عامہ کے لیے مضرت رساں ہونے کا احتمال ہے تو وہ ایسے فعل یا قرار داد کو کالعدم یا معطل کر سکے گا اور ایسی تدابیر کر سکے گا (جن میں کونسل کی معطلی اور ان سب اختیارات کو یا ان میں سے کسی اختیار کو جو کونسل میں مرکوز ہیں یا جن کا وہ استعمال کر سکتا ہے، اپنے ہاتھ میں لے لینا شامل ہے) جو ایسے فعل کے کیے جانے یا جاری رہنے یا ایسی قرار داد کے نفاذ کو روکنے کے لیے وہ ضروری سمجھے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت گورنر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم مع اس کے وجوہ کے ریاست کی مجلس قانون ساز میں، جس قدر جلد ممکن ہو، پیش کیا جائے گا اور وہ حکم بجز اس کے کہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس کو روک دے اس کے اس طرح صادر ہونے کی تاریخ سے بارہ مہینے کی مدت تک نافذ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ریاست کی مجلس قانون ساز اس حکم کا نافذ رکھنا منظور کرتے ہوئے قرار داد منظور کر دے تو وہ حکم بجز اس کے کہ گورنر اس کو منسوخ کر دے اس تاریخ سے مزید بارہ ماہ کی مدت تک نافذ رہے گا جب کہ وہ اس پیرا کے تحت اور طور پر نافذ العمل نہ رہتا۔

ضلع[1] یا علاقائی کونسل

16۔ (1) گورنر اس فہرست بند کے پیرا 14 کے تحت تقرر

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 16 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طور سے ترمیم کیا گیا ہے، —

(الف) ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (ب) میں آنے والے "ریاست کی قانون ساز مجلس کی سابق منظوری سے" الفاظ اور دوسری شرائط کو ترک کیا جائے گا؛

(ب) ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل ذیلی پیرا رکھا جائے گا، یعنی:-

"(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) یا ذیلی پیرا (2) کے ضمن میں کیا گیا ہر ایک حکم اس کے لیے جو اسباب ہیں ان کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھا جائے گا"۔

کوتوڑا جانا۔

کیے ہوئے کمیشن کی سفارش پر عام اطلاع ناموں کے ذریعہ کسی ضلع یا علاقائی کونسل کے توڑنے کا حکم دے سکے گا اور،—

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کونسل کی مکرر تشکیل کے لیے ایک جدید عام انتخاب فوراً منعقد کیا جائے، یا

(ب) ریاست کی مجلس قانون ساز کی ماقبل منظوری کی شرط کے تابع ایسی کونسل کے زیر اختیار رقبہ کے نظم و نسق کو خود اپنے ذمہ لے سکے گا یا ایسے رقبہ کے نظم و نسق کو مذکورہ پیرا کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن یا کسی دیگر ایسی جماعت کے تحت، جس کو وہ مناسب سمجھے، ایسی مدت کے لیے، جو بارہ ماہ سے متجاوز نہ ہو، رکھ سکے گا:

بشرطیکہ جب کوئی حکم اس پیرا کے فقرہ (الف) کے تحت دیا گیا ہو تو جدید عام انتخاب پر کونسل کی مکرر تشکیل تک گورنر زیر بحث رقبہ کے نظم و نسق کے متعلق اس پیرا کے فقرہ (ب) کی متذکرہ کارروائی کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ (الف) پیرا کے فقرہ (ب) کے تحت کوئی کارروائی ضلع یا علاقائی کونسل کو، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے سامنے اپنی رائے پیش کرنے کا موقعہ دیے بغیر نہیں کی جائے گی۔

(2) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ کا نظم و نسق اس فہرست بند کی توضیعات کے مطابق انجام نہیں دیا جا سکتا تو وہ عام اطلاع نامہ کے ذریعہ وہ تمام کار منصبی یا اختیارات یا ان میں سے کسی کار منصبی یا اختیار کو جو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل میں مرکوز ہوں یا جن کا وہ استعمال کر سکتی ہو، خود اپنے ذمہ لے سکے گا اور اعلان کر سکے گا کہ ایسی مدت

تک جو چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو ایسے کار ہائے منصبی یا اختیارات کا استعمال ایسا شخص یا حاکم کر سکتا ہے جس کی وہ اس بارے میں صراحت کرے:

بشرطیکہ گورنر مزید حکم یا احکام کے ذریعے ابتدائی حکم کے نفاذ میں ایسی مدت کی توسیع کر سکے گا جو ہر موقع پر چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو۔

(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کے تحت صادر کیا ہوا ہر حکم مع وجوہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور اس تاریخ سے تیس دن کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا جب ریاست کی مجلس قانون ساز کی ایسے حکم کے اجرا ہونے کے بعد پہلی بار نشست ہو بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل اس کو ریاست کی مجلس قانون ساز نے منظور کر لیا ہو۔

خود اختیاری اضلاع میں انتخابی حلقے قائم کرنے میں ایسے اضلاع سے رقبوں کا خارج کرنا۔

17[1]۔ آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم کی قانون ساز اسمبلی کے لیے انتخابات کی غرض سے گورنر حکم کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ ریاست آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم میں، جیسی کہ صورت ہو، کسی خود اختیاری ضلع کے اندر واقع کوئی رقبہ اس اسمبلی میں کسی ایسے ضلع کے لیے مخصوص نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے کسی ایسے انتخابی حلقہ کا جز نہ ہو گا بلکہ ایسی نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے جو اس طرح مخصوص نہ ہوں اس انتخابی حلقہ کا جز ہو گا جس کی صراحت حکم میں کی جائے۔

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 17 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:-
''بشرطیکہ اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہو گا''۔

[1] × × × × ×

عبوری توضیحات۔

19۔ [1] (1) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد، جس قدر جلد ممکن ہو، گورنر ایک فہرست بند کے تحت ریاست میں ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل کی تشکیل کے لیے کارروائی کرے گا اور خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل اس طرح تشکیل پانے تک ایسے ضلع کا نظم و نسق گورنر میں مرکوز ہوگا اور ایسے ضلع کے اندر کے رقبوں کے نظم و نسق پر اس فہرست بند کی ماقبل توضیعات کے بجائے ذیل کا اطلاق ہوگا، یعنی:-

(الف) پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا اطلاق کسی ایسے رقبہ پر نہ ہوگا بجز اس کے کہ گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایکٹ کے بارے میں ایسی ہدایت کرتے وقت ہدایت کر سکے گا کہ اس ایکٹ کا نفاذ اس رقبہ یا اس کے کسی مصرحہ جز پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہوگا جو وہ مناسب خیال کرے؛

(ب) گورنر کسی ایسے رقبہ میں امن اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کی، جس کا فی الوقت ایسے رقبہ پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 19 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے میں اسے مندرجہ ذیل طریقہ میں ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا گیا، یعنی:-

"(4) اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو سکے، آسام میں بوڈو لینڈ علاقائی رقبہ جات ضلع کے لیے ایک عبوری علاملانہ کونسل گورنر کے ذریعہ بوڈو تحریک کے رہنماؤں میں سے، جن میں سمجھوتہ کی یادداشت پر دستخط کنندہ شامل ہیں، بنائی جائے گی اور اس میں اس علاقے کے غیر قبائلی طبقوں کو بھی نمایاں نمائندگی دی جائے گی:

بشرطیکہ عبوری کونسل چھ ماہ کی مدت کے لئے ہوگی جس کے دوران کونسل کا انتخاب کرانے کی کوشش کی جائے گی:

تشریح:-

اس ذیلی پیرا کی اغراض کے لیے "سمجھوتہ کی یادداشت" سے حکومت بھارت، حکومت آسام اور بوڈو لبریشن ٹائگرس کے درمیان 10ر فروری 2003ء کو دستخط شدہ یادداشت مراد ہے"۔